یٰداؤد انا جعلنٰک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق

الحمد للہ کہ ہر دو حصہ دیوان بحر عرفان عمدة الاولیا قدوة الاصفیا
واقف اسرار لاہوتی کاشف سرائر ملکوتی مصدر کمال ذات معبود
حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابو العلائی الموسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

۱۳۳۲ھ

المعروف

دیوان صحو

باہتمام ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق عندلیب چمنستان ابو العلائی
پروانہ شمع جمال آغائی صاحب السیف و التدبیر عالیجناب خان بہادر
محمد عبد الکریم خان شمشیر زادہ اللہ توقیرہ ناظم کروڑگیری ملک سرکار عالی خلد اللہ ملکہ

در مطبع ابو العلائی آگرہ باہتمام حافظ ضمیر الدین پرنٹر طبع و وقف شد

بار اول

ہلال نوشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجموعۃ التقاریظ

مطبوعۃ ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ

التماس



ز تقدیم و تاخیر بر من مگیر
نویسندہ را زو بود ناگزیر

تقاریظ اور تاریخات دیوان چھپنے کے بعد یکے بعد دیگرے وصول ہوتی رہیں اور اوسی سلسلہ سے اندراج کیا گیا لہذا امید ہے کہ تقدیم و تاخیر کی گرفت نفرمائی جائے گی۔ "صدر ہر جا کہ نشیند صدر است"

حقیر پُر تقصیر

شمشیر

از کلک گہر سلک فصیح اللسان صاحب الحکمۃ والیقین واقف اسرار دین
محب و مداح صاحب قوسین حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم محمد عاشق حسین
ابو العلائی آغائی اعلی اللہ مدارجہم فی الدارین



تقریظ انطباع دیوان مولائی و مرشدی ماہ برج حقیقت خورشید
آسمان معرفت خضر بادیہ طریقت رہبر راہ شریعت سالک مسالک ہدایت
شہنشاہ اقلیم ولایت سبق آموز علم الیقین سراج منیر دین متین عمدۃ العارفین
زبدۃ السالکین حضرت آغا محمد داؤد نقشبندی ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ
از کمترین خدام عارفان بندۂ ہیچ میرز و ہیچ مدان محمد عاشق حسین
ہاتف آغائی عفی عنہ

اللہ اللہ ذات بیچون و بیچگون کی حمد مین ہر طرف نغمہ سرائی ہو رہی ہے غنچہ چٹک چٹک کر
لب نازک سے توحید کا گیت گا رہے ہین درو وکی ترانہ سنجیون سے گل ہمہ تن
گوش اور نہالان چمن سراپا مست ہو کر جھوم رہے ہین۔ آخر شب ہے تارے کثرت
کی شان دکھا رہے ہین چاند آسمان کے مغربی کنارہ تک آپہونچا اور دریاے وحدت

مین غوطہ لگانے کو ہے عیش پرست غفلت کی نیند سو رہے ہین یزدان پرست ریاضت پر کمربستہ ہو رہے ہین - دمبدم صبا کے مشکبار جھونکے چلے آتے ہین - یہ مصرع بجلی کی طرح تڑپ کر عاشقِ جانباز کی زبان سے نکل رہا ہے ع

زتاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

نسیم گلشن صہباے بیخودی کا جوہر اُڑالائی ہے اور در و دیوار کے ذرہ ذرہ سے مستی ٹپک رہی ہے - ساقی کی خمار آلودہ آنکھین نظرون مین پھر گئین - نشۂ عشق نے روح کو بام عرش تک پہونچا دیا ہے - بوالعلائی باغ کا نظارہ ہو رہا ہے پر اسرار نغمون سے دل مین رقت اور اُسکے ساتھ جوشش پیدا ہوا - ان ترانون سے کان آشنا پائے گئے ساتھ ہی خیال آیا اے ہاتف یہان نواسنج معرفت اور کون ہو سکتا ہے پھر دل ہی نے ادب سے کہا - بلبل گلزار عرفانی - زمزمہ سنج رموز حقانی مولائی و مرشدی حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ ہونگے - اسوقت حضرت قدس سرہ کی سیرت پر فضیلت پر مثنوی جلوۂ داؤد کے چند شعر زبان پر آگئے ے

بوالعلائی مے پلانا ساقیا	بیخبر سب سے بنانا ساقیا
بادہ مین ہو کیفیت بے کیف کی	رنگ بیرنگی دکھاے بیخودی
جام پر شیشہ کی گردن کو جھکا	مے پلا کر پیاس مستونکی بجھا
نشۂ بے مے ہے تیرے ہاتھ مین	سو مزے پیدا کرے اک بات مین
پے بہ پے چلتا ہے باہم دور جام	تیری محفل مست رہتی ہے مدام

تیری ہمت تیری عادت کے نثار — تیری صورت تیری سیرت کے نثار

نشہ مین آزاد کر دے فکر سے — مست کر دے اک ولی کے ذکر سے

بو العلائی پیر ہے محو قدیر — ہند مین یکتا دکن مین بے نظیر

پیشوائے شرع دین مصطفےٰ[۱] — رہنمائے سیر راہ مرتضےٰ[۲]

رونق بستان ارشاد وہدے — نور شمع دودمان بو العلا

واقف اسرار و رمز کبریا — کاشف اسرار کو کشف الغطا

بایزید عصر ذو النون زمان — وقت کا معروف سمنون جہان

زندہ پیل دہر سری زمن — عارف باللہ شبلی دکن

باجمال و باجلال و باکمال — بے نظیر و بے عدیل و بے مثال

جان تازہ تن مین آتی ہے مدام — باادب لیتا ہون مین مرشد کا نام

پھر بڑا اکرام ہے معبود کا — ہے محمد تاج سر داؤد کا

ہے لقب آغا ہمارے پیر کا — مرشد و ہادی باتوقیر کا

پیر میرا ہے حسن کا لاڈلا — خاص رب ذو المنن کا لاڈلا

متحد جیسا محمد سے حسن — ہے حسن آغا مین یون پرتو فگن

جانشین شاہ حسن کا ہو گیا — پھول عرفان کے چمن کا ہو گیا

تھا مئے منصور کا پیدا سرور — حق سے نزدیک اور ہر باطل سے دور

کچھ حسن سے پڑھ لیا ایسا سبق — سالہا جذب آشنا تھا محو حق

سالکی سے پہلے مجذوبی ملی — جب ہوا سالک تو محبوبی ملی

موہنی تھی دونون آنکھون مین بھری — تھی نظر گویا طرزِ دلبری

جس کو دیکھا اپنا دیوانہ کیا — آن مین بے مے کے مستانہ کیا

شام سے تا صبح بیداری کے ساتھ — عین مستی مین بھی ہشیاری کیساتھ

آئینہ تھا سامنے ہر دل کا راز — ظاہر و باطن مین سب کا دلنواز

بو العلائی رنگ مین ڈوبا ہوا — نام پیران طریقت پر فدا

چاپلوسی کی نہ دولتمند کی — حرص کی جو راہ دیکھی بند کی

جسم اطہر پر نہ شیخی کا لباس — سبز و سرخ و زرد کو رکھا نہ پاس

تھا ہمیشہ تن پہ انگرکھا سفید — غم نہین میلا رہے وہ یا سفید

پان کے دامن پہ دھبے جا بجا — یوہین پہنا کب خیال اسکا کیا

لٹ پٹی دستار زیب سر تمام — دوش پر رومال کھادی کا مدام

سرحد دل مین نہ تھا دخلِ ریا — بے ریائی سے ہوا جو کچھ ہوا

ناپسندِ طبع تھی اچھی غذا — بے نمک کھایا گئے ہین سالہا

رخ ہمیشہ گاہ سرخ و گہِ سفید — عاشقانہ رنگ چہرہ سے پدید

بیوضو لیتے نہ تھے پیرون کے نام — با وضو اوقات کٹتے تھے مدام

آپکی صحبت کا اتنا تھا اثر — دم مین کرتے بیخبر کو باخبر

وجد مین موئے محاسن آپکے — دیر تک دیکھا کہ رہتے تھے کھڑے

ہر طرف تھا فیضِ باطن کا اثر — اونکے دیوانے تھے بیتاب نظر

بیخبر عالم سے حق سے باخبر — دل کی جانب ہر گھڑی ترچھی نظر

تھے ابو الوقت آپ اسمین شک نہین — ذکر یزدان ہر گھڑی خاطر نشین

قطبیت تھی آپکو حاصل مدام — آپ تھے بحر کرامت لا کلام

آپ کے خادم ہزارون جان نثار — ہند مین بیحد عرب مین بے شمار

ایک عالم تھا دکن مین فیضیاب — خادم اتنے ہین نہین جنکا حساب

آپ کی کشف و کرامت بے شمار — سر سے پاتک رحمت پروردگار

آپ تھے محبوب رب العالمین — آپ تھے انسان کامل بالیقین

پنجشنبہ کا تھا روز بہترین — نصف تھا ماہ ربیع الاولین

سہ پہر کے وقت وہ بدر کمال — کر چکے دنیا سے آخر انتقال

عمر گذری عشق و وجد و حال مین — خلد کو پہونچے اکھتر سال مین

گفته ام سال وصال مرشدی — شد وفات رہبر دین نبی

سنہ ۱۳۲۴ھ

آپ کا تخلص صحو تھا اُردو فارسی مین غزلین فرمایا کرتے تھے شعر گوئی سے آپ کی غرض شاعری نتھی اکثر حالت وجد مین جو کچھ زبان فیض ترجمان سے ارشاد ہوتا خلفا قلمبند کرلیا کرتے تھے۔ نواب صادق جنگ بہادر سلمہٗ مولوی غلام محمد صاحب شوق عرب مولوی محمد عبد القیوم صاحب حفظ۔ ڈاکٹر احمد حسین صاحب مائل۔ جو سخنوران کامل اور آپکے عقیدتمندان راسخ الاعتقاد مین شامل ہین جب کبھی خدمت

بابرکت مین حاضر ہوتے تو ارشاد فرماتے کہ کبھی ہم شاعر نہین ہین کچھ کہدیتے ہین موزونی
غیر موزونی تم جانو بعض اس غلام سے بھی ایسا ہی ارشاد ہوتا کہ کبھی ہمنے غزل لکھی
ہے۔ دیکھو اسکا عیب و ہنر تم ہی جانو ہمکو کہدینے سے کام ہے اور کبھی وزن کا بھی
لحاظ نہین رہتا تھا۔ اِس سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ آپ کی طبیعت موزون نتھی
اتفاق سے ایک آدھ مصرع اسطرح کا بھی نکل آتا تو اسکی پروا بھی نہین فرماتے تھے۔
بارہا دیکھا گیا ہے کہ بعض اہل علم شعر موزون کرنا تو کجا شعر کو صحیح وزن کے ساتھ نہین
پڑھ سکتے۔ اگر استغراق و محویت کی حالت مین ایسا ایک آدھ مصرع نکل آیا تو
یہ امر چندان قابل گرفت نہین ہے۔ اِس محل پر اتنا عرض کردینا بھی ضرور ہے کہ
ایسے حقیقت آگاہ و معرفت دستگاہ نفوس کے کلام پر کسی وجہ سے نکتہ چینی
کی نظر ڈالنا یا اصول عروض کے لحاظ سے جانچنا بالکل خطا اور سراسر کوتہ بینی ہے
اول تو اس سبب سے کہ اِن بزرگونکی غرض شعر گوئی سے اِس فن کی تکمیل نہین ہوتی
ہے بلکہ واردات قلبی اور کیفیات وجدانی و اسرار حقانی افادۃً و افاضۃً بیان
کردینا مقصود ہوتا ہے۔

خوشتران باشد کہ سر دلبران	گفتہ آید در حدیث دیگران

اتفاقاً کہین وزن کا لحاظ نہ کیا گیا ہو تو کچھ مضایقہ نہین۔ دوسرے یہ کہ علمائے منطق
وحکمت نے عروضیون کے برخلاف وزن کو شعر کی تعریف مین داخل نہین کیا ہے۔
چنانچہ وہ اسطرح تعریف کرتے ہین۔ الشعر ما ینبسط القلب او ینقبض ترجمہ شعر وہ ہے

جو دل مین سرور پیدا کردے یا غم - اِس قول کی تائید لائق مصنفون نے یون بھی کی ہے کہ قرآن مجید کی پُر تاثیر اور حکمت آمیز آیات پر کفار حضرت رسول مقبول محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو شاعر کہا کرتے تھے حالانکہ کلام الٰہی نہ منظوم تھا اور نہ آپ نے کبھی ایک مصرع موزون فرمایا غرض اس برہان قاطع سے یہ بات اچھی طرح پایۂ یقین کو پہونچ گئی کہ کلام موزون کے سوا جو فقرے اور جملے موثر اور اخلاق ومعارف سے بھرے ہون اُن پر بھی شعر کا اطلاق صحیح طور پر ہو سکتا ہے اور کسیطرح بزرگون کے کلام پر اِس اعتبار سے نکتہ چینی کی جرأت نہین کی جا سکتی - آپ کی اکثر اُردو فارسی غزلین جو مریدون کے پاس رہگئی ہین افسوس کہ دستیاب نہین ہوسکین - آپ کے بھائی حضرت آغا محمّد قادر صاحب قبلہ کے پاس جو کچھ ذخیرہ تھا وہی دیوان کی صورت مین مرتب کیا گیا ہے - حق سبحانہ تعالےٰ ہمارے دوست عزیز برادر دینی مولوی محمّد عبد الکریم خان بہادر شمشیر ناظم کرور گیری ممالک محروسہ سرکار عالی کی ہمت اور بلند فرمائے اور اُنکے سینہ کو انوار باطنی سے ہمیشہ معمور اور اُنکے باغ مراد کو مدام سرسبز و شاداب رکھے کہ اِس کلام معرفت اُنضمام کو شائع کر کے داخل حسنات ہوئے اور ہم بھائیون و نیز دیگر صاحبان مذاق کی اِس روحانی غذا سے خاطر خواہ دعوت کی - پھر خیالات نے پلٹا کھایا طبیعت مین تاریخ گوئی کی اُمنگ پیدا ہوئی اور اوسی روحانی عالم مین زبان سے بیساختہ نکلا ؎

ز بیچونی برنگ چون برآمد	ز دریا موج گوناگون برآمد

۱۳۴۲ھ

تقریظ انطباع دیوان ہذا نتیجۂ طبع گوہر فشان آشنائے بحر عرفان عالی فکر معجز بیان شیرین سخن شیرین زبان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد جمال الدین خان بہادر اڈیکانگ حضور پُرنور اعلیحضرت والا شوکت رستم دوران افلاطون زمان سلطان ابن السلطان آصف جاہ مظفر الملک نظام الدولہ فتح جنگ حضرت بندگانعالی متعالی۔ نواب والا خطاب میر عثمان علیخان بہادر فرمانفرمائے مملکت دکن

صَانَهُ اللّٰهُ عَنِ الشَّرِّ وَالْفِتَنِ ط

تسبیح بجمارہ کا شور ہے صلو علی حبیبہ کا غلغلہ۔ اللہ۔ اللہ کے نعرون نے عرش سے فرش تک مستانہ جوش و خروش کا رنگ جما دیا ہے۔ محویت کا نشہ دیکھتے کے دیکھتے وہ سر چڑہا آنکھین دل کی طرف جُھک پڑین تصور نے طرفۃ العین مین کہین سے کہین پہونچا دیا۔ ہوش کیسا ہستی کی خبر نہین مزے کی گم شدگی ہے اپنے کو فضا مین پا رہا ہون ؎

بیخیالی خیال ہے میرا		لااُبالی کمال ہے میرا	

نگاہ اِس عرصہ ناتمناہی مین دور تک پہونچی اور عجیب ہنگامہ آرائی دیکھی یہ کشان وحدت کی مجلس گرم ہے۔ سرمستان الست کا جمگھٹا ہو رہا ہے۔ کوئی وجد و حال

سے رقص مین ہے کسی کو عارفانہ قال کی سوجھ رہی ہے - ساری محفل سرشار ہے
کسی کا انتظار ہے ہر گوشہ سے پکار ہو رہی ہے -

ع الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

ادھر بھی دل مین اُمنگ پیدا ہوئی - طبیعت مین زور کا ولولہ اٹھا - بادہ پیمائی کی لہر آگئی
اُدھر داؤن سے چار آنکھین ہو رہی ہین - دل کھچا جا رہا ہے - کسی نے للکارا -

ع ھات الصبوح ھبوا یا ایہا السکارا

یہ جوش مسرت سے بیخود بنانے والی آواز کانون مین پڑی اور قدم اپنی جگہ سے اُکھڑے
آنکھ کھولی تو اُسی ہنگامہ آرا جمگھٹے مین موجود ہون - پر تو نور نے ان مستان محبت کے
چہرون کی آب و تاب دوبالا کر دی ہے - چوطرف متجسس اور حیرت کی نگاہون سے
دیکھ رہا ہون یکایک غل ہوا ؎

	آئینہ دار صورت حسن خدائیم		مابندگان سلسلۂ بو العلائیم

آنکھین ساقی کو ڈھونڈ رہی ہین - کون ساقی ابو العلائی دربار کا لعل شب چراغ -
عزت اللٰہی گلشن کا لالۂ بیداغ - قاسمی خمکدہ کا ساغر سرمدی - شفیعی باغ کا گل سرسبد -
حسنی رنگ چمکانے والا - آتش شوق بھڑکانے والا - دمبدم نگاہون کا اضطراب اور
دل کی بیچینی بڑھی جا رہی ہے ادب مجلس کہتا ہے گردن جھکا لو - شوق نظارہ کہتا ہے
دل کی حسرت نکالو - یہ ردو بدل ہو رہی تھی بادہ خوارون مین خوشی کی ہلچل پڑ گئی - آغائی
جان نثارون نے آنکھین فرش راہ کر دین -

ع ذرے لگے چمکنے کیا آفتاب نکلا

میرے ساقی کی شان دیکھنا جبین ماہ حقیقت۔ ابرو ہلال معرفت چشم ساغر بصیرت۔ بینی چراغ طریقت۔ دہن غنچۂ ہدایت۔ لب گلبرگ شریعت۔ زبان کلید کمال۔ رخسار بدر جمال حلقہ گوش شعلۂ جوالہ طور۔ موئے ریش خط شعاع نور۔ گردن صراحی رحیق خمخانہ بسطامی۔ ہاتھ دستگیر افتادگان کوئے ناکامی۔ سینہ آئینۂ صورت ایمان۔ پاؤن رہ نورد جادۂ عرفان۔ رنگ آیۂ کریمہ صبغۃ اللّٰہ کا مفسر سراپا فتبارک اللّٰہ احسن الخالقین کی تفسیر۔ میرے ساقی کی سادگی دیکھنا۔ سر پر لٹ پٹی دستار جسم مین سادہ انگرکھا۔ دوش پر کھادی کا رومال دامن پر پان کے دھبے ہین خیال نہین۔ لباس میلا ہے پروا نہین۔ بے ریائی۔ خلوص۔ حسن عقیدت۔ چہرۂ خندان سے نمایان ہو رہا ہے۔ یہ گلزار عرفان کا عندلیب اب وہ پر اسرار نغمے سنائیگا سینے دفور جوش سے ابل پڑین گے۔ مجھکو میرے ساقی کا مسکرا کر یہ کہنا اب تک یاد ہے۔ ہم شاعر نہین ہین یون ہی کہہ لیتے ہین۔ مجھکو یہی خیال ہے جب مستی کے عالم مین میرے ساقی کے منہ سے پھول جھڑتے تھے تو خدام آنکھون سے اُٹھا کر دامن قرطاس مین بھر لیا کرتے تھے۔ میرے ساقی کی کرامت دیکھنا۔ سارے عشاق گھیرے ہوئے ہین۔ ہالہ مین چاند اپنی طلعت کا جلوہ دکھا رہا ہے۔ مین قربان سو سو کو ایک نظر مین لٹا رہا ہے۔ ساغر نہین ہے۔ مینا نہین ہے۔ مے نہین ہے فقط اشارے مین بیخود اور متوالا بنا رہا ہے۔ اسوقت کا رنگ زبان حال ہی سے

پوچھیے۔ ؎

ادہر ہین مست اُدہر وہ دلربا مست		عجب ہے کیفیت مستی مین پیدا	

آن کی آن مین خودی بیخودی سے۔ ہستی نیستی سے باخبری بیخبری سے ہشیاری بیہوشی سے بدل گئی۔ معلوم نہین مین کدہر ہون کہان ہون۔ مدہوشی کا عالم ہے۔ کسی نے کان مین یہ مژدہ پہونک دیا۔ ترانہ صحو رنگ طبع مین جلوہ گر ہو رہا ہے صحو کون وہی میرا ساقی۔ بادۂ عرفان کا متوالا۔ میخانہ عشق کا اُجالا۔ میگساران بیخودی میرے پیر میخانہ کا نام اسطرح ادب اور اکرام سے لیتے ہین۔ فلک معرفت کا ماہتاب۔ برج ولایت کا خورشید جہانتاب۔ پیر کامل روشنضمیر صاف دل حضرت آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ۔ یہ معرفت کا چمنستان یہ بیاض رموز عرفان یہ درد خیز مضامین کا دیوان کس نے شایع کیا۔ اسکو رنگ طبع چڑہانے کا شرف کسکے نیک ہاتھون کو حاصل ہے وہ سامنے ہی کھڑے ہین۔ میرے پیارے بھائی۔ میرے ہم مشرب میرے صادق الاخلاص دوست مولوی محمد عبدالکریم خان بہادر شمشیر ناظم کرور گیری ممالک محروسہ سرکار عالی ہین اپنے مرشد کامل کو صدق دلی سے دیوان مطبوعہ نذر گزرانا۔ اللہ اُنکو اس صدق نیتی کے صلہ مین ہمیشہ بادۂ ابو العلائی سے سیراب اور اُنکے چمن مراد کو سرسبز و شاداب رکھے۔ آمین۔ پہر جناب ہاتف نے تقریظ پیش کی۔ حلم۔ تو بھی اپنی تاریخ پیش کرکے برکات سے مشرف ہو۔ ؎

طبع شدہ چہ بیان دل افروز	کرد جان بخشی حلم صحوی
حلم خوش سال اشاعت گفتم	قلزم فیض کلام قدسی

۱۳ ھ ۳۲

تقریظ دیوان حضرت صحو رحمۃ اللہ علیہ

مِن مداح قاسم کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل ملازم بارگاہ بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ

پیر و مرشد حضرت آغا داؤد صاحب ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ کے ظاہری و باطنی فیوض سے اس ملک کے تمام خاص و عام واقف ہین اُن کے کمالات علمیہ و عملیہ اور مقامات عالیہ نے اُن کو آفتاب ولایت دکن بنا رکھا تھا۔ یہ دیوان اُنہین کے باطنی جذبات و کمالات کا آئینہ ہے جسکو صوفیان باصفا اپنی محفلون مین سُن سُنکر وجد مین آئینگے۔ درحقیقت اُردو شاعری کی یہ بڑی خوش قسمتی ہے کہ ایسے مقدس اولیا اور باکمال خدا رسیدہ بزرگوار اس مین حصہ لیتے رہتے ہین۔ چنانچہ خواجہ میر درد۔ شاہ تراب۔ حضرت امیر مینائی کے کلام فیض التیام سے ہماری اُردو شاعری مالامال ہے اور اب حضرت آغا داؤد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دیوان کی اشاعت سے اس مین اور چار چاند لگ گئے ہین۔ معرفت۔ وحدانیت۔ عشق حقیقی۔ رموز الٰہیہ کا

یہ دیوان ایک مجموعہ ہے اور اسکا مطالعہ کرنا سب کے لئے سبق آموز حقیقت اور ترقی مدارج کا باعث ہے خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب ناظم کرور گیری قابل مبارکباد ہین جنہون نے اس مجموعۂ گران بہا کو چھپوا کر شایع کیا۔ جلیل حسن جلیل

کان اللہ لہ

تقریظ از جناب مولوی محمد عبد القیوم صاحب وکیل حفظ آغائی ابو العلائی سلمہ اللہ تعالیٰ

مخدوم برادران دینی عالیجناب خان بہادر مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب آغائی ابو العلائی کمشنر کرور گیری دام دولتہ و اقبالہ نے مرشدی و مولائی حضرت شاہ آغا صاحب قبلہ قدس سرہ کا کلام فارسی و اردو یکجا جمع کر کے طبع کرایا ہے۔ اِس سے غرض یہ ہے کہ کلام موصوف کے مطالعہ سے ہم سب پیر بھائیون کو فائدہ پہونچے۔ خدا اُنکی دولت دنیوی و فتوحات طریقت دینی مین روز افزون ترقی کرے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی غلامی کا شرف مجھے ۲۲۔ شعبان ۱۳۱۱ھ کو نصیب ہوا اُسوقت سے خود بدولت کی مجالس مختلفہ مین حاضر رہا کرتا تھا۔ خصوصاً حضرت کے وصال شریف سے پہلے تخمیناً ۱۲ برس تک روزانہ صبح و شام میری حضوری چار گھنٹہ رہی ہے اور اکثر ہندوستان کے سفر مین بھی ہمرکاب عالی رہا ہون۔ حضرت کے عادات و خیالات و شعر گوئی و دیگر امورات دینی و طریقت و تصرفات و کرامات اس میری زمانہ حضوری کے

چشم دید ہین خود بدولت سے مینے سُنا ہے کہ حضرت نے سب سے پہلے جناب سید حسین علی صاحب سے جو حضرت کے پیر بھائی تھے فارسی مین انشاء خلیفہ پڑہا اُسکے بعد سکندر نامہ پھر طغرائے ظہوری - فارسی مین اسیقدر مبلغ استعداد تھا عربی و دیگر علوم سے کبھی کوئی تعلق بحیثیت علم ظاہر نہین رہا - ۱۳ یا ۱۴ برس کی عمر مین حضرت آغا محمد حیدر صاحب علیہ الرحمت اپنے پدر بزرگوار کے ساتھ حضرت شاہ محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ سے بیعت کی - دو برس کے مجاہدہ مین جذبہ ہو گیا اس جذبہ مین سالہا سال تک رہے اِس زمانۂ جذبہ مین بہ تعمیل حکم یَا دَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً حضرت شاہ محمد حسن صاحب قدس سرہ نے خرقۂ خلافت عطا فرمایا رفتہ رفتہ سلوک پر آئے جب بھی میرے چشم دید زمانہ مین کوئی وقت حضرت کا سکر و جذبہ سے خالی نتھا لیکن اُسکے ساتھ صحو بھی غالب رہا کرتا تھا کشف و کرامات کو بہت پوشیدہ فرماتے تھے - سر سے پاؤن تک عجز کے پتلے تھے شعرگوئی کی حالت یہ تھی کہ کبھی ارادۃً شعر نہیں کہا - بلکہ کیفیت غالب ہوئی اور اُسی غلبہ مین جو کچھ کلام موزون فارسی ہو یا اُردو بے اختیار نکل آیا - حاضرین مین سے کسی نے اُسکو لکھ لیا - باعتبار فن شاعری کوئی تعلق نتھا اکثر ایسا ہوا کہ اُس کیفیت مین اشعار ناموزون بھی نکلتے تھے - لفظ صحو آیا ہے وہ اپنے لغوی اسلوب پر نہین ہے -

اِس دیوان کے اشعار درحقیقت اُنکا حال ہین یا واردات یا واقعات جسکو تقاضائے کیفیت وقت نے موزون کرادیا - بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ آنکھ سے آنسو جاری ہین ڈاڑھی

کے بال کھڑے ہوئے ہین - آنکھ بیحد متوالیان ہین اشعار زبان سے بے ساختہ نکلے چلے جا رہے ہین یہ حالات میرے چشم دیدہ ہین - چونکہ اِن حالات مین اشعار خود بخود کہے گئے ہین اسلئے طالبین راہ طریقت کے واسطے عجیب وغریب پر تاثیر و مختلف قسم کے نسخجات امراض روحانی و قلبی ہین - کہین حضرت مولنا روم رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار کی سی کیفیت ہے - کہین حضرت حافظ شیراز کے سے کہین حضرت امیر خسرو و جامی کی بو آتی ہے - جسقدر اولیاء کے اشعار ہین وہ درحقیقت اُن کے احوال و واقعات و انکشافات کا مجموعہ ہوا کرتے ہین - یہی وجہ ہے کہ اِن حضرات کے اشعار مین آورد کا نام و نشان تک نہین ہوتا نہ فنون شاعری کے مطابق خواہ مخواہ اُسکا ظہور ہوتا ہے - جن حضرات کو راہ طریقت کا ذوق ہے اُن کو ان اشعار سے حضرت قدس سرہٗ کے مراتب و احوال عالی کا پتہ چلانا کوئی دشوار امر نہین ہے لیکن جو محض فن شاعری کے اعتبار سے اِس دیوان کو مطالعہ فرمائین گے اُنکے سمجھ مین بعض اشعار قطعاً نہ آئین گے - بلکہ وہ مختلف جہات سے اعتراضات کرینگے جس سے احتراز خود اُنکے حق مین مفید ہوگا - اِس موقع پر حضرت کے مختصر طور پر عادات کا تذکرہ خالی از فائدہ نہین ہے - سلوک پر آجانیکے بعد حضرت کی عادت تھی کہ ساڑھے بارہ بجے شب کے بیدار ہو کر تہجد پڑھتے اور صبح تک مراقب رہتے اس درمیان مین کبھی کروٹ تک نہین بدلتے تھے صبح کی نماز کے بعد حلقۂ توجہ ہوتا اور اُس سے فارغ ہونے کے بعد کبھی مثنوی شریف مولانا روم کا سبق ہوتا اور اُسکے

مضامین جناب حافظ محمد اسمعیل صاحب سے جو ہمارے بھائیون مین باعتبار علم و عمل واحوال ایک فرد مختص ہین بیان کرتے اور سب سماعت کرتے۔ کبھی مدرسہ کے طلبا کی یاد ہوتی اور وہ حدیث شریف پڑہتے بعدہٗ رخصت ہوتے۔ چار بجے دن کے حضرت قبلہ کے اکثر غلامان جمع ہوتے اُسوقت کسی نہ کسی بزرگ کی تالیف شدہ کتاب پڑہی جاتی تھی۔ بوقت مذکور حضرت پر جذبات کا غلبہ رہتا تھا غلامون کے اصرار پر خود ہی مضامین بیان کرتے۔ مگر اُسکی تاثیر یہ ہوتی کہ جو لوگ صاحب ذکر یا مقامات ہوتے تھے اُن پر احوال طاری ہوجاتے تھے یہ صحبت مغرب تک گرم رہتی تھی۔ کشف وکرامات سے اسدرجہ نفرت تھی کہ اکثر یہ اشعار پڑہتے

اشعار

طریق عاشقی ازخود رہائی است	نہ قطع منزل وطے مقامات
من وستی وذوق مے پرستی	چکار آید مرا کشف وکرامات

عاجزی کی حالت یہ تھی کہ کبھی اپنے آپکو شیخ نہین سمجہتے تھے اور طالب کو بہ لفظ مرید یاد نہین کیا اور نہ کبھی اس لفظ کو زبان پر لائے۔ اگر کسی ناواقف شخص نے کسی مرید کی نسبت کیفیت وتعلق پوچہا تو یہ فرمایا کہ میرے عزیز ہین۔ یا حضرت شاہ محمد حسن صاحب قبلہ قدس سرہ کا تعلق بتایا آداب آلہی وحضرت رسالت پناہی اسدرجہ تھا کہ لفظ اسم ذات زبان سے سواے اوقات نماز کے کبھی نہین نکالتے تھے لفظ اشارہ (وہ) فرماتے اور حضرت رسالت پناہی کا اسم مبارک زبان سے نہین نکالتے تھے

نماز کی حالت یہ ہوتی تھی کہ اکثر اوقات شدت کیف وجذب کی وجہ سے دو رکعت کی جگہ پانچ رکعت ایک سجدے کی جگہ متعدد سجدے ادا کر دیتے تھے اور کبھی کبھی جہت قبلہ بھی متغیر ہو جاتے تھے کبھی شدت کیفیت کی وجہ سے نماز مین وجد ہو جایا کرتا تھا اس سبب سے بیٹھکر نماز ادا فرماتے تھے باوجودیکہ اخیر زمانہ عمر مین دوزانو نہین بیٹھ سکتے تھے لیکن جسطرح ممکن ہوا نماز کے ادا کرنے مین کوئی کمی نہین ہوئی. بیماری مین اگر اُٹھا نگیا تو لیٹے ہوئے اشارات سے نماز پڑہتے تھے شب خیزی کی وہی حالت رہی اکثر دائم المرض رہتے اگر ہفتہ عشرہ مزاج اچھا رہا تو فرماتے معلوم ہوتا ہے کہ عتاب ہے اسکے بعد بیمار ہونا لازمی تھا- بیماری مین نہایت خوش رہتے -دن بھر غیر اشخاص کے سامنے سوا اسے دنیاداری کی باتون کے کوئی اور بات زبان سے نہین نکالتے تھے -معارف وحقائق اور اپنے مکشوفات کے متعلق کبھی زبان سے ایک لفظ نہین فرمایا-مریدین پر جو احوال طاری ہوتا انکو سماعت فرمانے کے بعد ضرورت ہوتی تو اصلاح فرماتے یا کوئی عمدہ اعلیٰ درجہ کی حالت ہوتی تو حکم دیتے کہ دوگانہ شکریہ ادا کرو لیکن یہ نہ فرماتے کہ یہ کس مقام کی بات ہے تاکہ طالب مین ریا نہ آجائے عجز وخلوص ومحبت اگر کسی مین ہوتا تو اس سے ہمیشہ فرماتے خلق محمدی کی تعمیل مین ہمیشہ آمادگی چاہیے -مریدین مین ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ مجھپر بہت سرفرازی ہے اگر مریدین مین کوئی شخص طلب حق مین سرگرم رہتا تو ہر طرح سے اُسکے خادم بنجاتے- مالی دشواریون مین اُسکی تائید فرماتے - اگر کسی مرید کو تلقین ذکر کرنا ہوتا تو یہ فرماتے کہ آیا کرو مین کچھ کہونگا لفظ ذکر زبان سے نہین نکالتے تھے

ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ مینے یہ عرض کیا کہ توجہ طریقہ نقشبندی تو روزدی جاتی ہے
ابوالعلائی طور کی توجہ سے بھی کبھی سرفرازی ہو تو ارشاد ہوا کہ کبھی مجھے کیا آتا ہے ہم
لوگون کے ساتھ برکت لینے کو اور پیرون کی سنّت ادا کرنے مین بھی بیٹھ جاتا ہون مینے
عرض کیا کہ وہ بھی تو پیرون کی سنّت ہے مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ اگر کبھی کسی سے اپنے
خواب کا ذکر کیا اور خود پر غلبہ وکیف طاری رہا تو یہ شعر پڑہتے ؎

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم	چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم

مینے اکثر مجاذیب کو دیکھا ہے کہ ہمیشہ اُنکے روبرو مودب رہتے۔ ہر شخص کی مجال نہین
کہ کوئی گفتگو اُن سے جسطرح جی مین آیا کرتا۔ خودبخود رعب طاری رہتا تھا۔ احکام شریعت
کی پابندی کا بڑا خیال ہمیشہ دامنگیر رہتا تھا۔ حالات وارشادات وعادات وکرامات
حضرت کے اسقدر کثیر ہین کہ اگر اُنکا اجتماع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب ہو جائے۔
اگر کوئی صاحب قلب ہے تو اسوقت مزار پر آکر روحانیت شریف کیطرف متوجہ ہوئے تو
راقم نے جو کچھ لکھا ہے اوس سے زیادہ وہ حقیقت حال سے بقدر مناسب خود واقف
ہو جائے گا۔ خدا یتعالے جناب خانصاحب بہادر کو زندہ رکھے اور جملہ مرادات دینی ودنیوی
مین اُنکو کامیاب کرے کہ اُنہون نے حضرت کے کلام پر فیض کو طبع کرایا اور حضرت کے
سب غلامون کے حق مین تقسیم فیض کے باعث ہوئے۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

خاکپائے سگان آغائی ذلیل عبدالقیوم وکیل

تقریظ دیوان صحو

ریختہ طبع زرین سیادت ونجابت دستگاہی شفیق بجال بندگان الہی۔ واقف اسرار خفی وجلی جناب میر امیر علی صاحب متولی آستانہ حضرت سلطان الہند غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ

الحمد للہ کہ مقبول بارگاہ ودود شاہ آغا محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ کا اردو فارسی کلام جس کو محب الفقرا مونس الغربا خان بہادر محمد عبد الکریم خان شمشیر ناظم کرور گیری ممالک محروسہ سرکار عالی نے بڑی تلاش اور کوشش سے جمع کر کے ترتیب دیا ہے طبع ہو گیا۔ مصنف قدس سرہ کی تمام عمر کسب کمالات باطنی مین گذری ترتیب غزل سے اظہار شاعری ہرگز مقصود نتھا بلکہ محض بغرض فیض رسانی اظہار حال کے لئے کلام موزون اختیار کیا گیا تاکہ سماع کی مجلسون مین سالکان طریقت کے لئے ترقیات مدارج کا باعث ہو ظہور وبطون ہر شے کے لئے لازم ہے۔ لیکن اہل باطن کی نظر ہمیشہ بمصداق مصرع ما درون را بنگریم وحال را * بطون ہی پر پڑتی ہے۔ اس کلام کے مضامین ومعانی پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر غزل حقایق کے موتیون کی لڑی ہے جسکی اہل دل کو جستجو اور اہل سماع کو آرزو رہا کرتی ہے۔ اگرچہ صنایع بدائع کی طرف مصنف نے التفات نہین فرمایا لیکن مضامین کی نزاکت اور معانی کی نفاست سے جو اصل الاصول شاعری ہے سارا کلام معمور ہے جسپر اہل دل مرتے ہین

بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد	شاہد آن نیست کہ موئے ومیانے دارد

حق جل وعلیٰ اِس متبرک دیوان کا فیضان جاری رکھے اور مصنف کو اعلیٰ مدارج وعلیہما مزید تک پہونچائے۔ اور جامع دیوان کو دین ودنیا مین اپنے شیخ کے دوش بدوش رکھے۔

تقریظ دیوان صحو

من نتائج طبع اقدس جناب کرم انتساب سید نثار احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ جانشین متولی صاحب درگاہ معلیٰ حضرت خواجہ خواجگان رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	غازہ کش روئے الف ۔ لام میم

ستایش مر ستودۂ را سزد کہ قلزم دلہا را از امواج صفات خویش جوش دادہ و مدہوشان میخانہ الست را از بادۂ معرفت ہوش ۔ وتحفہ درود ونا محدود مر نبی را رسد کہ اولین موج بحر وجود است وعلت ایجاد ہمہ ہست وبود صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم

تفسیر دو حرف آیت او	تسخیر دو کون رایت او

اما بعد میگوید عبد ضعیف سید نثار احمد عفی عنہ جانشین متولی درگاہ معلیٰ کہ لاریب دیوان نغز شاہ آغا محمد داؤد صاحب نقشبندی ابوالعلائی المتخلص بصحو گلدستہ ریاض سخن است وشمع دل افروز انجمن زہے کلامیکہ اگر بر متکلم نازد سزا است وخہے متکلمیکہ اگر بر کلام خویش بوجد آید روا ۔ حرف حرفش آئینہ رونمائے دلست ونغط

لفظش غازۂ چہرۂ جوہر آب وگل۔ نقطہ نقطہ اش سویدائے دلہاست ونکتہ نکتہ اش
کلید در اسرار مشکلہا ؎

یک نالہ بصد ہزار درد است	این نغمہ ترکہ در نورد است

آفرینندہ دیوان ہستی این فانوس خیالی را از شمع قبولیت روشن گردانا و لمعات
انوارش تا کاخ ملاء اعلےٰ رسانا د۔

ع این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

بالنبی وآلہ وصحابہ امجاد۔

از قلم رنگین رقم صاحب الفضل والیقین حضرت مولانا محمد نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقع روضہ منورہ حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّے عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ سَرَّنِیْ
مُطَالَعَۃُ الدِّیْوَانِ لِشَاہْ اٰغا مُحَمَّدْ دَاؤُدْ صَحْوُ النَّقْشْبَنْدِیِّ
الْاَبُوالْعُلَائِیِّ اَنَارَ اللّٰہُ لَہُ الْبُرْھَانُ۔ وَوَھَبَ اِنْشِرَاحَ صَدْرِیْ
لِاِنْکِشَافِ اَسْرَارِ الْعِلْمِ الْحَقِیْقِیِّ۔ وَھُوَ وَاِنْ کَانَ فِیْ ظَاھِرِ الدِّیْوَانِ
لٰکِنْ اِذَا غَمَضْتُ فِیْہِ نَظَرِیْ فَاِذَا ھُوَ مَنَارَۃُ الْبُرْھَانِ
فَلِلّٰہِ دَرُّ الْمُصَنِّفِ۔ وَاَرْجُوْا مِنَ اللّٰہِ الْوَھَّابِ اَنْ یَّجْزِیَ
لِنَجْلِہٖ عَبْدُالْکَرِیْمِ خَانْ شَمْشِیْرْ جَزَآءً حَسَنًا بِجَمْعِہٖ اَشْتَاتَ ھٰذَا

الدیوان ۔ وینفع بمعانیہ واسرارہ طالبی معارف الرحمٰن
امین بحرمۃ سید المرسلین علیہ وعلی آلہ واصحابہ صلوٰۃ رب العلمین
وانا العبد المذنب المسکین محمد نور الدین الاجمیری عفا عنہ الباری

ترجمہ مجھکو اس دیوان کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی اور اسرار و نکات تصوف کے دریافت مین
بہت بڑی مدد ملی ۔ یہ بظاہر ایک دیوان ہے لیکن جب گہری نظر سے دیکھا جائے تو تاریکی مین چلنے والون
کے لیئے ایک روشن مشعل ہے ۔ مین خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہون کہ اس دیوان کے پراگندہ اوراق کے
جامع مولوی محمد عبد الکریم خان بہادر شمشیر ناظم کرد رگیری ممالک محروسہ سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ کو جزاے خیر عطا
فرمائے اور طالبان علم حقیقت کو اسکے بیش بہا مضامین عالیہ سے بہرہ ور فرمائیے ۔ آمین

ریختہ کلک گوہر سلک مقبول بارگاہ پیران عظام جناب مولوی محمد غوث الاسلام صاحب صابری مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ درگاہ شریف حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ

حامداً و مصلیاً ۔ سبحان اللہ بیشک شاہ صاحب کا کلام معرفت التیام اسرار وحدت
کا خزینہ اور بزم کثرت کا آئینہ ہے ۔ ہر لفظ دل معنی سرشت کیلیئے معنی خیز اور ہر حرف
مشام حال عشاق کو عطر بیز ہے ۔ ہر مصرعہ سرو قدان طناز کی مژگان درازکی طرح
نشتر ہے و ہر شعر شہیدان ناز کیلئے شمشیر دو پیکر ۔ اگرچہ بظاہر اس نظم تابناک کا چہرہ
شاعرانہ صنائع و بدائع کے خال سے سادہ عذاران کے عذار سادہ کیطرح خالی ہے ۔
مگر معنی نقطہ مرکز موائرہ ایقان و مردم دیدۂ عرفان ہے ۔ ۵

آنرا کہ درے ز نکتہ باز است		ہر حرف جہریدہ راز است

حضرت مصنف رحمہ اللہ تعالےٰ نے اسمین شک نہین کہ اُن اندرونی جذبات کو جو حالتِ سلوک مین پیدا ہوئے دلکش نظم کے پیرایہ مین اظہار فرمایا ہے - خدائیتعالےٰ اس گوہرِ نظمِ دلکشا کو آویزۂ گوشِ قبولیت فرمائے - آمین - محمد غوث الاسلام صابری عفی عنہ مدرس فارسی مدرسہ معینیہ عثمانیہ واقعہ درگاہ معلے دار الخیر اجمیر -

التماس جامع اوراق

اُذکُر کتاب داؤد اے دل | ہر دم بہ لحن دلکش جان دہ
گر در شک است نادان تو بگو | فاتوا بسورۃٍ من مثلہ

خدائے بلند و برتر کی کتاب یا سرورکائنات علیہ التحیۃ و الصلوٰۃ کی حدیث یا اولیا اللہ کی تصنیفات یہ سب ایسے مجموعے ہین جن پر دیباچہ یا تقریظ لکھنا شمشیر حقیر کے امکان سے بالاتر ہے۔ لہٰذا میرا مقصود ان چند سطور ذیل سے اسکے سوا اور کچھ نہین کہ اس مبارک دیوان کی ترتیب کے اسباب پر روشنی ڈالی جاے۔ بدر السالکین شمس العارفین۔تاج الاولیا۔سراج الاصفیا۔ کمال طریقت۔جمال حقیقت۔ شیخ الاسلام و المسلمین وارث الانبیاء والمرسلین۔ صاحب اسرار الٰہی۔سراپا باوصاف صحو صاحی۔سرمایۂ رحمت رب ودود آغا محمد داؤد قدس سرہ العزیز نے جب سجادۂ ابو العلائی پر جلوہ فرمایا اور اعلاء کلمۃ اللہ کا بیڑا اُٹھایا تو جنھنے دست ارادت اوس وارث انبیا کے ہاتھ مین دیا ید اللہ فوق ایدیھم کی تفسیر معنوی کا نظارہ کیا۔ چونکہ قبلۂ عالم پر نسبت چشتیہ کا غلبہ تھا لہٰذا اکثر اوقات عرفائے متقدمین کے کلام سے مجلس سماع گرم رہا کرتی تھی۔ بسا اوقات حالت ذوق و شوق مین جس شعر پر کیفیت طاری ہوئی اُسیکے بحر و قوافی مین زبان حق ترجمان نے جذبات قلبی کا ترجمہ کردیا ؎

وز روے کرشمہ شیوہا بنماید	شرطست بتان راکہ چو درناز آیند
اینہا ہمہ حلیست تادلے بربایند	گہ غمزہ زنند گاہ زلف آرایند

شیخ قدس سرہ العزیز کا کلام جسقدر صورت ظاہری مین صنایع شاعری سے بے نیاز ہے اُسیقدر بلکہ اُس سے بڑھکر بلحاظ مضامین اہل باطن کا مایہ ناز ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے

باآب و رنگ وخال وخط چہ حاجت روئے زیبارا	زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنیست

غرض یہ کہ یہان جسنے بحر معانی مین غوطہ لگایا گوہر معرفت پایا۔ اور جو محض نشست الفاظ کی تلاش مین رہا اُسنے کچھہ نہ پایا ؎

این بوئے ز کوے دوستانست	این بوئے نہ بوئے بوستانست

غرض مخدوم رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طیبات جمع نہین رہے بلکہ حاضر باشان خانقاہ مین سے جس آستانہ بوس نے جو کچھہ پایا اوس سے حظ اُٹھایا۔ وصال شیخ قدس اللہ سرہ کے بعد جب یہ سلسلہ حال وقال منقطع ہو گیا تو وہ دلدادگان سماع جو کلام شیخ کی شراب معرفت کے عادی ہو چکے تھے تشنگی سے تڑپنے لگے اور ناچار اون سابقہ اشعار کو جو شعر محبوب کی طرح پراگندہ ہو رہے تھے جمع کرنے کی ضرورت پڑی تاکہ اُنکی تکرار موجب تسکین دل بیقرار ہو۔

بیان اس امر کا اظہار بیموقع نہوگا کہ کلام کے لئے متکلم کا لخت جگر ہونا مسلم ہے تو اسمین شبہہ نہین کہ شیخ کے ملفوظات نظم ہون یا نثر مریدون کے پیر بھائی ہین جنکی خدمت و اطاعت ہر مرید پر واجب ہے یہی وجہ ہے کہ ملفوظات شیخ کو جمع کرنے کی رسم قدیم

مسنون فی الطریقت سمجھی گئی ہے خدا کا شکر ہے جسنے اس خاک نشین۔ آستانہ آغا ئی کو
ان ملفوظات منظومہ کے جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگرچہ اس جمع و ترتیب مین بہت
محنت اُٹھائی لیکن اسکے صلہ مین نہایت گران بہا چیز ہاتھ آئی یعنی اپنے مخدوم اپنے
ہادی دو جہان کے ملفوظات کا ایک حصہ جمع کرلیا اور پیران طریقت کی سنت ادا ہو گئی
جسکی برکت سے آج مین اپنے برادران معنوی کو اپنے سامنے مجتمع دیکھ رہا ہون لاؤ اب
ان اخوان الطریقت سے رخصت ہولون تاکہ وہ اس فیض رسانی مین مصروف ہو جائین
جسکے لئے جمع کئے گئے ہین۔

بھائیو ایک وہ زمانہ تھا جو تمہاری جستجو مین گزرا پھر خدا کے فضل سے وہ دن آئے کہ
مینے تمکو جمع کر کے بترتیب بٹھایا اور تمہاری ملاقات کا لطف اُٹھایا وہ سہانی راتین جو
تمہاری میٹھی میٹھی باتون مین گذرین کبھی نہ بھولین گی۔ اور وہ نور کے تڑکے جب مین
تمہارے نظارہ سے اپنی آنکھون کو منور کرتا تھا ہمیشہ یاد رہین گے۔ آؤ میرے سینہ
سے لگ جاؤ کہ مین تمکو اس مبارک کام کے لئے رخصت کرون جسکے لئے تم جمع کئے
گئے ہو۔ آگرہ جاؤ ابو العلائی مطبع مین چھپو اور آغائی بندون کی نگاہون
مین بسو۔ ہزارون برادران طریقت تمہارے مشتاق ہین اُنکی گود بھرو اور اُن کی
آنکھون کو اُس عالم قدس کے جلوون سے منور کرو جہان سے تم آئے ہو۔ خدا ہر
جگہہ تمہارا حافظ و ناصر ہے۔ اچھا رخصت فی امان اللہ

اُتینا داود زبورا

الحمد للہ کہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الاولیا قدوۃ الاصفیا واقف اسرار لاہوتی
کاشف سرائر ملکوتی مصدر کمال ذات معبود حضرت آغا محمد داود نقشبندی
ابو العلائی قدس اللہ سرہ العزیز

الموسوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

سنہ ۱۳۳۲ھ

المعروف

دیوان صحو

حصہ اول فارسی

حسب فرمایش عالیجناب بذل و فضل مآب ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق آشنای قلزم معرفت
غواص بحر حقیقت عندلیب گلستان ابو العلائی پروانہ شمع جمال آغائی صاحب سیف الدین خان بہادر
پسر محمد عبد الکریم خان شمشیر وفقہ اللہ التوفیق ناظم کروڑگیری ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

باہتمام حافظ فیاض الدین مینیجر
ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھاپا گیا

(ہلال نوشت)



بسم الله الرحمن الرحیم

(۵)	ردیف الف	(۱)

ردیف الف

کس نمیداند بعالم یار میداندمرا
چاک دامن از جنون هر تار میداندمرا

از صفائی شد هویدا معنی حبل الورید
کافر اندر گلو زنار میداندمرا

هرکه منکر از نبوت در ضلالت تا ابد
آنچه آمد در دلِ اغیار میداندمرا

این نه آن وآن نه این ومطلقند اطلاق را
سرِ منصورم بنا شد دار میداندمرا

(۲)

هست دریا غیر دلبر صحو نزدِ عاشقان
خویشتن را خویشتن بیمار میداندمرا

(۵)

می تپی در پہلوئے من ہر زمان اے دل چرا
چون در میخانہ وا شد تا توانی می بخور
یک قدم برخود نہا دم دیگرے اندر سرا
چون امانت را ربودی وائے بر دزد کمین

گشتۂ از خنجر نازو ادا بسمل چرا
از شراب لطف ساقی این زمان غافل چرا
در حریم دل رسیدم رہبر منزل چرا
دیدہ نگران پیش مردن بر رخِ قاتل چرا

(۳)

ہر زمان از غیب تا کید ے رسد بی کام و لب
من چہ گویم صحو شد دل آن طرف مائل چرا

(۴)

اے دل تو باش بر در سلطان اولیا
قاصر بعجز نیست کسی را مجال نیست
اُو رشتۂ بدست دلم ہمچو گوہرے

یابی بفخر تاج ز برہان اولیا
در ذوق و شوق جذبۂ عرفانِ اولیا
در سلک منسلک بمحبان اولیا

(۴)

در جستجوئے خویش رسیدم باین مقام
دل ہست صحو محو بہ شان اولیا

(۵)

دل من شد است شیدا بخدا بیا نگار را
خبرے زخود ندارم خبرم باو رسید است
ز تجلیم بحیرت شدہ آسمان خمیدہ
شدہ سیرگاہِ مسند بدریچۂ حضورم

بلبم رسید جانم رخ خود نما خدا را
چہ عجب اگر تو پرسی ز رقیب حال ما را
غم من اگر بگفتے بشنود آب سنگ خارا
بہ نظارہ ات بدوزم ہمہ عمر چشم وا را

(۵)

بکنم ز دیدہ پائے اگرم طلب نماید
بہ تمنا بہ صحو یارب در پاک بو العلا

(۶)

قاصدم نامہ رسان آن مہربان خویش را
بر سر نامہ چہ بنگارم بگو اے نامہ بر
این جہان و آنجہان درہم کنم برہم زنم
وائے بر من کار کردم بیخبر ز انجام آن
تا بکے خنجر نمائی اینچنین اے جان من

من چو انعامے دہم این نقد جان خویش را
شد فراموشی ز خود نام و نشان خویش را
کاش گر شمہ بگویم داستان خویش را
منفعل ہستم چہ گویم داستان خویش را
مرہم وصلت بدہ تو کشتگان خویش را

(۶)

در رضایت جان و دین را ہم فنا بنمود صحو
محرم رازے بفرما عاشقان خویش را

(۵)

بیا جان جانان ببین جان ما را
ز دیر و حرم یک ہمین مقصد من
منم مستحق و طلبگار نعمت
تو ہر دم کنی لطف بر جان عاشق

بلب آمدہ جان کرم کن خدا را
کہ بے پردہ بینم بہر جا شما را
شہنشاہ جانم عطا کن گدا را
چہ داند اجل کار ہائے قضا را

(۷)

ز سر تا بپا صحو من محرم تست
سپردہ بتو نام و ننگ و حیا را

(۷)

اگر آن ترک بغدادی برد از دست ایمان را
بیادت محو اہل کعبہ و بیت الصنم ہر دو
تو دائم میروی بر آسمان پاک اے سرور
جمال آفتاب تو درون سنگ اگر افتد

فدایش من کنم اینک خداوندا دل و جان را
مطیع خویشتن کردی تو ہندو و مسلمان را
خدا را تو بگو احوال من سلطان خوبان را
کند پر نور مانند قمر لعل بدخشان را

تو ابر رحمتی دائم بکن رحمت بکشتِ دل	بجائے دانہ در وہ گوہر مقصود دہقان را
رقیبان شور کردند و ندا بر آسمان رفتہ	بخانہ یار ما آمد مبارک بادہایان را

(۸) مرا اے صحوؔ گو چیزے چہ باشد مزد در پردہ
کہ ہستم محو حیرت ما شرف دادہ چہ انسان را (۴)

جز جمالِ دلربائے خوش نمے آید مرا	بادشاہ ام بینوائے خوش نمے آید مرا
گنج پنہانست در دل جستجوئے سود نیست	در بدر طرز گدائی خوش نمے آید مرا
میکنم من حکم رانی بے تصرف در جہان	این سریر و تاج شاہی خوش نمے آید مرا

(۹) صحوؔ نامم موج آب ہستی من جملہ آب
از نم دریا جدائی خوش نمے آید مرا (۵)

والہ حسن و جمال عاشقانِ بو العلا	تا ابد محو فنا از رفتگانِ بو العلا
در میانِ ہر دو عالم غلغلہ پیدا شود	سترِ شان گویم اگر از داستانِ بو العلا
ننگ آید گر بگویم از غلامان و بیم	ہست دائم شور افزا خاندانِ بو العلا
لاتعین در تعین شد نہان گوید سخن	بے صدا بے حرف آمد از زبانِ بو العلا

(۱۰) صحوؔ مضطر روز و شب این ورد دارد زیر لب
ہمچو دریا کے شود بر آستانِ بو العلا (۵)

عجب رنج و تعب دارم مرا افتاد مشکلہا	شکستہ پائے در راہے چگویم سیر منزلہا
شراب صاف می بینم درون شیشۂ ہر دل	دلے غافل ز حال خود بجوید سیر کاملہا

مثال شمع و پروانه فدا سازم دل و جان را
بجان و دل اگر شنود هر آنچه پیر فرماید
قضا خود باز ماند بنگر چون ذوق بیدلها
بیک ایمای چشم او کند طی راه منزلها

(۱۰)

ببین ای صحو گلزارم درون سینه انوارم
که آتش در دلم بر عرش چون روشن قنادلها

(۷)

کنده شد اندر نگین قلب نام بوالعلا
زان سبب مشهور گشتم من غلام بوالعلا

چون ز ارشاد علاشاه حسن باما گفت
جان و دل از ما ربوده آن کلام بوالعلا

از زمین تا آسمان محکوم فرمان تو اند
تا بگوشش آکار من کن ای کلام بوالعلا

میرم و زنده شوم صد مرتبه در ذوق عشق
جان تازه میدهد قربان نام بوالعلا

هر یکی گل شد مگر من خار گشتم درمیان
خار را تو گل بکن ای فیض عام بوالعلا

بر تو قربان میشوم لله رسان این تحفه
ای صبا سر خم کنم بهر سلام بوالعلا

بهر ما هستی تو ای پیران پیر و دستگیر
دست ما یان را بگیر ای فیض عام بوالعلا

(۱۱) (۴)

تیغ نظر جست گلوی مرا
تاب کجا پیش تو روی مرا

تشنه خونم شدی ای جان من
تیغ تو بوسید گلوی مرا

از کرم قلزم زخار خویش
پر بکن از آب تو جوی مرا

(۱۲)

مژده که از پرتو او دل بسوخت
صحو ببین گرمی روی مرا

(۷)

صبا تو آمدی لیکن بگو که یار کجا — کجا گذاشتی آن سرو گلعذار کجا
دلم چو بلبل نالان شدست نغمه سرا — بجان فدای تو ام موسم بهار کجا
گذشت ما و من و نیستم تو ئی هستی — خودی برفت و شدم بیخود و نگار کجا
بسوز هجر شکسته پرم چو پروانه — مرا به بزم تو ای شاه دل و بار کجا
بیاد غیرت لیلی مدام مے بخورم — سرور هست همیشه دلا خمار کجا
هوس بعشق تو دارند عیسی و موسی — جنید و شبلی و عطار در شمار کجا

(۱۳)
بکودکی و جوانی دوید صحو حزین
گذشت عمر ولی هست آن دیار کجا
(۵)

برده دلم ز پهلو شوخی بکن خدا را — اے بادشاه خوبان ممتاز کن گدا را
یارب امید دارم تا آرزو برآید — بوسم بچشم جانم آن یار آشنا را
بارے کرم تو فرما بینم چو روے زیبا — از کج کلاهی خود ظاهر بکن ادا را
وعده قریب آمد مدت تمام گردید — اے شاه بانوا کن درویش بینوا را

(۱۴)
اے صحو حال خود را جز خود کرا بگویم
سوز و شرارهٔ دل کام و لب صدا را
(۵)

فیض اقدس شد هویدا از جمال بوالعلا — شیفته فیض مقدس بر کمال بوالعلا
فیض فیاض ازل را هر زمان شان دگر — مظهر شان شیون است این جمال بوالعلا
روے آل مصطفی شد جلوهٔ ذات و صفات — طالب و مطلوب بینم از وصال بوالعلا

ذات مطلق شد مقید اندرونِ کائنات — لامثال آمد بعالم ہر مثال بوالعلا

(۱۵) نطق ناطق گم شود اے **صحو** پیشِ حسن
از کفم دل مے رباید قیل و قال بوالعلا (۷)

چون بہ بینم یک نظر من سوئے راہ بوالعلا — مردم چشم رود تا خوابگاہ بوالعلا
سید عالی نسب ہم تاج گیر و تاج بخش — رونق عز و شرافت عز و جاہ بوالعلا
عارفان از راہ دل تا در بسر زیبا رسند — ہست بر عرش معلّا بارگاہِ بوالعلا
ہر کہ آمد شیفتہ دیوانہ شد آوارہ شد — میربایدجان و دل آن کج کلاہِ بوالعلا
نیم بسمل ساختہ چون یک نظر انداختہ — از خودی پرداختہ چشم سیاہ بوالعلا
گر کلک برسد ز تن آن نقد اعمالت کجا — من بگویم مفلسم اندر پناہ بوالعلا

(۱۶) میزند بانگے موذن **صحو** تو خاموش باش
کشتۂ تسلیم شو در عیدگاہ بوالعلا (۳)

آذر بت تراشِ من نام تو چیست گو مرا — ہست مر اتلاشِ من نام تو چیست گو مرا
ضبط نشد چو حالتے نعرہ زنم بہر دمے — اے بتِ دل خراش من نام تو چیست گو مرا

(۱۷) خانہ تھی ز غیر شد **صحو** بیا بیا بیا
تو چہ کنی تلاشِ من نام تو چیست گو مرا ۵

حادث تو مگو شمع سر بزم قدم را — سلطان عرب را و شہنشاہ عجم را
ہر روز فزون وحشت و صد پارہ گریبان — کوتہ بکن اے زور جنون دست ستم را

آوارہ بود دیر و حرم شیخ و برہمن
گر سر رود از گردن و جان از تن خاکی

ما سجدہ کنان طوف زنان کوئے صنم را
بیرون نکنم از در دل اہل حرم را

(۱۸)

اے صحو کسے پے نبرد در ہمہ عالم
مطلوب طلب تا نچشی درد الم را

(۵)

نازم ز بے نیازی ناز و نیاز پیدا
گلزار آتشے شد بر حضرت خلیلے
پر کردہ جام ساقی گم کردہ بادہ خواری
ہر کس دہن در یدہ گوید رموز دلبر

در عالم معانی بندہ نواز پیدا
اندر دل حسودان سوز و گداز پیدا
آلودہ دامنی را نکتہ نواز پیدا
در میکدہ شنیدم پوشیدہ راز پیدا

(۱۹)

ما راز ما خبر کن آن بیخبر چہ داند
گم صحو شد بعالم آن حیلہ ساز پیدا

(۵)

بیا بکام دل ناتوان کرم فرما
ز حد گذشتہ نیازم بوعدۂ فردا
برائے دیدن تو فرش راہ دیدہ کنم
شہید خنجر نازت بخاک غلطانست

بعجز و زاری من مہربان کرم فرما
شبے رفیق بخوابے مہربان کرم فرما
بیا خرام تو سرو روان کرم فرما
بیا بکوچۂ دل دادگان کرم فرما

(۲۰)

فتادہ است بشہر تو صحو بندہ نواز
بخانہ اش تو بیا میہمان کرم فرما

(۵)

جلوۂ نیرنگ دارد یار ما

شد ہویدا از نگہا در کار ما

بنگرد لیلی اگر مجنون شود
هست جادوگر رخ دلدار ما

بت پرستی میکنم هر روز و شب
رشتهٔ الفت شده زنار ما

شوق باغ جنتم رضوان نماند
داغهائے سینه شد گلزار ما

(۲۱) صحو آمد یوسف ثانی نقاب
هست غوغائے سر بازار ما (۵)

چرا بیهوده میجوئی بهر جائے بیا اینجا
بیا در کار خود بنشین که یابی مدعا اینجا

نشین بر آستان دل که آید لطف بر حالت
مکین اینجا مکان اینجا چه گویم آشنا اینجا

تو بیرنگی بهر رنگی که عاشق خوب میداند
تو خود گفتی که لاخوف برائے ماندا اینجا

بیا طالب بنوش این دم که در جنت نخواهی یافت
شراب اینجا کباب اینجا که جام بو العلا اینجا

(۲۲) ز زنگار آئینهٔ قلب است صحو اینک صفائی کن
بجیب خود تامل کن حقیقت رونما اینجا (۵)

رفتم اندر کوئی قاتل یافتم در میکده
دیدم او را در نمازے باز گردیدم ز جا

داشت بر سر کجکلاهے چشم مازاغ البصر
ما رمیت اذ رمیت فتنه در عالم بپا

درد ما را نیست درمان در کتاب تو طبیب
روئے یارم گر به بینم باز مے یابم شفا

من نه بینم جز جمال دوست بس اندر جهان
دیدهٔ تحقیق باید بهر دیدار ما

(۲۳) چون لباس ما و من در بر کشیده آمده
صورت دیگر نماید صحو در ما و شما (۷)

اگر من حسن تو بینم فدا سازم دل و جان را
مثال شمع و پروانه گدازم دین و ایمان را

بسان گوسفند اکنون تنم از تیغ ابرویت
کشم اندر تپیده نهان نشاط عید قربان را

چو عکس حسن تو ایجان من افتد درون دل
ضیائے نور می بخشد بآدم چشم گریان را

کراماً کاتبین را نیست آگاهی درین عالم
کرا گویم بگو جز تو دلا این راز پنهان را

دلا هرگز مشو غافل ببین در صنعت صانع
بزیر خاک پنهان کرد صدها گلعذاران را

تو از بس رنج و غم دادی جفا کردی وفائے کن
چرا تو نشنوی اے یار حال دردمندان را

(۲۴)

نمی در چشم در دل سوز باشد ذوق و شوق اینست
اجابت کن ز صحو ایجان دعائے دردمندان را

(۵)

شورش عشقت بیارو جز بر قصیدن مرا
آتش افگندن بخرمن باز پرسیدن مرا

تهمتے بر من نهاده هست این کیدے عظیم
روز محشر پیش قاضی وائے طلبیدن مرا

عاریت چون رفت عار آید ترا ایجان من
امتحاناً ملک دل را چند بخشیدن مرا

جان و تن را سوختم چون در رضائے دلبری
شک ندارد عاشق جانباز فهمیدن مرا

(۲۵)

آن سپهدار دو عالم صحو می بینی چه گفت
از پئے خون ریختن بر خاک غلطیدن مرا

(۵)

گویم بهر زبان کلام کمال ما
بیحرف و صوت هست عیان قیل و قال ما

حیران چو عاشقان نخود هر زبان بے زبان
آیم بهر لباس نمایم جمال ما

زاهد مپرس فاش کنم فضل عام را
محو لقائے یار بهر دم خیال ما

باغ وجود خویش چو سبز دایم است — پر ثمره در جهان بود نونهال ما

(۲۶) کافر همون کس است که انکار ما کند
حاشا مخند صحو تو بر وجد و حال ما (۵)

ای دل چه وفا دید ز خوبان جهان را — آزرده کند خاطر بیداد گران را
حیف است درین میکده می نوش نیرفت — روی چه نماید بخدا پیر مغان را
در باده خوری پست ز همت نشود کس — کردند منادی بسحر باده کشان را
از فیض ازل بهر دل یاران عنایت — چون جذب کند اهل کرم آه و فغان را

(۲۷) ای صحو درین کار مشیت چه توان کرد
افسرده کند خاطر افسرده دلان را (۵)

من نیم در کار دیگر یار بینم خویش را — چشم در خواب است و من بیدار بینم خویش را
محتسب را فرض باید دست بیعت از سبو — سود بخشد در صلاح کار بینم خویش را
بت پرست و بت گرم خود بت شدم ای برهمن — کافرانه بست گلو زنار بینم خویش را
آتشی انگنده ظالم رخت هستی را بسوخت — طرفه حالت گرمی بازار بینم خویش را

(۲۸) مرغ دل کز بهر دانه شد مقید حیف صحو — در کمند عشق تو ناچار بینم خویش را (۵)

این دست طلب شد دست دعا یا مولنا یا مرشدنا — امشب تو بیا امشب تو بیا مولنا یا مرشدنا
من خاک شدم فرش راهت در رم مفگن دورم مفگن — زنهار نه خواهم با تو جدا یا مولنا یا مرشدنا
دارم ز کدورت صاف جهان این هر دو جهان شد آینه — رویت بنما در چون و چرا یا مولنا یا مرشدنا

تا چند بمانم حلقه بدر مجبور شدم مختار توئی ‌‌ اغیار نیم در بسته کشا یا مولٰنا یا مرشدنا

(۲۹) ‌‌ (۵)

در گردن صحو آن بار گران نے تاب و نے طاقت منزل دور
پروردهٔ شدم در مهر و جفا یا مولٰنا یا مرشدنا

مست از جام الست سرشار می آئیم ما ‌‌ همچو شیدا در تلاش یار مے آئیم ما
ذاتِ مطلق شد مقید جملهٔ اطلاق رفت ‌‌ در لباس آب و گل ناچار مے آئیم ما
هر زمان گوئیم انا الحق علم منصورم ببین ‌‌ می کنیم اظهار سر بردار مے آئیم ما
ظاهر و پنهان گرم گویند کافر گفته به ‌‌ پیش ایشان در گلو زنار مے آئیم ما

(۳۰) ‌‌ (۵)

صحو سکر است از بهار و از خزان بے غم شدیم
از جمال خویش برخوردار می آئیم ما

اے که در غمزه و عشوه سحر پردازی چرا ‌‌ آئینه روے نماید باز غمازی چرا
جز بعارف کم شناسد روے پوشیده ترا ‌‌ در میان طفل نادان لُعبت بازی چرا
عالمے تسخیر کردی چون تو در چشمے زدن ‌‌ در قلوب خوبرویان دست اندازی چرا
صورت وهمی نماید صورتِ زیبا مرا ‌‌ مے فریبی عاشقان را شعبده بازی چرا

(۳۱) ‌‌ (۷)

نیست کارت با من اے صحو مسکین است گو
فتنه اندر جان نمائی رخنه اندازی چرا

یار من در خانه آمد صاحب خانه کجا ‌‌ طاقت مهمان ندارد دور پیمانه کجا
بسته دیدم رخت هستی در یکی چشمے زدن ‌‌ حالت من شد تغیر شور دیوانه کجا

بحسرت گدازم که شد خون شرابی	دلم گشته بریان کباب عجائب
بخورشید رخشان همه محو گشتند	وجودے ندارم شراب عجائب
هنوز آن منم روز اول سبوح خوان	مطالعه نمے شد کتاب عجائب

(۴۲)

ز جام لب محو نوشید این صحو
لعاب دہن شد شراب عجائب

(۵)

عزم میخانه بدارد شیخ رہبر در شتاب	دیده باید حال من واللہ اعلم بالصواب
آمدہ چون شیخ صنعا الامان از امتحان	بر کفے جام شراب بر کف دیگر کباب
محتسب مجرم شود در کار ایشان دم زند	مدّ بیکاری محشر بادہ خوار بیحساب
من نیم دریا و لے موصوف دریا گشته ام	پیش چشم من سراپا بودہ این عالم حباب

(۴۳)

طالب و مطلوب خود مطلق بقید گشته صحو
تا نماید عاشقان را در لباس آب و تاب

(۵)

مست شراب حال خرابم اے محتسب	معذور دار عہد شبابم اے محتسب
از آتش شراب چو شد سینه ام کباب	باقی نماندہ فرد حسابم اے محتسب
آمد صدائے غیب بگوشم درین زمان	بالائے عرش چنگ و ربابم اے محتسب
تا چند در خرابی رندان مے پرست	مے خور بیا که کار صوابم اے محتسب

(۴۴)

نقش و نگار عالم فانی چو صحو ہست
صورت گرفت نقش بر آبم اے محتسب

(۵)

اگر من حسن تو بینم فدا سازم دل و جان را
مثال شمع و پروانه گدازم دین و ایمان را

بسان گوسفند اکنون تنم از تیغ ابرویت
کشم اندر تپید پنهان شاها عید قربان را

چو عکس حسن تو ایجان من افتد درون دل
ضیائے نور می بخشد با دم چشم گریان را

کراماً کاتبین را نیست آگاهی درین عالم
کرا گویم بگو جز تو دلا این راز پنهان را

دلا هرگز مشو غافل ببین در صنعت صانع
بزیر خاک پنهان کرد صدها گلعذاران را

تو از بس رنج و غم دادی جفا کردی وفا کن
چرا تو نشنوی ای یار حال دردمندان را

(۲۴)

نمی در چشم در دل سوز باشد ذوق و شوق نیست
اجابت کن ز صحو ایجان دعائے دردمندان را

(۵)

شورش عشقت بیار و جز بر قصیدن مرا
آتش افگندن بجز من باز پرسیدن مرا

تهمتی بر من نهاده هست این کید عظیم
روز محشر پیش قاضی وائے طلبیدن مرا

عاریت چون رفت عار آید ترا ایجان من
امتحاناً ملک دل را چند بخشیدن مرا

جان و تن را سوختم چون در رضائے دلبری
شک ندارد عاشق جانباز فهمیدن مرا

(۲۵)

آن سپهدار دو عالم صحو می بینی چه گفت
از پی خون ریختن بر خاک غلطیدن مرا

(۵)

گویم بهر زبان کلام کمال ما
بیحرف و صوت هست عیان قیل و قال ما

حیران چو عاشقان نشود هر زبان زبان
آییم بهر لباس نمایم جمال ما

زاهد مپرس فاش کنم فضل عام را
محو لقائے یار بهر دم خیال ما

جملہ شاہان جہان شد غاشیہ بردار او — بر سر شش دارد عجائب کج کلاہی میر ما

(۳۷) صحو سجدہ ذات آدم را ملائک کردہ اند
در عیان جملہ عالم گرچہ شد توقیر ما (۷)

خیالت ماروش پیچید بگرد خاطرم پیدا — چہ تدبیرے کنم اکنون من آخر لاجرم پیدا
بہ سرو قامت خوبی انا افصح علم برزد — جوان یک پری پیکر ز عالم بہترم پیدا
شناور قعر این دریا چہ دیدہ انچہ نادیدہ — زہے موج و حباب اندر بدریائے بہم پیدا
چہ پرسی حاصل ما را کہ بعد از مدتے روزے — ز آغوشم برآمد شد صنم خانہ صنم پیدا
چہ میگوئی مرا زاہد غنیمت خود شناسی دان — عدم موجود این جا شد بکار دیگرم پیدا
ہوائے سرو گلشن تا بکے اندر سرت داری — درین حیرت فزا عالم چہ دیدی درد و غم پیدا

(۳۸) ز عصیان دامن آلودہ و عذر خوف اندر دل
برائے مغفرت اے صحو شد شان کرم پیدا (۵)

روئے من است آئینہ روئے یار ما — یار اندید دید کسے خوش نگار ما
کس را مجال نیست شود باریاب تو — حاضر بخدمت تو بود جان نثار ما
شام و سحر بیاد تو افروختہ شود — آید بگریہ طفل دل بیقرار ما
بلبل ہزار جان فدا بر قدم او — در بر کشیدہ سبز قبا شہسوار ما

(۳۹) ہر روز بر عروج منجم چہ طالع است
اے صحو من بیا کہ تو ئی یار غار ما (۵)

من نمی خواہم خدا را چون خدا خواہد مرا
در حریم لی مع اللہ کے جدا خواہد مرا

گرد خانہ یار گردد ہر شبے در نصف شب
یک زمان بے من نماند تا کجا خواہد مرا

اے صبا اللہ کرم کن بر ضعیف و ناتوان
زلف چون پیچد برویت در بلا خواہد مرا

میزند خانہ بخانہ خود منادی برملا
جستجوے وا گذارد چون رضا خواہد مرا

کم نہ گردد صحو از حال تو لطف خاص او
انچہ در ذہنش نگنجد دلربا خواہد مرا

(۴۰) ردیف بائے موحدہ (۵)

اے کہ در پردہ نہانست کمال تو عجب
ما کہ در پردہ نہانیم خیال تو عجب

ہست در ارض و سما نام تو محبوب قلوب
خط و خال تو عجب حسن و جمال تو عجب

گلشن ہستی ز اقدام تو سرسبز شدہ
قد محبوب چنین سرو و نہال تو عجب

آفرین باد برین رہبر یکتائے زمان
للہ الحمد کہ ہستم ز وصال تو عجب

(۴۱) پیش خورشید عرب ذرہ خاکم اے صحو
مفلسان را چہ خطر بحر سوال تو عجب (۷)

منم دوش دیدم کہ خواب عجائب
بروئے شدم خود حجاب عجائب

بجستہ بھر سو کجا رفتہ ام من
بہ ریا ہویدا احباب عجائب

کلامے شنیدم کہ بے گفتگوئے
سوالے ندیدم جواب عجائب

بحسرت گدازم که شد خون شرابی — دلم گشته بریان کباب عجائب
بخورشید رخشان همه محو گشتند — وجودے ندارم شراب عجائب
هنوز آن منم روز اول سبوح خوان — مطالعه نمے شد کتاب عجائب

(۴۲)	زجام لب محو نوشید این صحو لعاب دهن شد شراب عجائب	(۵)

عزم میخانه بدارد شیخ رهبر در شتاب — دیده باید حالِ من واللہ اعلم بالصواب
آمده چون شیخ صنعا الامان از امتحان — بر کفے جامِ شراب و بر کف دیگر کباب
محتسب مجرم شود در کار ایشان دم زند — مدّ بیکاری محشر باده خوار بیحساب
من نیم دریا و سے موصوف دریا گشته ام — پیش چشمِ من سراپا بوده این عالم حباب

(۴۳)	طالب و مطلوب خود مطلق بقید گشته صحو تا نماید عاشقان را در لباسِ آب و تاب	(۵)

مست شراب حالِ خرابم اے محتسب — معذور دار عهد شبابم اے محتسب
از آتش شراب چو شد سینه ام کباب — باقی نمانده فرد حسابم اے محتسب
آمد صداے غیب بگوشم زین نشان — بالاے عرش چنگ و ربابم اے محتسب
تا چند در خرابی رندانِ مے پرست — مے خور بیا که کار صوابم اے محتسب

(۴۴)	نقش و نگار عالم فانی چو صحو هست صورت گرفت نقش برآبم اے محتسب	(۵)

در دستِ خود آن تیرزن تیر و کمان دارد عجب
مژگان و ابرو جانستان و دستان دارد عجب

در چار سوی جستجو عالم بحیرت مبتلا
اندر حریم دل نهان بیرون بیان دارد عجب

بر هر دکان اندر جهان نقدِ جمالِ یار ما
باشد خریدارِ کسی قیمت گران دارد عجب

با کس نگفته رازِ دل شهرت گرفته کو بکو
شد رونما چون آئینه عالم جهان دارد عجب

(۴۵)
من دست بسته داده ام تکلیف آن شاه نجف
صحوِ غریب و ناتوان تاب و توان دارد عجب
(۵)

صورت وهمی چه باشد بر رخِ جانان حجاب
تن بغیرت میگذارد عاشق خانه خراب

فهم یک حرفی نداری سود کی بخشد ترا
نزد خود دارد عزیزان در بغل امّ الکتاب

تا کجا این بی تمیزی نوبتِ پیری رسید
هست پوشیده ندانی در سحاب بی آفتاب

سوخته شاید دل بلبل بود اندر چمن
جان و دل آنسور بوده چون بخوشبوی کباب

(۴۶)
هر نفس را واپسین دم بیشمارم صحو من
جان فدایم بر قدوم مهربان آید شتاب
(۵)

آرزوی وصلِ جانان بوالهوس را شد حجاب
مطلع خورشید گشته عاشق خانه خراب

نیز جز تو مثل دیگر اندرین بزم جهان
فاش گوید آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

نیست تسکینم بخاطر جز بدیدن آن نگار
می پرستان را بود لازم مدارات شراب

چشمِ ظاهر بین نه بیند جز بصورت حرف را
در تو پوشیده ندید بیشک معنی امّ الکتاب

کار مردان می پذیرد خادم میخانه باش

(۴۷) صحو دامانے نگیرد جز بتو روز حساب (۵)

حضور لی مع الله دارم امشب — ز کار این و آن بیکارم امشب
بجامه خود نمی گنجم چه گویم — سر من از تنم بردارم امشب
سزاوارم نثارم دین و ایمان — که آید خود بخود دلدارم امشب
ز علم من شده اشیا هویدا — محیط و نقطه چون پرکارم امشب

(۴۸) دو عالم صحو بنگر دست بسته
دلا گویم ترا سرکارم امشب (۵)

بوالعجب حسنے تو داری هر کسی در اضطراب — عاقبت این آرزویت خانمان کرده خراب
مطلق از قید است مطلق نیست شبهی اندرین — نے هویدائے تو پنهان نیست در اندر حجاب
فهم حیران عقل خیره در تلاشش روزگار — نے هویدا نے تو پنهان نیست در اندر حجاب
کے سواری میدهد اسپے که در تیزی بود — نیست در شکلِ خیالی عالم پا در رکاب

(۴۹) نیست در عالم کتابے جز دلِ ما صحو هیچ
کاتب و مکتوب بینیم صاف در امّ الکتاب (۱۲)

عاشقان غمگین پریشان روز و شب — در تجسسهائے جانان روز و شب
در رهو اسے صبح وصل اے مهروش — منتظر شامِ غریبان روز و شب
فارغ از دنیا و دین بنشسته اند — عاشقان سر در گریبان روز و شب
مے سرایند یار اندر هر لباس — مطرب داؤد الحان روز و شب

×

ہر یکے ذوقے دگر دارد بجُستن
خواہ ہندو خواہ مسلمان روز و شب

من بہر سو بنگرم روئے ترا
گہ عیان و گاہ پنہان روز و شب

ابر رحمت شامیانہ شد مرا
من بدارم چشم گریان روز و شب

عقل کے داند کہ این راز نہان
جان من باشد چو مہمان روز و شب

زاہد از زہد و ریاضت دم مزن
کن فراہم رخت ایمان روز و شب

کافران را لعن طعنے مے کنند
این چنین کار مسلمان روز و شب

زاہدا خالی مبین این بیشہ را
شیر باشد در بیابان روز و شب

(۵۰)

در تعفایت صحو گاہے میزند
ہمچو طفل مہر خشان روز و شب

(۵)

ردیف تائے قرشت

دلم تنہا روانہ شد بکویت
پریشان جان بود در جستجویت

زمن بیدل چہ پرسی حال دل را
تن بیجان چہ دارد گفتگویت

کشیدہ خنجر مژگان بدستے
پئے قتلم چرا این آرزویت

غمِ فردا ندارند عاشقانش
تماشائے جمالت چار سویت

(۵۱)

معطل خویشتن را کردہ نادان
ہمہ تن صحو باشد محو رویت

(۵)

شهنشاهِ سهی سروان دلارُبا ما این است
بروی صاف ظاهر شد عیان را چه بیان دارد
زهی باغی زهی نکهت هوای دلکش عالم
بصورت بو البشر پیدا المعنی عین عالم شد

بکسوت خاک خورسند و خدای ناخدا این است
قدی چون سرو گلزاری جمال کبریا این است
کمال ذو الجلال است این بهار بو العلا این است
وجود لایزالی را ظهور انبیا این است

(۵۲)

ببین سوز و گداز دل میان محفلم صحوا
دل افسرده میر قصد که آمد شاهِ ما این است

(۶)

باعثِ ایجاد عالم مرتد و مقبول چیست
کار بیکار نیست کار کاربرد از دگر
چیز بیسود است و عقل فلسفی اینجا هنوز
نیست خوف روز فردا عیدِ عاشق هر دم است
نیست پنهان و عیانم آنچه گویم هست فاش

نیک و بد را من ندانم عامل و معمول چیست
غیر دل در دفتر ما نامه بر موصول چیست
رنگ اثبات وجود عالم معقول چیست
ذکر استقبال و ماضی غائب و مجهول چیست
جامهٔ تفریق عالم شاغل و مشغول چیست

(۵۳)

در طریقت لب دریده گفتگوی صحو چیست
از کلام ایما کنم بگو منقول چیست

(۴)

بهرِ مریض عشق مداوا چه حاجت است
در دیر و کعبه زحمت بیهوده چون کشم
بنشین که در سر ضرب در بسته و شود

ما را بجز وصال مسیحا چه حاجت است
او در بر است فکر و تمنا چه حاجت است
شیون چه حاجت است و غوغا چه حاجت است

ای صحو خاک شو که بهر جاست یار ما

نظارہائے عالم بالا چہ حاجتست

هر زمان و هر مکان بینیم که شانِ دیگر است — کاندرین آئینه جانم جهانے دیگر است

تو درون قلب بین زاهد و تدبیرے بکن — جز دل عارف نه بینی لامکانے دیگر است

کے تو می فهمی بگو رمز و نکاتِ عاشقان — واعظا پند و نصیحت داستانے دیگر است

همچو نے اندر دهان یار باشم روز و شب — این منے گویم سخن ما را بشانے دیگر است

(۵۵)

گرچه در ضعف آمد این جسم خاکی راه بین
ناتوان شد صحو گو او را توانے دیگر است

(۴)

از دل خبر رسیده یارم بملک جانست — صد جان و دل فدایش در جان من جهانست

پرسید باز از دل او گفت من چه دانم — روئے منود حیرت بے نام و بی نشانست

دل در تلاش جان و جان در تلاش جانان — افتاده در دو عالم غوغائے عاشقانست

دیدم یقین بکردم جمله ظهور ذات است — حُسنیکه روز افزون لاشک و لابیان است

(۵۶) — (۵)

برائے خوردن جانم همه خونم شرابے هست — شده پخته ز آهِ من دل بریان کبابے هست

اگر باور نمیداری ز چشم آ و قرآن بین — خیال ما سوا بیشک حجابے بر حجابے هست

ببین خود را تو خود اول چرا این و آن مائل — وجودے نیست هر کس را ابد پا چون حبابے هست

خوش و خرم تو همراه رفیقِ خویش میباشی — سخن با من نمیگوئی مگر ای جان عتابے هست

شها لطف و عطا فرمائے تا من سرخرو باشم

(۵۷) که صحو ادنیٰ غلام تست با حال خرابی هست (۵)

اے دیدہ تو چہ بینی دیدار او محال ست
غافل حقیقت خود در خواب و در خیال است

تو جا بجا چہ جوئی بشنو کلام عاشق
آگاہ گر تو باشی ہر دم دم وصال است

عالم ہمہ حباب است جملہ وجود از تو
بحر محیط اعظم ذات تو بے مثال است

گرچہ نقوش وہمی مارا حجاب گشتند
صانع بصنعت خود پنہان این کمال است

(۵۸) (۶)

باشد حرام آن می کاید ز دست دیگر
اے صحو بادہ نوشی با یار خود حلال است

بر تخت اقلیم جہان ہمچون سلیمان بودہ است
در آب و گل مسند نشین با ساز و سامان بودہ است

عالم ز حالم بیخبر غافل ز شورم بے اثر
در کسوت خاکی من خورشید پنہان بودہ است

من ہمچو آہوئے ختن در نافہ دارم مشک خود
صحرا بصحرا بوئے او جویان و پویان بودہ است

للہ تو قرآن را ببین او نحن اقرب گفتہ است
ہرگز ندان از خود جدا در عین اعیان بودہ است

گنجد نہ در ارض و سما رازیکہ دارم در بغل
بر داشتم بار گران در سینہ پنہان بودہ است

(۵۹) (۶)

او راز خود افشا کند بر صحو تہمت می نہد
تقدیر چون برگشتہ شد یارم بہ پنہان بودہ است

در ارض و سما مثل تو لا شک بشرے نیست
چون حسن و جمال تو بعالم دگرے نیست

بر پائے تو قربان بکنم جان و دلے را
رازے کہ تو داری بملک ہم خبرے نیست

در فہم و قیاس کسے حاشا تو نیائی
رفتی تو بد انجا کہ کسی راگذرے نیست

ماوائے دو عالم حرم و دیر بتان است
چون اینما کنتم که بهر جائے نه بینم

ما را بخدا جز درِ تو هیچ درے نیست
جز روئے تو ای یار به پیش نظرے نیست

(۶۰)

سر تا بقدم صحو شد خون کرمے کن
باقی بهر خویش نشان جگرے نیست

(۷)

اگر حجاب کنی دور لطف و احسان است
چرا تو وا عطا بخشی کنی ز من هر آن
بهر چه چشم فتد شکل خویش را بنگر
چه شرح قرب و هم پیش هر کس و ناکس
چرا بدیر و حرم جستجو کنی هر بار
دلا چه خوف تو داری بروز حشر بگو

برائے دید تو مشتاق صد دل و جان است
به اصل کن نظرے گبر هم مسلمان است
مکن نگاه خدا را که غیر انسان است
که من نه واقف رمزم مرا چه امکان است
قریب شاه رگ آمد گواه قرآن است
ز آلِ پاکِ محمد بجمله احسان است

(۶۱)

بگو رقیب به ملا کتاب کن ببغل
کلام صحو شنو عین دین و ایمان است

(۵)

دل بر در میخانه ات استاده مدام است
از خوردن مے طعنه مزن زاهد نادان
تو خاک نشینان جهان را مرسان رنج
اے با من بیچاره جفا با تو وفا کن

جان در پے می رفت کجا ساقی و جام است
در مذهب من هر چه حلال است حرام است
مقبول خداوند چه معلوم کدام است
هر روز و شبم بر در کوئے تو قیام است

از لذت آن تا سحر خواب نشد صحو

(۶۲) دشنام پسندم که شکر ریز کلام است (۵)

در کون و مکان احمدِ مختار عیان است
وز دیر و حرم جلوهٔ دلدار عیان است

موقوف سر دیر و حرم نیست بعارف
بینند بهر جا شش که دیدار عیان است

کافر نیم و کافرم این طرفه نماز است
گویم صنما در گلوی زنار عیان است

بر صفحهٔ وحدت نگرم کثرت خود را
پوشیده بهر کسوت مکار عیان است

از خود خبرے نیست بگو صبح کجائی
هر لحظه مرا جون دگرے یار عیان است

بے نام و بے نشانست بے کام و بے زبانست
با من کلام گوید قرآن گواه آنست

در شرح ایما من طرفه سخن بگویم
هر سو نگاه کردم دلدار من عیانست

حرفے زنم ز رمزش هر کس نگوش دارد
حسینکه لازوال است در عین من عیانست

همت شکسته پایم اے شیخ من کجائی
بار امانت تو بر گردنم گرانست

(۶۴) با این همه ظهورے بیچون و بیچگونم
احوال من چه پرسی بے نام و بے نشانست (۱۰)

جامهٔ هستی فگنم آرزو است
دیدن روئے حسنم آرزو است

رفتن صحن چمنم آرزو است
دیدن آن گلبدنم آرزو است

من نیم و من نیم و من نیم
رتبهٔ دار و رسنم آرزو است

در هوس زلف تو مجنون شدم
پا بسلاسل زدنم آرزو است

کردہ بسے منت آن باغبان — سیر بصحن چمنم آرزو است

وردِ وظائف چہ کنم زاہدا — صورت موسیٰ سخنم آرزو است

تختِ سلیمان چہ کنم اے رقیب — مسکنِ خود در وطنم آرزو است

آمدہ آن بوئے مرا در دماغ — جستجوئے پیرہنم آرزو است

طالبم و طالبم و طالبم — وصل ز مطلوب منم آرزو است

(٦٥) نگہت گل را چہ کنم صحو من
عاشقم و گلبدنم آرزو است (۵)

یار آن دارم کہ او را یار نیست — پیشِ ہر کس قابل اظہار نیست

گر کسے خواہد وصالِ یار ما — زیر و بالا جستجو درکار نیست

صورت انسان بصورت مختلف — ذات پاکش در پئے اظہار نیست

قصۂ عشق زلیخا برملا — پیش یوسف قابل تکرار نیست

(٦٦) صرف کردہ روزگارے بیخبر
صحو غافل آمدہ ہشیار نیست (۵)

آن شرابِ لطفِ ساقی قابلِ ہر جام نیست — پیشِ عارف کارِ زاہد جز خیالِ خام نیست

عالمان بر علم نازان زاہدان بر زہد خود — پنج رکن دین اعظم غایت اسلام نیست

خلق حیران گشتہ است از قیل و قالِ اہلِ دل — عیش گاہِ عاشقان ہنگام صبح و شام نیست

گفتگو در خامشی و خامشی در گفتگو — خانقاہ صوفیان خاص است بزمِ عام نیست

(۶۷)

صحو با تو صاف گویم هر چه آید در دلم
میدهم صهبائے اطهر دُرد اندر جام نیست

(۷)

چون به گردون از درش شاید مرا گر دیده است
بر میان دستے نهاده او بصد ناز و عتاب
دید چون دل زلف را بر روئے تو گفت ای شگفت
ناظر و منظور بودی پیش روشن آئینه
پس بهر سوئے که بینم روئے خود را آشکار
هر که بیند روئے ما را چشم او روشن شود

من اگر خوابے ندارم بخت من خوابیده است
گفتمش با او بگو از من چرا رنجیده است
بر رخ خورشید گویا اژدها پیچیده است
این تماشاگاه عالم بس تماشا دیده است
روئے خوبان جهان آئینها گردیده است
روئے من بر پائے او شام سحر مالیده است

(۶۸)

غیر حق را در دل خود ره مده هرگز تو صحو
در بر تو آفتاب بو العلا پوشیده است

(۵)

در موسم گل جوش جنون خانه خرابست
زاهد چو کدو خشک بود حلق بریده
چون بدرقه عشق شود راه نمایست
کارے نتوان کرد اگر کار توان کرد

بلبل چه کند شور و فغان سینه کبابست
از روز ازل قالب ما مست خرابست
آزاد کند جذبه دل روز حسابست
جز باده پرستی بجهان کار ثوابست

(۶۹)

عالم همه در سود و زیان زیست نمودن
اے صحو طلسمات همه مثل سراب است

(۵)

کافری زنارداری می فروشی بت پرست
دست بیعت از سبو شد چون بنا گشتم خود پرست

واگذارد زہد و تقوی ہر کہ دیدہ آن صنم
بوئے از بادہ ندارم جام خالی بر کفش
واعظ اندر مجلس آمد اہل خانہ شد برون

زاہدے را مست دیدم بر دکانِ می پرست
او چہ داند زن مریدست آن کہ باشد تن پرست
شور بیجا بو الفضول و مغز پختہ سر پرست

(۷۰)
تو چہ دانی صحو ہان طعنہ مزن برکارِشان
دین و دنیا میفروشند عاشقانِ خودپرست
(۵)

اے بادہ کشان ساقی ما جام بدست است
دشمن بسر بام چگونہ بزند گام
ارواح در ابدان کنون رقص نمایند
از دیدن من و دیدن حق کردہ فراموش

وز رویت ما دیدۂ عالم ہمہ مست است
بہ جون ہمت مردانۂ ما پیش تو پست است
این بار اگر جلوہ گہ روز الست است
حاصل بدو عالم ز کفم لطف شکست است

(۷۱)
با صحو زند لاف چہ زاہد سرِ محشر
آن حور پرست است و این یار پرست است
(۵)

سوختم بے دود من اندر فراق یار نیست
نیست کارے بر امیدے روز فردا چون کنم
راز من پوشیدہ آمد اندرین بزم جہان
حصۂ منصور باشد گوئے عشقت می ربود

برمزارم شمع سوزان اہل دل درکار نیست
عاقبت محمود باشد آنچنان دشوار نیست
سخت حیرانم بہ عالم محرمِ اسرار نیست
ہر کسے گوید انا الحق قابل کس دار نیست

(۷۲)
دم زدن لازم نباشد در طریقت صحو گاہ
راز مخفی کس نداند لائق اظہار نیست
(۵)

ذاتم زچرا و چون برون است
اے وائے ز تو چہ راز گویم
ہر کس بخیال خویش شادان
تا سکۂ نقد در دسے شد

تفہیم خرد ز خیرہ گون است
پامالی ما یقین ہمو نست
در دیر و حرم عیان جنون است
در پیش ہمہ چو سرنگون است

(۷۳)
تاثیر لبت ز مردہ زندہ
اعجاز مسیح و بافسون است
(۵)

دل من خاص خلوت خانۂ اوست
جمال اینجا جلال آنجا بہ باشد
چو خانہ از مکین خالی نباشد
چو میخانہ بود آباد ساقی

زخود رفتہ شدم دیوانۂ اوست
بنائے مسجد و بتخانۂ اوست
چرا خالی بود خمخانۂ اوست
پیاپے میدہد پیمانہ اوست

۷۴
زبیرنگی اسیر رنگ شد صحو
کند نقش دگر افسانۂ اوست
(۴)

آئینہ نیست آنکہ بجز رونمائے دوست
شور کن است موج و گردون بے ستون
کسب کمال صیقل سینہ بمن شود

از عرش تا بفرش ہمین جلوہ ہائے دوست
پیدا نمود ما و شما را صدائے دوست
در عین مستی یافتہ جادۂ سرائے دوست

(۷۵)
حیرت زدہ ز قید خودی خود رہائی یافت
ما را ربودہ صحو زما آن فضائے دوست
(۵)

شد ہویدا سرّ آدم اندرون کائنات — فاش شد بینم جلوهٔ تو در مراتب ممکنات

قطرهٔ بودے نمودم اندرین دریا ہلاک — فانیم از خویشتن باقی شدم در عین ذات

در زمین دل بکن تا فہم داری روز و شب — معنی انی انا اللہ چشمهٔ آب حیات

آخر الامر آتش ہجران مرا گلخن نمود — خاک گشتم کوئے دلبر یافتم راہ نجات

(۷۶)

صحو بنگر معنی عبدیت است اندر نیاز
خمس الاوقات از جماعت میگذارم در صلوات

(۵)

تیرِ نگہ زده و کمان را بہانہ ساخت — خود کشت بالیقین و گمان را بہانہ ساخت

انکار در دل است و اقرار بر زبان — وعده خلاف یار مکان را بہانہ ساخت

علمِ بذاتِ خویش ز معلوم عالم است — قصد ظہور بود جہان را بہانہ ساخت

کافر شوی مگوی کہ قرآن کلام حق — با من کلام کرد زبان را بہانہ ساخت

(۷۷)

مقبول صحو تست کجا میسرود بگو
یار آمده بجنگ و جنان را بہانہ ساخت

(۵)

منزه صورت و سیرت بتا ماه جبین اینست — ربوده جان من یغما نگارِ نازنین اینست

سہی سروے قد و قامت قیامت خیز رفتارے — خط و خال بروئے او بہار آفرین اینست

نفخت فیہ من روحی صدائے جان و جانانست — برائے عاشق صادق نوید بہترین اینست

مرا از سنگدل کارے نہ ہمرازی نہ غمخواری — رقیبان را چہ می پرسی کہ حال ہمنشین اینست

چنین زلفے کسے دارد بجز آن جان جانانہ

(۷۸) زخود رست شد صحو بیخود جان ہوائے عنبرین آیت (۵)

زاہدے پوشیدہ در شب بر درِ میخانہ رفت
پند را سود ہی ندیدہ می پرستان را اگر
شد ندامت روزِ محشر راز را چون فاش کرد
راست یک مو ہم نمی شد حیف عمری تلخ شد

جامۂ ہستی دریدہ چون بلب پیمانہ رفت
در کف بادہ نگنجد محتسب دیوانہ رفت
پیش دلبر جان مضطر ہمچنان افسانہ رفت
تا بہ طفلی در شباب و موسم پیرانہ رفت

(۷۹) بر کشادن باب رحمت عاصیان را شد نوید
صحو غافل از دو عالم چون دلِ دیوانہ رفت (۵)

رنگ حنائے گلگون جوشیدہ چون شربت
از کشتی وجودش ایمن مباش ہرگز
در جلوہ گاہ وحدت کثرت چہ کار دارد
عمرے دراز رفتہ در انتظار تا کے

از آتش فراقت جان و دلم کباب است
بر موج ہست دریا کین زندگی حباب است
بر چہرۂ مسمی گردد ہمین حجاب ست
قاصد بیا بسویم روئے تو بس جواب است

(۸۰) امشب شب وصال است دارد رنگ صحوی
بر جان رسیدہ آفت او محو در حساب است (۵)

چون بر آمد تیغ عشقت سرفرازی دیگر است
بر صلاۃ پنجگانہ زاہدے مامور شد
آتشے ہرگز نگیرد ہیزم نمناک را
ہیسر خود بین دور باشد از جوان حق شناس

مبتلائے حال خود در سوز و سازی دیگر است
سر بہ تسلیمے نہادہ در نیازی دیگر است
سینہ سوزان چشم گریان جانگدازے دیگر است
کاندرین بزم جہان بندہ نوازی دیگر است

(۸۱) صحو خوش دیدی تماشا اندرین بزم جهان / گوی سبقت را ربوده پاکبازی دیگر است (۵)

عشق را دیدم که ننگ و نام نیست ... بزم او دارد بدستی جام نیست
بی می و جام و صراحی در خروش ... مست عالم وای صبح و شام نیست
عاقبت محمود سر مستان شود ... بر سرِ من خاک در انجام نیست
هست سودا در سرِ من چون کنم ... چاک دامان خاک بر ایام نیست

(۸۲) صحو در دل غیر ناید چند گاه / هر کسی دارم خیالت خام نیست (۵)

ماه کامل را فروغ از آفتاب روی تست ... آفتاب حشر را نور رخ نیکوی تست
در مکان و لامکان گاه ازل گاه خرام ... در حدوث و در قدم افسانهٔ جادوی تست
گر یکی در کعبه رفت و دیگری در دیر ماند ... راستی گویم همه را کو بکو در بوی تست
گه در احمد رونمائی گه بشکل مرتضیٰ ... گه نبوت وضع تو گاهی ولایت خوی تست

(۸۳) دو جهان گم گشته در فکر جواب صحو تست / تا به پیش خاطرش فکر میان موی تست (۵)

گرفتار است عالم در جهالت ... تپان مرغان بی دانه بخالت
نه خوبانِ جهان محتاج گشته ... زهی حسن و جمالی در کمالت
انا احمد بلا میم است روشن ... چه گویم از لب آن قیل و قالت

نه بینم در دلے غیر خیالت	دو قسمت گاه بویم وضع کردی

(۸۴) چرا خود را نه بینی خود کجائی
طلبگار است صحو اے جان وصالت (۷)

آشکارا پرده کردن شیوهٔ محبوب نیست	برخ آن نازنین برقع کشیده خوب نیست
قطرهٔ دریا کسے شد طالب و مطلوب نیست	چون شدی غرق فنائے عشقِ جانان جان من
جز بوصلِ آن نگارے خاطرم مرغوب نیست	خود ز دل برسید و الله حبیب اکنون خواهشت
من همانم این نایم خیر و شر منسوب نیست	بے شرابی شد مکیف این دل خانه خراب
کاشفِ اسرارِ جانان این دل محجوب نیست	زاهدِ خودبین چه داند این رموزِ عاشقان
وحشی دل رفته را زنجیر یا معیوب نیست	تا تو مجنون نیستی طعنه مزن بر عشق آن

(۸۵) اندرین پرده که این نغمه کسے کرد آرزو
اوست هردم در کرامت صحو خود مستحوب نیست (۵)

من نمی گویم ترا ایجادِ عالم دیگر است	اے که بر سطحِ زمین اولاد آدم دیگر است
انتظامِ خلق را ابنیا و آدم دیگر است	چونکه مطلق شد مقید مختلف صورت گرفت
کاندرین بزمِ جهان افرادِ آدم دیگر است	چشم باید بهر دیدن روئے پاکان را عزیز
هر کجا خواهد رود استادِ آدم دیگر است	بنده را بگذار تا موئے شوی اے جان من

(۸۶) صحو خود دیدی تماشائے جهان بد شعار
کم ز کم از صحبتش آزاد آدم دیگر است (۵)

ردیف ث

خار صحرائے جنون را شوق پابوسی عبث	بہر خود گم گردگان اے خضر پابوسی عبث
در تماشا گاہِ عالم نیست الّا غیر من	از پئے دیدار خوبان ذوق پابوسی عبث
پیش عالم می رسد این مطرب ہیزم بدوش	نغمہ پردازی ندیدہ ساز سالوسی عبث
ز آفتاب صبح یاران روئے روشن شد مرا	در شب تاریک بیم شمع فانوسی عبث

(۸۷)

پیش عارف حال عالم آشکارا ہست صحو
پر کشادہ عالم اندر رنگ طاؤسی عبث

(۵)

قاتل رسید بر سرم اندیشۂ فردا عبث	خونِ شہیدِ ناز او رنگے کند پیدا عبث
آخر خلیفہ زادہ گم گشتہ میر آتش کجا	محجوب اندر آب و گل در عالم پیدا عبث
آغاز و انجامے توئی اینجا توئی آنجا توئی	اول توئی آخر توئی تہمت زدہ بر ما عبث
جائے مرو رنجے مکش دل را بدست خویش آر	خلوت گزین اندر حرم بیرون ندین ما عبث

(۸۸)

عکس جمال صحو در آئینہ پیدا شدہ
من عین آن او عین من اندر جہان غوغا عبث

(۴)

اگرچہ ذات قدیم صفات ما حادث	ظہور جملہ زما کائنات ما حادث
فدائے حسن و جمال تو نقد جان کردم	برائے زیور حسن این زکات ما حادث
بخوان بآیت قرآن لا یموت انست	ببین تو زاہدا ہر دم وفات ما حادث

(۵۹) اکنند نیاز بہ پیش وجود خود ہر دم
کہ صحو روزہ و حج و زکات ما حادث (۵)

در تلاش روز گارم کو بکوے ما عبث
راز دل گفتن نشاید پیش ہر یک ناقصان
نام خود ہرگز نگیرم بر زبان خویشتن
پردہ برمے می نہد در سیکد ہر مدعی

آرزو دامن ندارد جستجوے ما عبث
دیدہ بکشا باز بینم سو بسوے ما عبث
حاضر و غائب چو یکسان گفتگوی ما عبث
دعوی انی انا اللہ روبروے ما عبث

دیدہ باید صحو دیگر از برائے دیدنش
آئینہ حیران بماند پیش روے ما عبث

(۹۰) ردیف ج (۵)

بجوش آمد چو آن دریا بر آمد ناگہان امواج
چو آن دریائے بی پایان ز یک جنبش کہ خود کردہ
حقیقت حق منم چون بحر میچو شبنم بصور تہا
ببین دریائے وحدت را کہ کثرت جز رو مد اوست

ز وحدت دائما آمد بکثرت بیکران امواج
ہویدا شد بہر عالم ز امر کن فکان امواج
زمین گرداب گردون کف بود جملہ جہان امواج
تصور کن عزیز من بود جملہ جہان امواج

(۹۱) بدریائے دلم پنہان شدہ صد گوہر نایاب
بزن اے صحو غوطہ بیخطر در بیکران امواج (۳)

مارا بغیر روئے تو دیدن چہ احتیاج
از کعبہ سوئے دیر رسیدن چہ احتیاج

میدان تو فرصت نفسی را غنیمتے | بنشین بچار دانگ بدیدن چہ احتیاج

گر خار و سنگریزہ بپائے تو میخلد
بر دشت و کوہسار دویدن چہ احتیاج

(۹۲) **ردیف ح** (۳)

بیا بخدمت من تا شود سماع مباح | ز شر کے اہی ان دم روی براہِ صلاح
تعجبی چہ بود پیش بحرِ رحمت حق | چو کشتی دلم آرد بساحلے ملاح

نمود صحو ملائک سجود آدم را
حقیقتے چہ نہانست اندرین ارواح

(۹۳) **ردیف خ** (۵)

اے مکان کوئے یارم برسر بالائے چرخ | بامداداں مے شنیدم از شما غوغائے چرخ
کس نداند کیسدزن را من چہ گویم الفلک | می نماید ہر زمان نقشی دگر اے وائے چرخ
ہر کسے حالِ پریشان در مصیبت مبتلا | گرد مجنون غافلان را برخ زیبائے چرخ
جز بعشقت رنج و آفت کس ندیدہ بحسن | در تبہ احوال زہرہ خوش بود شیدائے چرخ

سیر او ہرگز نباشد تا قیام حشر صحو
یعنی ریزد خون مردم ہمچنان یغمائے چرخ

ردیف د

(۹۴) — (۷)

دلِ من فدا بر جمالِ محمدؐ
خدایا عطا کن وصالِ محمدؐ

بشر را چہ امکان بہ نعتِ مطہر
خیالِ خدا در جمالِ محمدؐ

بود جسم من خاکِ راہِ مدینہ
شود جانِ من پائمالِ محمدؐ

بیک دم زنم بر زمین آسمان را
اگر شمّہ گویم ز حالِ محمدؐ

منم بے زبان حرف و صوتم سکون است
بیان کے شود قیل و قالِ محمدؐ

ز خلوت برون شد بجلوت در آمد
ظہورِ دو عالم کمالِ محمدؐ

(۹۶) — (۸)

بصد جان نثارم بشاہِ شہیدان
فدا صحو گشتہ بآلِ محمدؐ

کمالِ خدا در جمالِ محمدؐ
دلم محو شد در خیالِ محمدؐ

خدا مست اندر دلِ من تو بنگر
کہ ہست آن قد خوش خصالِ محمدؐ

بظاہر محمدؐ بباطن چہ گویم
کجا تاب گفتن ز حالِ محمدؐ

دلِ من بداند کسے را چہ گویم
حدیثِ رخ و خط و خالِ محمدؐ

بہر جا شنیدیم اوصاف والا
بگو واعظا از قیل و قالِ محمدؐ

محبت بباید برائے عبادت
فدا جان و دل کن بآلِ محمدؐ

ظہورش ز وحدت در آمد بکثرت
بہر یک چمن شد نہالِ محمدؐ

(۹۶) | خدایا ز تو دارم امید رحمت
که صحو آمده در نوال محمدؐ | (۶)

مارا چه خوف محشر غمخوار ما محمدؐ
آن دم که نفسی نفسی ہر یک نبی بگوید
رائج بود بنامش چون سکّہ نگینی
جز نام تو ندارد کارے دگر دل من
مست شراب وصلت تا حشر در خمارے

گنجینۂ شفاعت سرکار ما محمدؐ
فریاد امتی آن گلزار ما محمدؐ
سُلطان ہر دو عالم مختار ما محمدؐ
با بلبلان شیرین گفتار ما محمدؐ
ولیشب بخواب آمد دلدار ما محمدؐ

(۹۷) | غیر جمال پاکت منکر بود دل من
تصدیق از دل خود اقرار ما محمدؐ

اگر من بہ بینم لقائے محمدؐ
ز وحدت بکثرت شدہ جلوہ افزا
کجا دخل اینجا بود ماسوی را
بہ ویرانۂ خاک گنجے نہانست
چہ عالی مقامست آن شاہِ شاہان
فنا میکنم تا ماسوی را
چرا غافل از خود حقیقت نہ بینی
بصورت ہمہ فرقہائے تو دانی

کنم جان و دل را فدائے محمدؐ
جہان روشن است از ضیائے محمدؐ
دل آئینہ وش رونمائے محمدؐ
تو خود را ببین از برائے محمدؐ
ہمہ زیر ظل لوائے محمدؐ
دلم آئینہ رونمائے محمدؐ
ببین جمال خود از برائے محمدؐ
بمعنے نگر جلوہائے محمدؐ

کجا غیر بینی کجا غیر باشد
درون تن خاک گنجی نهانست
حقیقت همون در قبای محمد
تو خود را ببین از برای محمد

(۹۸)
گرای صحو داری تمنای اکسیر
بشو یک زمان خاک پای محمد
(۵)

هرگه که نام قاسم در انجمن برآید
شورش بجان درآید جان از بدن برآید
مطلوب در کنار است چون طالب وصالم
نادیده وار دیده از جیب من برآید
ایمای نحن اقرب بیوجه وجه دارد
در ما و من نگنجد از ما و من برآید
عشاق نیم لبسمل مشتاق جمله بیدل
بازار عشق گرم و خنده دهن برآید

(۹۹)
باساز و چنگ و مطرب مشتاق اهل محفل
خم صحو گردنت کن سرکار من برآید
(۸)

برده دل من حشمت تسخیر چنین باید
خواندی چه بگو برمن تاثیر چنین باید
در نیم نگاهی شد طی جمله سلوک من
کاری توجه خوش کردی اکسیر چنین باید
زارشاد حسن هردم برزم سر غیری را
در دست من ای زاهد شمشیر چنین باید
دادم بزن دنیا سه بار طلاق اکنون
بیکارم و بیفکرم تدبیر چنین باید
مجنون صفتم دائم زلف تو بکف دارم
در پای من ای لیلی زنجیر چنین باید
ای مصحف رو تو خوش آمده در چشمم
با خال و خط خضرا تحریر چنین باید
قرآن گواه این فرقان گواه این
بیکام و زبان گوئی تقریر چنین باید

پرسی چه ز خیر و شر بیرنگم و بارنگم
اے صحو بھر رنگم تا نیز چنین باید

اے یار من مناز نیازم تمام شد
ھر روز خانه خالی کنم از برائے تو
بلبل لعیش نغمه کنان غنچه با شگفت
کس را مجال نیست که عزم گذر کند

عمرم گذشته وعده ات از صبح شام شد
در دیده با شش خواب شبانه حرام شد
چون سرو قد لعزم چمن خوش خرام شد
در بارگاه دوست عجب انتظام شد

(۱۰۱)

(۳)

خانه خراب یاد بر آمد بخلوتے
اے صحو من مناز خیال تو خام شد

اگر شراب بنوشم چرا ملال بود
منم که ذات قدیم مقید آمدم

خیال یار بدارم مرا حلال بود
دوام حائل من پردهٔ خیال بود

(۱۰۲)

(۵)

چرا نه صحو شود محو محو لیل و نهار
که با نگار خودش دا کا وصال بود

اگر چه ذات بنور صفات پنهان شد
تنزلے که نموده عروج خود خواھد
سپاس گویم اگر تو بخانه ام آئی
فلک خمیده چو نگریست بار همت من

دمے چو کافر مطلق دمے مسلمان شد
تلاش خویش نموده بخویش جویان شد
به بزم مور سلیمان ز شوق مهمان شد
امانتے که بدارم بسینه پنهان شد

سپاس حق که منم منسلک بسلک کسی

(۱۰۳) کمینه صحو غلام جناب برهان شد (۵)

دلی که گشت بزلفت تهی ز ایمان شد
هر آن که دید رُخ پاک تو مسلمان شد

وجود هست به موجود شبهه نیست درین
کسیکه غیر تو بیند به بحر عصیان شد

غرض وجود تو خود همچو روح و جسم آمد
به پرده های صفات تو ذات پنهان شد

گهی به تخت نشسته گهی بصفحهٔ خاک
گهی چو مور ضعیف و گهی سلیمان شد

(۱۰۴)
دلم چو بانگ زدای رازدان که او اینجاست
خمیده صحو سر من سوی گریبان شد
(۷)

بی نام و نشان سر زده با نام نشان شد
وز باعث بیرنگی من رنگ جهان شد

بی من نبود هیچ هویدا و نهانی
گو آدم و حوا بجهان شد ز جنان شد

گاهی چو گدا کاسهٔ دریوزه سر دست
گه تخت نشین صورت سلطان زمان شد

من بودم و با من نبود هیچ دگر کس
آمد بخیالیکه منم تو ز عیان شد

از من چه نهانست که در پرده بیان شد
خود پرده و بی پرده گیم کون و مکان شد

حاشا نرسد قوت ادراک بدانجا
رمزیکه نهان بود مرا طرز بیان شد

(۱۰۵)
مطلق بخدا هستی و بگذر ز تیقن
ای صحو چه گویم که چنین بود چنان شد
(۵)

مریض جان بلبم چاره گر نمی آید
هلاک میشوم و او در نظر نمی آید

مرا تو یاد نه کردی و من بیاد توام
بخواب روی تو شام و سحر نمی آید

هنوز صورت صیقل دلم من الله است — خیال خال و خط تو بسر نمی آید
اگرچه قاصد من رفت سوئے کوئے صنم — براه چشم بدارم خبر نمی آید

(۱۰۶)

اسیر زلف شدم صحو گو چه چاره کنم
تهیم مدام ز جام خطر نمی آید

(۵۱)

مانند پری آمد جانانه چنین باید — پر از مے عرفان شد پیمانه چنین باید
خود ساقی و خود جامم در شیشه پری دارم — صد جلوهٔ طور اینجا میخانه چنین باید
از اشک بچشم دل غلطان است دو صد گوهر — در گوش پئے زینت دردانه چنین باید
تاجے بسرش طه لولاک لما چترے — زیبد بخدا تخت شاهانه چنین باید

(۱۰۷)

بیعت به سبو حاصل با پیر مغان واصل
گه سکر و گهے صحوی مستانه چنین باید

(۵۱)

جدا از خوش جمالان جهان یارے دگر دارد — برون از ملت و مذهب قلم کارے دگر دارد
چگویم خوبی دلکش که صد خوبی درو پنهانست — ببینم دمبدم نقشے که دلدارے دگر دارد
بهر بازار چون یوسف چرا تو چهره ننمای — متاع حسن تو ایجان خریدارے دگر دارد
بحمدالله شده فارغ ز تسبیح و وظائف دل — مپرس اے زاهد نادان که تکرارے دگر دارد

کسے اے صحو کے واقف شود از راز پنهانم
کلام بے صدائے محو اسرارے دگر دارد

شهرهٔ ماه عرب نور تمامی دارد — حسن یوسف بخدا خط غلامی دارد

عاشقت از پئے دیدار بہر جا برود — در دل دیدہ تمنّائے مدامی دارد
بخدا پیش محمدؐ ہمہ ما سر بہ سجود — بر سر خویش عجب تاج گرامی دارد
جلوہ بوقلمون کردہ در کون و مکان — مسکن خاص بگو جائے کدامی دارد

(۱۰۹) مزن اے مرغ خوش الحان سحری بانگ مزن
صحو امشب بکسی خلوت سامی دارد (۵)

خیالِ ماسوی از من رہا شد — مقید رفت مطلق رونما شد
فنای خویشتن از من محال است — ہمین دانم کہ ذاتم چون بقا شد
گذشت از ماسوی بیند رُخِ تو — دلم زاندم کہ بر تو مبتلا شد
مکان و لامکان جولان گہِ اوست — نمیدانم کجا آمد کجا شد

(۱۱۰) پئے دریوزہ آمد صحو مسکین
کہ او اے بوالعلا ہمچون گدا شد (۹)

دل منتظرِ صحو لقائے نبوی شد — جان آئینۂ حسن نمائے نبوی شد
لولاک لما گفت خداوند کریمش — عالم ہمہ در وردِ ثنائے نبوی شد
ظلمتکدہ ہرگز نشود گور غریبان — در زیر زمین شمع ضیائے نبوی شد
از زیر زمین تا بہ سما حکم تو نافذ — در کون و مکان گوش ندائے نبوی شد
المنت للہ کہ توئی شافعِ محشر — کل رحمت حق خاص روائے نبوی شد
مانند الف راست قدِ پاک مبارک — آن مرج بحرین قبائے نبوی شد

صد جان کنم نذر اگر سوے من آید
بر حال من خستہ کند گاہ نگاہے

این ہر دو جہان جملہ ہوائے بنوی شد
پیوستہ دل زار گدائے بنوی شد

(۱۱۱)

این فیض علایم و طفیل حسن ماست
کاین صحو حزین زیر لوائے بنوی شد

(۵)

اے آنکہ جمال تو در جملہ جہان باشد
این کثرت وہمی را بردار و نگر وحدت
ما را تو بگو اے دل پایی چو سراغ او
پروانہ صفت شیدا بر شمع رخت گشتہ

از من چہ ہویدا شد در من چہ نہان باشد
احوال چہ میدانی در عین عیان باشد
جو ہم بکجا یارم با نام و نشان باشد
ہر کس بخیال خود سوزان بجہان باشد

(۱۱۲)

بے معرفتش طاعت اے صحو چہ دارد سود
زاہد بہ ریائے خود در وہم و گمان باشد

(۵)

چو شاہ دوست محمد بدو جہان آمد
بہ گفتمش کہ سزا و ارقاب قوسین است
چرا نہان بکنی زاہدا بگو او را
نگار من کہ بمکتب نیامدہ ہر چند

ز لامکان قدمے زد باین مکان آمد
دلم بگفت کہ سلطان دو جہان آمد
ہزار بار شنو یار من عیان آمد
بداو درس کتب ہا چو این و آن آمد

(۱۱۳)

چرا بصنعت او فکر ہا کنی اے صحو
گہے چو طفل گہے پیر و گہ جوان آمد

(۴)

رسید مژدہ بگوشم کہ یار من آمد
نگر بمردہ صد سالہ جان بہ تن آمد

دوائے دیدۂ کور است ارمغان حبیب
ز مصر جانب یعقوب پیرہن آمد

چرا ز در بدرے میروی تو بیہودہ
ز راہ غور ببین شمع در لگن آمد

(۱۱۴)

زبیل صبر دلا چرا خوف میکنی ہر دم
ترا کہ راہ نما صحو چون حسن آمد

(۵)

ہزار بار رہ دلم صورت گریبان شد
بشوق لیلی خود میکنم بیابان شد

تنم چو مجمر و دل صورت کباب آمد
ہزار شکر خدا ما سوائے بریان شد

ز حال بحر عیانست اضطراب موج
بجستجوئے تو در یتیم غلطان شد

ز بوئے گل نشود چون مشام جان محروم
ز داغہائے درون سینہ ام گلستان شد

(۱۱۵)

چرا رقیب نشود در پئے خرابی او
بصحو سایہ فگن ذات پاک برہان شد

(۵)

پنجہ زد دز دحنا برسر ایمانے چند
کف پایت بکند خون مسلمانے چند

قصۂ عشق شنیدی کہ بشیخ صنعا
در د رآوارہ بکرد ند مریدانے چند

ہمہ احباب و اقارب بوجودم قطاع
خون من ریخت صد افسوس عزیزانے چند

روز و شب در پئے تو دیو سیہ در پہلو
از دل تو نہ برد مہر سلیمانے چند

(۱۱۶)

یک زمان ہمسفر حضرت مجنون شدہ است
صحو دیوانہ بہ بیہود بیابانے چند

(۷)

چشم حیوان روئے انسان دیگر اند
اے مسلمانان مسلمان دیگر اند

بر صلوت و صوم نازان دیگراند — کشتگان جان و جانان دیگراند

چہرہ رخشندہ ہر لیل و نہار — ماہ کامل مہر تابان دیگراند

سر مستانست اندر زیر و بم — نغمہ گویان بادہ نوشان دیگراند

بے مے و ساغر ہمہ در وجد و حال — دیدہ گریان سینہ جوشان دیگراند

چشم بند و رو برو تصویر یار — روز و شب سر در گریبان دیگراند

(۱۱۷) خام را پختہ چہ بینی در خیال
صحو آن نازک خیالان دیگراند (۵)

سر الست یارم عالم عیان بدانند — قالو بلے جواب شوریدگان بدانند

من مطلق وجودم قید بشر کجا ئے — جستم بلا مکانش اہل مکان بدانند

قرب تو بعد ما را واعظ برو ازینجا — اسرار انّما را در این و آن بدانند

احوال ما غریبان کمتر شنیدہ باشی — جور رقیب بر من اہل جہان بدانند

(۱۱۸) از گوش جان بشنو اے صحو قول ما را
غیبست آ در شہادت غیب اللسان بدانند (۵)

بے نام و بے نشانم ما را کہ مے شناسد — من زیب لا مکانم ما را کہ مے شناسد

ہر کس بوہم نازان بے خویشتن جدا است — بیرون ز این و آنم ما را کہ مے شناسد

در آب و گل گدایم از ننگ و بو جدایم — سلطان دو جہانم ما را کہ مے شناسد

پوشیدہ شد ہویدا تشبیہ عین تنزیہ — مصحف نخواندہ دانم ما را کہ مے شناسد

(۶)	بے منتِ مشاطہ اے صحو دِ عروسان چو حسنِ خود عیانم مارا کہ مے شناسد	(۱۱۹)

درانِ بارگاہ معلّٰی نبود
سوئے قاب و قوسین لشتافتم
نگہ کردم اندر دلِ بیقرار
منم بودہ ام کس نبودہ بمن
بجائے کہ رفتم بکردم نگاہ

بجز ذاتِ والائے مولا نبود
نظر کردم آنجا ش آنجا نبود
درانجاش دیدم دگر جا نبود
ظہورے ز اسما مسمیٰ نبود
بجز ذاتِ والائے زیبا نبود

(۵)	چو رفتم بہ بزمِ مست گذشتم ز خود ہا مرا صحو زین حال ایما نبود	(۱۲۰)

کجا بود وکجا آمد کجا شد
حقیقت حق بُدم گویم چہ با غیر
مریضِ الفتم اے جانِ جانان
ضلالت چون نہ روئے خویش پوشد

زہیچونے ہمہ چون و چرا شد
درانعالم کہ سلطانم گدا شد
لبِ جان بخش تو ما را دوا شد
رسولِ ہاشمی جلوہ نما شد

(۵)	نشد اے صحو تاثیرے ز آہت نہ تیرے کہ بہ ہدف آمد خطا شد	(۱۲۱)

وصفِ ذاتِ پاک ماشد قل ھو اللّٰہ احد
طائرِ دل را چو قمری طوقِ عشق اندر گلو

پے بری زاہد چگونہ سوے اللّٰہ الصمد
در چمن کے بنگرم من آن جوانِ سرو قد

عاشقان را لطفِ حج وکعبہ و احرام چیست
طوف روئے او نمایم با سجود بے عدد

از فسون و مکرِ نفسِ خویش جان تنگ آمدہ
کے شوم فارغ من از جملہ فساد و حالِ بد

(۱۲۲) برصراطِ مستقیم پیشوا مولا علیؑ
گرچہ افتاد است صحوؔ اندرمیان جزر و مد (۵)

جان و دل محوِ جمالِ یار شد
ثَمَّ وَجۡہُ اللّٰہ مرا دیدار شد

کنتُ کنزاً مخفیاً رازے کہ بود
خود بخود افشا سرِ بازار شد

خواست او چون بنگرم از چشمِ خود
آدم یک آئینہ اظہار شد

اوست در لبوسِ شیخ و برہمن
گہ مسلمان گاہ کافر وار شد

(۱۲۳) چون علائق روے گردان صحوؔ شد
از شرابِ کیف و کم ہشیار شد (۶)

دلم از دیدۂ وحدت بصارت دیگرے دارد
برون از عالمِ کثرت لطافت دیگرے دارد

نہ از جنت نہ از دوزخ نہ از بیم نہ از امید
زہا تف عشقِ او ہر دم بشارت دیگرے دارد

نہ در کون و مکان بینم مثالِ او بشر دیگر
وجودِ شیخ من واللہ شباہت دیگرے دارد

عجائب سرمۂ حشمت برائے صیدِ مرغِ دل
بروئے خال و خط زیبا نزاکت دیگرے دارد

نہ تابے ماند سینا را نہ ہوشِ خویش موسیٰ را
دلِ عاشق چہ خوش سوز و حرارت دیگرے دارد

نیاید کار از دستم منم ہیچم کم از ہیچم
تہا دن تہمتے برمن شرارت دیگرے دارد

بشنو واقف تو ہر دم راہے آخر ہمین بے صحوؔ

(۱۲۴)	شنو غافل مشنو این دم کرامت دیگرے دارد	(۴)

بیا اے دل بمیخانہ کہ پیر میفروش آمد — صراحی و خم و پیمانہ ہا از من بجوش آمد

بہار آمد چمن گل گل شد و غنچہ نہ باقی ماند — فغان برداشتہ بلبل ز درد دل خروش آمد

گذشتہ ننگ و ناموسم شدم بیہوش مستانہ — ندائے از در قلبم سحر گاہے بگوش آمد

(۱۲۵)	بشوق دل سر اشعے کہ محفل گرم تر باشد شراب وصل دہ ساقی کہ صحو بادہ نوش آمد	(۵)

وجود عالم حباب دریا حضور عارف خیال باشد — بجز خیال تو در دل من خیال دیگر محال باشد

اگرچہ بے پردہ یار آمد نظارہ ہر کس کجا نماید — نقاب عارض خیال باشد حجاب عارض جمال باشد

بذات پاکش صفات منضم بہر صفت ہم یار توام — گہے زمین گاہ چرخ دوران گہے قمر گہ ہلال باشد

انا و انت بلا تعین شود معراج گفتگوے — مقام او ادنیٰ قاب قوسین انتہائے وصال باشد

(۱۲۶)	بہ بزم ساقی لم یزل من فتادہ ام صحو مست بیخود ز جام توحید بادہ نوشم کمال من لا زوال باشد	(۶)

شبے در کاروان دل عجب غارتگرے آمد — ربودہ نقد ایمان را ستمگر کافرے آمد

خرامان چون بہ محفل دوش آن خون ریز عالم شد — کشیدہ خنجر ابرو کہ برپا محشرے آمد

بہر کسوت کہ میپوشم نگار من شناسم بس — درون گور من گر بہر پرسش منکرے آمد

دوئی بگذار جان من یکے بنگر یکے یابی — پئے نظارہ لیلےٰ چہ مجنون ناظرے آمد

بران وعدہ شب و روزے بعمر خود گذر کردن — برائے دیدن عاشق چہ باشد دلبری آمد

(۱۲۷) چه خوف از نقدِ جانِ تو بمحشر مے طلب کردن
ترا اے صحوؔ مسکینم چو حامی عسکری آمد (۷)

بعاشق زہر ہجرانت چشیدن منتے دارد
زتیغ ابروان تو قتیلش خونبہا دارد
میانِ عاشقانِ تو عجب عشقست مقراضے
بران سر مے شوم قربان کہ پیشِ سرنگون تیغ
زبس غنچہ شگفتہ شد دل مضطر سحرگاہے
صبا احوال بیدل را بگو پیشِ رسول اللہ

پیامے از وصال تو رسیدن منتے دارد
بہر سو غلطہ اے بسمل کہ دیدن منتے دارد
حجاب ماسوی اللہ را بریدن منتے دارد
پئے آداب و تسلیمی خمیدن منتے دارد
نسیم از کوچۂ جانان وزیدن منتے دارد
بغایت درد دل دارم شنیدن منتے دارد

(۱۲۸) بشوق حُسن تو از دیر صحوؔ استادہ است اما
چو برقع از رخ پاک کشیدن منتے دارد (۶)

الحمد للہ مرا غیر حسنِ یار نشد
آدمی را نفرستاد کسی بکاری
گرم بازار شدہ نقد زلیخا بردہ
حیف در میکدہ عمر یکہ تمامی گشتہ
صورتِ ماہی بے آب کہ بے آب نشد

خلق را آگاہ چنین طالع بیدار نشد
آدم برسر کار رے حکیم کار نشد
حسن یوسف بجہان ہیچ خریدار نشد
خادم پیرِ مغان طالب خمار نشد
ہر کسے ہمدم و باتست طلبگار نشد

(۱۲۹) زلف تو دام بلا خال تو دانہ افگن
مرغ دل در ہوس دانہ گرفتار نشد (۵)

مرغِ جان یک نفسے جائے نشیمن نکند
نیست امید کہ در روزِ قیامت بینم
ثَمَّ وجہ اللہ بود مژدۂ جانم بخشید
جز بصیقل نتوان دید کسے رویت را

صحبتِ غیر بہ تسکینِ دلِ من نکند
سنگدل لطف کجا آن بتِ پرفن نکند
شادیِ وصلِ صنم میل بہ گلشن نکند
صاف آئینۂ مصفا دل روشن نکند

(۱۳۰)

قدر ہر چیز کند بعدِ زوال این عالم
صحو دلسوز فغان بر سرِ خرمن نکند

(۵)

خسرو ما شاہ قاسم حاکمِ ملکِ وجود
آئینہ روئے نما شد در حقیقت نیست او
روئے یارم قبلۂ من در نمازم روز و شب
شیفتہ گبر و مسلمان ہر یکے بر روئے او

تحت فرمان در تصرف جن و انسان را نمود
صورتِ وہمیِ ما پیشِ رخش بود و نبود
عاشقان را در نمازی نیست جز ترکِ وجود
لاتعین در تعین مرجعِ اہلِ شہود

(۱۳۱)

آن سرِ خوبان من سویم نظر انداختہ
دیدہ دانستہ دل از صحو تسکین در ربود

(۵)

پروائے جانِ عاشقِ شیدا نمی کند
زاہد بخط و خالِ صفاتِ تو مبتلا
نفرت ز عاشقانِ بلاکش بود روا
زاہد بوردِ اسمِ تو مصروف روز و شب

جز شربتِ وصال تمنا نمی کند
در خویشتن تلاشِ مسمیٰ نمی کند
گاہے نظر بصورتِ شیدا نمی کند
مستِ خراب رازِ تو افشا نمی کند

اندر طریقِ عشقِ تو بیطاقت است صحو

(۱۳۲) دست دعا بعالم بالا نمی کند (۵)

دلِ مضطر سرِ دعوائے خدائی دارد / عالم از فهمِ کج انگشت نمائی دارد

منتظر بر سرِ راهم که کسی مے آید / آئینه صاف کجا، روئے صفائی دارد

ظاهرا صورت برقیم یعنی بنگر / قطرهٔ از بحر توان دید جدائی دارد

قدرتے داشته مجبور چرا بار بگو / مشکلی نیست که تو عقده کشائی دارد

(۱۳۳)

مے شناسی تو ز صحو آنچه که من می گویم
اندرین بزمِ جهان نغمه سرائی دارد

(۷)

قربِ جوارِ عاشق ارمان چه کار دارد / بر دوشِ خانه شخصے سامان چه کار دارد

او نقدِ جان خود را ارزان نمی فروشد / گردِ نواحِ عاشق حرمان چه کار دارد

روئے شما بدیده حیران آئینه شد / حیوان چه کار دارد انسان چه کار دارد

پوشیده بار یابی در بارگاهِ سلطان / بیرونِ درِ تو حیران دربان چه کار دارد

من پرده ها دریده معذور دار ملا / جائے که عشق باشد ایمان چه کار دارد

اندر چمن چو بلبل هنگامِ شادمانی / در عینِ وصل گل را گریان چه کار دارد

(۱۳۴)

بر جانِ ناتوانی بارِ گران نهادند
اے صحو باز بنگر احسان چه کار دارد

(۵)

دل در تمنائے کسی مضطر شود گریان کند / خیزد ز خوابِ نیم شب بستر شود گریان کند

ضرب المثل شد حالِ من زر داده درد سر خرید / دل در کنارِ دیگران دل بر شود گریان کند

در ابر نیسان از فلک بنگر بدریا میچکد — چون قطرهٔ اندر صدف گوهر شود گریان کند
بعد از بچندین سالها طے کرد طفلے منزلے — از شکم مادر آمده ششد رشود گریان کند

(۱۳۵)

اینجا گلے دیگر شگفت اطلاق مطلق باز رفت
گویم زحال صحو کس در بر شود گریان کند

(۵)

من منتظر مشتاق وقت برخیز خواب تا چند — این چه ادا تو داری بر من عتاب تا چند
ذاتت که بیچگونست با این چگون هویدا — بر چهرهٔ مسمی اسما نقاب تا چند
از آتش بعشقت در دل نهان ولیکن — روزانه شب بسوزد خامے کباب تا چند
دنیا سراب بیشک غافل مشو تو یک آن — رو سوے دریا هر دم این دم حباب تا چند

(۱۳۶)

گویم سخن شکر نے اے صحو من تو بشنو
در کارگاهِ وحدت آخر حساب تا چند

(۵)

عشق جانان ننگ و عارم عاقبت بر باد داد — ننگ و ناموس مربوده ناله و فریاد داد
مرغ دل اندر قفس چون سالها در می طپید — کار شکست و ریخت بال و پرم صیاد داد
نیست سازش بوالهوس را اندرین کارم مرا — بر کمالم بیش عالم داد من استاد داد
شکر بر گردن نهاد از سبکدستی او — تیغ قاتل را خلائق آفرین جلاد داد

(۱۳۷)

منتے بر پا و گردن شکر کردن واجب است
وعده بر زنجیر و طوق اے صحو چون حداد داد

(۷)

دلم بربود جانانے که آن گلستان دارد — شکر لب خندهٔ نمکین خمار مستان دارد

چو گل رخ نرگسین چشمش سمن بر سنبلین زلفش
لب نازک تر از لاله قد سرو چمان دارد

گه از تمکین نمی پرسد ز حال زار من دلبر
خدایا مهربان سازش که دل سنگین جهان دارد

متاع صبر از دلها کند غارت بیک لحظه
مگر در گوشهاے چشم چین با مردمان دارد

ازین نامهربان شوخے چہ آسائش دهد دستم
که با کم التفاتیها ز من خاطر گران دارد

بکیشش دلبری شاید روا دارد دل آزاری
که از مژگان چه پیکان و چه از ابرو کمان دارد

(۱۳۸)
بیا اے صحو زین بگذر تو خاکِ پا سلیمان شو
که هر کس از جمال او کمال بیکران دارد
(۵)

جانان قسم بجانم در جسم و جان چه باشد
روے تو در میانست اندر جهان چه باشد

سترِ نهفته یارم در گفتگو نیاید
مطلق مقید هی شد دیگر عیان چه باشد

هر یک بجستجویت اندر جهان بحیران
پنهان ز چشم عالم گنج نهان چه باشد

توبہ ز ترس دوزخ و ز آرزوی جنت
دستم بدست داده سود و زیان چه باشد

(۱۳۹)
این صحو را که داند عالم بجهل حیران
بے نام و بے نشان را نام و نشان چه باشد
(۵)

احوال غم رسیده جانان خبر ندارد
تاثیر چون پذیرد شاید جگر ندارد

بلبل بشوق هر دم در ناله و فغانست
بوے محبتے را گل گرو مگر ندارد

عارف مکان ندارد در هر مکان مکین است
در عالم معانی سیر دگر ندارد

بے آئینه که دیدن ممکن نمی توانش
جائے که روئے جانان تاب نظر ندارد

(۵)	گستاخ صحو چون شد دارد امید رحمت در ما و من امید خوف و خطر ندارد	(۱۴۰)

گرفته دامنم شوق تمنا لنگ آب دریا شد
برائے خانہ بردوشان سکونت خاک صحرا شد

شکسته مرا آت دل را ز بالغرہ مسیحائے
قیامت خیز رفتارش بعالم شور برپا شد

ملاحت روزافزونی کسی دارد که او دارد
بروئے آن پری پیکر ز خال و خط زیبا شد

قرارے دل نمیگیرد دمے بے یاد مشتاقان
پئے تسکین بیدل را لب لعلت مسیحا شد

(۶)	بحمد الله که بعد از انتظار مدتے یاران به صحو اندر حریم دل جمال یار پیدا شد	(۱۴۱)

چه تدبیرے درین وعده که فردا یار مے آید
مبارک باد اے زاہد مرا خود عار مے آید

چرا زاہد شوم شادان که فردا یار مے آید
چه تدبیرے درین وعده مرا خود عار مے آید

منم امروز مے بینم تو فردا انچه مے بینی
ز من آموزی گر خواہی نجات کار مے آید

ز بهر قتل من آمد کشیده خنجر ابرو
بهر جانب نظر کردم رخ خونخوار مے آید

همه بے جام و مے در وجد و رقص آیند دیگر هم
بمحفل صحو دم ساقی اگر سرشار مے آید

(۷)	منم کاز راز منصوری بلا فاش میگویم ز هر موگشته جاری صحو هموار مے آید	(۱۴۲)

بجز من دیگرے دربان ندارد
خیال من چرا جانان ندارد

همه محتاج سائل بر در او
که پروا با کسے سلطان ندارد

دلم در جستجو حیران بماندہ ۔۔۔ چہ سازد او سر و سامان ندارد

بغیر من نباشد بار یابت ۔۔۔ کسے بر خوان خود مہمان ندارد

مسیحا قم باذن اللہ بر گو ۔۔۔ مریض عشق تو درمان ندارد

برہمن وار اگر دیدم بگردد ۔۔۔ بت من کافر است ایمان ندارد

(۱۴۳) ہزاران عاشقانت در بدر شد ۔۔۔ کہ حسن بے بدل حیران ندارد (۵)

شنیدہ ام کہ سحر گلعذار مے آید ۔۔۔ صبا بہ گلشن قاسم بہار مے آید

بکافری چو بمردم مرا چہ خوف بگو ۔۔۔ نگاہ لطف تو فردا بکار مے آید

غنیمت است مرا صحبتے ز بادہ کشان ۔۔۔ بچشم ساقی مست خمار مے آید

زبس بمحفل لیلےٰ مدام چون مجنون ۔۔۔ قرار نیست دل بیقرار مے آید

(۱۴۴) چہ رمز صحو نہان درمیان ما و شما ۔۔۔ ترا صبا و مرا راز دار مے آید (۵)

نظر بجانب دلدار باز میگردید ۔۔۔ جنون بگوشش زدہ ترکتاز می گردید

گہے بخیریت ما خبر نمی گیری ۔۔۔ ربودہ صبر ز دل بے نیاز می گردید

چو بار جلوۂ شاہ وجود مبہم شد ۔۔۔ میان ما و شما امتیاز مے گردید

ببین بدیدۂ تحقیق روے یارم را ۔۔۔ حقیقتے کہ بصورت مجاز می گردید

چو پیر میکدہ از صحو یک اشارت کرد

(۱۴۵)	پے وصال کسے در نماز میگردید	(۴)

بر سر طور کسے روئے تجلا دارد	ہمچو موسیٰ بکف دل ید بیضا دارد
اندر آئینہ دل طرفہ تماشا دارد	روئے ما دیدن خود یار تمنا دارد
گہ بجز دل نتوان دید جہان قسمتِ خویش	سیر ہر آن کسے عرش معلا دارد

(۱۴۶)	لب لیلیٰ چہ فسون خواند کہ مجنون شد صحو دل شوریدہ او عزم بصحرا دارد	(۴)

چاک از دست جنون جیب و گریبانے چند	خواب و راحت نکند در پئے ایمانے چند
ہر سحر رشک کند باد صبائے از تو	آستان بوس شود زلف پریشانے چند
اے فلک با تو کنم شکوۂ بیداد مرا	تشنۂ خون بود این گبر و مسلمانے چند

(۱۴۷)	میزبان می شدہ صحو بشہر ویران خانہ بر دوش ہو آمدہ مہمانے چند	(۵)

بیرنگ بہر رنگے اظہار چنین باید	در کعبہ و بتخانہ دیدار چنین باید
لا حرف ولا صوت بیکلام و زبان ہر آن	در محفلِ عشاقان گفتار چنین باید
بازی بنود طفلان حالیکہ بود عشقت	بیکار بہر کارے در کار چنین باید
چون چشم سیاہِ او غارت گر ایمانست	دل بردہ بیک عشوہ دلدار چنین باید

(۱۴۸)	اے صحو چہ می پرسی شد آشنا بیگانہ اقرار چنین باید انکار چنین باید	(۵)

هر زمان جلوه فزا یار شود یا نشود	خاک در دیدهٔ اغیار شود یا نشود
در دو عالم بد و نیک انچه هویدا باشد	لائق تهمت میخوار شود یا نشود
طاعت از خوف و رجا بر سر امید کنند	زاهد خشک را دیدار شود یا نشود
طالب او تو شوی باز نجیرے خواهی	از مکافات تو بیزار شود یا نشود

(۱۴۹) اے کہ بر گفتن ما صحو حزین رابرسی
محرم راز تو دیندار شود یا نشود (۴)

بے دیدن روے شما شاید کہ سنگین دل شود	بند قبا بکشا صبا آرام غمگین دل شود
بر قول سلطان گوش کن چون مرغ بر بیضه نشین	باشد بوصل خویشتن کہ همنشین دل شود
گویم شکر نی یک سخن گر فهم داری اندکے	خود را ندیدی یک زمان آنگه خدا بین دل شود

(۱۵۰) وحشی سگے بیند اگر در دم گریزان هر طرف
در صحبت شهوت پرست حقا کہ سنگین دل شود (۵)

مرغ دل اندر قفس بانگ انا الحق میزند	چون موذن پنج اذان در حمد مطلق میزند
این نماز عاشقانست آن نماز عابدان	هر کسے در عشق حضرت دم ز هو حق میزند
جوش زد دریا بقطره شد محیطے سو بسو	دار چون گوید بگو در گوش انا الحق میزند
خلق بر منصور تهمت کس نمیداند وے	عشق آمد بر طرف جمله تعلق میزند

(۱۵۱) از حقیقت صحو غافل یار میجوید کسے
نسبت ما و شما باید کہ ملحق میزند (۶)

دل مردہ شود زندہ مسیح پاک مے آید — ندا آمد بہ نصف شب شئے لولاک مے آید

جمال او جلال او کہ دعوی مدعی باطل — کسے دیدہ نمی دیدہ کہ در ادراک مے آید

کہ بوئے آن گل رعنا بہر جائے شمیدہ شد — بحسرت دیدہ مے سایم اگر از خاک مے آید

شفاعت عاصیان تو بخاطر خواہ میباشد — اگر بر سر مزار ما قدوم پاک مے آید

بگو ید ہر یکے نفسی بہ محشر امتی گوید — پیادہ پا سر عریان گریبان چاک مے آید

کہ ہر گہ شاہد آن گل مشرف ساخت ہر گل را — زہر خارے دم الفت زہر خاشاک مے آید

(۱۵۲)

چو شد بر عاصیان اے صحو عطائے سرور عالم
عدالت گاہ محشر بین جہان بیباک مے آید

(۱۱)

برائے دیدن این انجمن شد — ترا دیدم کہ یاد او بمن شد

چہ گویم من کہ سلطان حقیقم — زکسوتہائے خاکی پیرہن شد

نہ شبلیم نہ عطارم نہ منصور — صفات ذات پیدا او من شد

ہو الظاہر ہو الباطن تو بیشک — ز اول تا بآخر پیرہن شد

تو غیب الغیب در عالم نمایان — زہے صانع بصنعت مرد و زن شد

چرا گویم کہ این نیک است و آن بد — ہمون مومن ہمون خود برہمن شد

قضا و قدر را تو باغبان دان — ظہور اسم ذات این چمن شد

نمی فہمند انم من این ذات — تو میدانی الہی پنجتن شد

رسول اللہ خود گفت است لحمی — ہزاران جان فدا ہائے سخن شد

چه افسون خوانده بر جان نحیفم | بهر سو بند گرم روی حسن شد

(۱۵۳) بجان و دل غلام اے صحو باشی
مطیع تو همه هندو دکن شد (۷)

چو آن دلدار در خانه نوان و ناتوان آمد
ندادر گوش کرمن رسید چاره و ناچار است
نمیدانم چرا باشد اطاعت فرض و بر من
عجب احوال دارم گویم از سنگ آب میگردد
فدا صد جان کنم بر تو بکار آمد بحمد الله
ز بیرنگی برنگ آمد اسیر رنگ غافل شد

شبے در حسرت وصلت سر انجامم بجان آمد
برائے تهنیت آدم همه گرد و بیان آمد
شهنشاهی حق آگاهی بخانه میهمان آمد
بود هرچند کوته عمر طول داستان آمد
دم آخر چه می بینم طبیب مهربان آمد
نمود جلوه حسنت بکار دلستان آمد

(۱۵۴) ز فهم ناقصان دور م کلام او زبان من
به نزد کاملان صحو حزین در این و آن آمد (۵)

صیاد ما چه دید شکار م شکار شد
شوریست در میان ملک بر فلک فتاد
قربان بدین عنایت تو شاه ذو الکرم
حاجت بسیر باغ و تماشا نمانده است

مرغے گرفت باز غلامش هزار شد
زین مرکب حقیر چو آن شهسوار شد
خار است در میان من و گلعذار شد
پر داغ سینه ام چمن لاله زار شد

(۱۵۵) آیا چه دیده بود علامت وصال یار
شبنم صفت دو دیده صحو اشکبار شد (۵)

بے تو در تن سوز جانم آتش ہجران چہ کرد
فرشش مقدم خاک راہت دیدۂ حیران چہ کرد

می ربوده جان و دل را آن بتِ نسرین جبین
کس نمیداند چہ گویم عشوۂ جانان چہ کرد

دخترِ رز را چونکہ دیده از دل و جان مے خرید
محتسب در میکده آمد بہ میخواران چہ کرد

اندرین وادی ندائے غیب آمد از درخت
شاہدانِ انار را موسی عمران چہ کرد

(١٥٦)
اندرین کشتی شناور کس نمی بینم صحو
در طلاطمگاه عالم سینۂ جوشان چہ کرد
(۴)

خوش آن کسی کہ ترا ہر دمے نظارہ کند
ز ننگ جامۂ ہستی ہزار پارہ کند

بجز وصال تو اصلا دگر علاجے نیست
مرض عشق ترا یجان بگو چہ چارہ کند

ملک چو تحفۂ شکرانم برند در دامن
کرا مجال کزین زیب گوشوارہ کند

بخاک مرغ دلش می طپد چو مذبوحے
ز چشم خویش اگر صحو را اشارہ کند

(١٥٧)
ردیف ذال
(۴)

نمی نوشت بمکتب نگارِ من کاغذ
نقوش صفحۂ ہستی نگارِ من کاغذ

مرا العشق تو مقراض ماسوی ابرید
بجائے مرہمے شد دلفگارِ من کاغذ

پیام در چمنے مے برد دل آرائے
بکام تہنیتِ سبزه زارِ من کاغذ

نمود عالم نابود جملہ غافل صحو

کشیدہ منظر فانی چو یار من کاغذ

ردیف رائے مہملہ

(۱۵۸) (۵)

گرم بازارے بعشقت تا خریدارے دگر
کاندرین سود و زیانش خوش نشین کارے دگر

گرچہ صد رنگے تبدل لیک در معنی ہمون
در دو عالم می شناسم ہر زمان یارے دگر

خون من حیف است کان بر گردنِ عالم نشد
دار میگوید انا الحق چون گرفتارے دگر

جُبّہ و دستار شیخی زیر پا افگندہ ام
ملحدم اندر طریقے بہر اظہارے دگر

(۱۵۹) (۵)

الحذر از بدگمانش در طلسمات جہان
من ندانم صحو را ہمت ببازارے دگر

آفتاب روئے تابان در دو عالم آشکار
مے نماید خویش را در کسوت ہر دم ہزار

ذات مطلق شد مقید کالبد چون جلوہ کرد
رنگہا گردید پیدا زان حقیقت بیشمار

چون ز وحدت راہ کثرت بر گرفتی جانِ من
روئے خود را خود تو دیدی و شدی خود مقرار

از شراب شوق مستم نیست خوف محتسب
میزنم بانگ انا الحق دمبدم منصور وار

(۱۶۰) (۵)

صحو نا بود ست بود و باش جملہ عاشقان
کار بیکار است گویا عاقبت انجام کار

خستہ و زار حالم از گردش چشم روزگار
کی بدلت اثر کند آہِ غریب جان نثار

بر درت آمدم شہا ہمچو گدائے بینوا
پیش تو حال من عیان شرح دہم چہ بارہا

پیشِ درِ تو گو دکان سنگ جفا همی زنند
چیست گناه و اعضا سجده بخود اگر کنم

جنبشی پا نه رود هر گرچه کنند سنگسار
مائل دیگرے نشد دل نگریست روی یار

١٦١	صحو بخانه یافته گرد چو جستجو بسے حاصل مدعائے او هست دل امیدوار	(٥)

هر زمان و هر مکان بینم پریروے دگر
آرزوے سنبل و گلشن بدر شد از سرم
تازه نقشے می نماید هر زمان آن قدِ یار
تاب دادی یا فسون خواندی بگوای نازنین

زان سبب خاطر گشته از این و آن سوے دگر
شد دل سودازده از بند گیسوی دگر
دل نمیخواهد که بیند سرو دلجوے دگر
شد پریشان خاطرِ من میکشد موے دگر

(١٦٢)	همچنان لاغر شدم ای صحو بر من کن نگاه جسم من یک مو میان یار شد موے دگر	(٥)

هر یکے خواهان دولت زاهد بیهوده گر
میلش اندر مال دنیا در تلاش روزگار
هر که دیده روئے مارا چون مسخر میکند
کار خود کن اینچنین کارے مکن ای یار من

ما بدولت مست گشته ہے زما دریوزه گر
روز و شب عقد انامل ظاهرش بیهوده گر
خنده عالم بصورت یا بصنع کوزه گر
عیش هفته رنج سالے کار تو افزوده گر

(١٦٣)	مے خورد توبه کند اینهم کند آنهم کند صحو این خوشتر نباشد دامن آلوده گر	(٥)

(۱۶۳) ## ردیف زائے معجمہ (۵)

خویشتن را من نمیدانم هنوز — کافرم من یا مسلمانم هنوز
مرشد است این یا پیمبر یا خدا — از کدامی اسم میخوانم هنوز
عشقِ تو پرده و ریده فاش کرد — گرچه پنهان در دل و جانم هنوز
دیدهٔ یعقوب بهر یوسفم — در تمنا چشم گریانم هنوز

(۱۶۴) (۴)

جوشش وحشت را چه پرسی در بهار
صحو من دست و گریبانم هنوز

هست پنهان در دل و جان حضرت بنده نواز — بے نیاز از جن و انسان حضرت بنده نواز
شان پاک بے نیازت مظهر کل کائنات — زود بنما روئے رخشان حضرت بنده نواز
بحر بے پایان عدیم المثل ذاتِ پاک تو — قطرهٔ در ابر نیسان حضرت بنده نواز

(۱۶۵) (۶)

چون صدف اندر درے پوشیده بنگر صحو را
هست او در سینه پنهان حضرت بنده نواز

آن دلبر من آمده وقت سحر امروز — در سینه شده آب ز گرمی جگر امروز
آن شعبده بازیست که با رنگ طلسمات — هر لحظه مرا روئے نماید دگر امروز
آن یار کجا بود که بے نام و نشان بود — با نام و نشان آمده همچون بشر امروز
المنة لله که این آتش عشقش — در سینهٔ من آمده همچون شرر امروز

زاهد چو کنی آئینه خویش مصفا | واقف شوی از همه عیب و هنر امروز

(۱۶۶) (۶)

ای صحو تو بشکن همه اسباب علائق
بیکار فقط باش و تو خود را نگر امروز

دردل گشتی و نہانی ہنوز | خون من خوردی و در جانی ہنوز
کرده جور و جفا تو سالها | بنده خویشم نمیدانی ہنوز
خط فرستاده سوئے تو بارها | نام عاشق هم نمیدانی ہنوز
شهرهٔ آفاق گشتی از جمال | در تلاشم یوسف ثانی ہنوز
اے دلم تو ذبح گشتی بارها | گوسپند عید قربانی ہنوز

(۱۶۷) (۴)

در ازل آئینه روی دیده
صحو چشم تو حیرانی ہنوز

منتظر جان و دلم از شام است امروز | وعدهٔ وصل دل آرام تمام است امروز
در تمنائے تو لب جان بلبم زود بیا | راحت و آب و خورد و خواب حرام است امروز
روسیه دارم و فردا اے قیامت چه کنم | سرخ رو عاشق شیدا که بکام است امروز

رفتن دیر و حرم خاص چه حاجت دارد
خویشتن را تو ببین جلوهٔ عام است امروز

(۱۶۸) (۵)

ردیف سین مهمله

هر دو سر است در دلم یار ز حال من مپرس
کیفیتے ز کیف و کم از سر قال من مپرس

آئینۂ جهان نما روئے من است سر بسر
دیده بروئے خود کشا لطف جمال من مپرس

نیست مجال دم زدن خاطر یار نازکست
زاهد کج بیان برو چیست سوال من مپرس

پائے خرد شد است لنگ عرصۂ هوش گشته تنگ
چون زده مرغ دل زبر دام خیال من مپرس

صحو غریب و ناتوان هست یکے ز بندگان
بر در او فتاده ام کسب کمال من مپرس

ردیف شین معجمه

۱۶۹ (۶)

هم خلوتم و هم سخنم با کریم خویش
خویشم ندیم یارم و یارم ندیم خویش

کار بهار کرد چو گلزار آه من
گل گل شگفته غنچه ز موج نسیم خویش

دارم امید آنکه تو بینی بسوئے من
گاهے نگاه کن بغلام قدیم خویش

خیزد جنون ز سایۂ خود وحشتم نگر
شوریده سر شدیم الٰهی ز بیم خویش

آتش زند بچشم چو از دل برون شود
آهم چو برق افتد و سوزد گلیم خویش

(۱۷۰) (۵)

گویم بپرده راز خود اے صحو غور کن
هان پا کشیده باش تو اندر حریم خویش

منم آن جنس ناچیزم نمیخواهد خریدارش
ذلیل و خوار در عالم بچشم اهل بازارش

فتاده بر سر راهت ز هجران جان بلب آمد
عیادت را نمی آئی بسر بالین بیمارش

بکفرم بوی اسلامی سلامت هر مسلمانان — که قشقه بر جبین زیبد گلو انداخت زنارش

فتاده مسجد زاهد بنای بتکده کرده — فراق بت نمی خواهد بتی با من گرفتارش

می دوشینه نوشیده هنوزم مست مدهوشی
به بینم صحو را محو اندر خواب بیدارش

(۱۷۱) ردیف صاد سعفص (۴)

روم بکوی صنم روز و شب بصد اخلاص — شوم بسلک غلامان او غلام خاص

هزار شکر که زین نقش من مطیع شده — شدم بدست رقیبم ز قید خانه خلاص

دمی اگر تو بگوئی که این غلام من است — هزار سال ز شادی دلم شود رقاص

به پیش قاضی وقت قصه اش برعکس
اگرچه صحو مقید شده به بند قصاص

۱۷۲ ردیف ضاد معجمه (۵)

لب تو رشک مسیحا بود برای امراض — منم مریض محبت تو شافی و فیاض

نیم بغیر تو مشغول یک نفس واللہ — مرا ز مسجد و بتخانه شد توئی اغراض

ز استعاره و تسبیح ذات پاکت هست — مقیدی نه تو مطلق بجوهر و اعراض

وصال لیلی من زاهدا اگر خواهی — برنگ قیس تو از ماسوی بکن اغماض

ترا بس است علوم حقیقت لبسمہ
چہ فکر صحو ترا گر نہ خواہی علم ریاض

ردیف طای حطی

(۱۷۳) (۵)

دمیدہ بر رخِ پاکِ ملیح سبزۂ خط
محیطِ فیض تو زان وجہ گشت عالمگیر
مدام محو کرامات ساقی خویشم
فریب دادہ مرا رنگ و بوی این اشیا

بپای تلاوتِ قرآن نشست خضر نمط
کہ تشنہ کام تو شد سیر ز آبِ جلہ و شط
بجوی بادہ کشنا میکند دلم چون بط
بگو سخن ز حقیقت تو بی حروف و نقط

چو صحو محو شدہ محو آمدہ در صحو
زبان غیر ببارد چو کلک دو سر قط

ردیف ظای منقوطہ

(۱۷۴) (۵)

دلم بیادہ تو خورسند جان بہ تن محفوظ
بہار دیدہ مشتاق رنگ نیرنگست
ز ہاو ہوی دلم زہرہ چون ترانہ بود
ظہور شاہد گل در چمن چہ فرخندہ بگفت

ز رقص خویش شدم من بانجمن محفوظ
نگاہ شوق من از قطع ما و من محفوظ
بذوق و شوق شدند اہل انجمن محفوظ
کہ عندلیب دلم شد چمن چمن محفوظ

باشتیاق بت خویش صحو خورسندم

بدیر و کعبه همه شیخ و برهمن محفوظ

ردیف عین مهمله

(۱۷۵) (۵)

اندرین فانوس جسم سوخت جانم مثل شمع
بهر هر پروانهٔ سوز نهانم مثل شمع

اشکهای گرم من از دیدهٔ من میچکد
سوی پا از سر رود این کاروانم مثل شمع

ثمرهٔ باغ محبت نیست جز نور دلم
در هوایت گل کند باد خزانم مثل شمع

من دم سوز و گداز دل اگر دم در کشم
در تنم روشن شود هر استخوانم مثل شمع

من ز راه خویشتن چون بیخودانه دم زنم
صحو را سوزد بهر محفل زبانم مثل شمع

ردیف غین

(۱۷۶) (۵)

مجمع رنگ بهار است این تن من همچو باغ
از هوای عطر پرور تازه تر دارم دماغ

بر مزارم حاجت شمعی ندارد سوز دل
رشته دار شمع با من هست دائم این چراغ

حال دل با کس میگویم که اخفا بهتر است
لاله دارد داغ بر سینه مرا در سینه داغ

ساقیا تشنه لبم بکشا سبو باده بریز
از برای آب آتش رنگ قلبم شد ایاغ

صحو من خود را نگر تا کی روی تو در بدر
تو سراغ خویشتن هستی که میخواهی سراغ

(۱۷۷) **ردیف ف** (۵)

در میان ہر دو عالم حاصلت عز و شرف
باطن آدم پور تو ظاہر تو آدم را خلف

محو حیرتها نماید شوق دید روی خویش
آئینہ پیشِ من است و جلوہ بینم ہر طرف

دیدہ باید تا کجا این خانہ ویرانی کند
ناگہان چون عشق آمد عز و جاہم شد تلف

بشکنم گر من وجود خویش خود ظاہر شوم
این دل من آن در نایاب را گشتہ صدف

از خم ابروی جانان صحو تو آگاہ باش
وای بر من گشتہ ام تیر ملامت را ہدف

(۱۷۸) **ردیف قاف** (۵)

شدم بحسن و جمال تو مبتلای فراق
کشان کشان ببرد جا بجا بلای فراق

مثال سرو سہی بود در میان چمن
خمیدہ قامت من شد ز بارہای فراق

منم کہ روز نخستین ترا بگفتم بس
دلا چہ چارہ کہ خود ساختم سزای فراق

دم وصال مرا ذبح کرد آن بی رحم
بہای وصل بگردید خونبہای فراق

نہ تاب ہجر بدارم نہ طاقت وصلش
نہ صحو ہر وصالم نہ از برای فراق

(۱۷۹) **ردیف کاف تازی** (۵)

طریق پاکبازان راندیده دیدهٔ افلاک
نهفته خاطر شید العشق حب صفا لولاک

دهد دنیا کجا آرام طلا قے داد دینا را
نباشد در من عاشق ز تهمت ماسوای پاک

بگوشش پنبهٔ غفلت نشسته کاندرین دریا
روان شد کشتی هر یک نباشد هیچکس را باک

چه سازم وحشت دل را سحر راهم وطن باشد
بیا بنگر ز حال ما جنون کرده گریبان چاک

(۱۸۰) (۵)

صفائی هست در کارم چه حاجت زیر و بالا را
مرا در عالم علوی نه غیر از صحو شد ادراک

دل صادق بود چون آئینه پاک
جمال خویشتن را کن تو ادراک

قدش موزون بغمزه ناوک انداز
بغایت دلبری هم چیست و چالاک

کسی صحبت نکرده یکدم از وے
ز بیم دو جهان دل گشته بیباک

نداند هیچکس احوال عاشق
دل آفت رسیده هست غمناک

لب بر آورد صد بار گنه صحو
امید مغفرت از شاه لولاک

ردیف لام

امام الدین غزل بشنو اگر خواهی سرور دل
نماید روئے بے کیفی اگر باشی حضور دل

حضوری گر تو میخواہی بنا شی یکدمے غافل
حقیقت فاش میگردد اگر بینی حضور دل

بکوہ طور موسی را مرا ہر دم دمے وصل
بہ موسی نازمیسازم چگویم بس غرور دل

زننگ و نام بیزارم چہ گویم سوز فریادے
گرفتارم بزلف او چگویم بس غیور دل

(۱۸۲)

بہر گوہر کہ میخواہی دہم اے صحو من صادق
مثال بحر بے پایان مرا حاصل غیور دل

(۶)

مژدہ ایدل کہ تو باشی سگ دربان رسول
جان فدا ساز بہر عاشق و خواہان رسول

سوئے دل خم شدہ ام ہمچو گریبان رسول
تا شود ہستی من سایۂ دامان رسول

آدم و یوسف و یعقوب مسیح و موسی
شدہ غرق این ہمہ در چاہ زنخدان رسول

دل زارم بسوئے یثرب و بطحی بدود
آہوم رم بکند سوئے بیابان رسول

از عرب تا بعجم جملگی فیض تو اند
مہر رخشان شدہ این روئے درخشان رسول

(۱۸۳)

صحو را واقعہ کرب و بلا گر د آید
تا کجا صبر کنم زلف پریشان رسول

(۸)

صد مژدہ باد ایدل ترا دلدار آمد در بغل
تو روز و شب عیدی بکن خود یار آمد در بغل

گویم بشیخ و برہمن در خانہا آتش زنید
از حسن خود مشعل بکف آن یار آمد در بغل

ساقی میان محفلم قلقل کند مینائے مے
پیمانہ را قصد در کفم سرشار آمد در بغل

صد داغ فرقت خوردہ ام این سینہ گلگون کردہ ام
من روز و شب سیرے کنم گلزار آمد در بغل

زنگے رود از آئینہ عکس رخ جان جہان
شد ظلمت من از بغل انوار آمد در بغل

باد بهاری موج زد بشگفت گل گل قلب من
گردن خمیده شد مرا قامت نگردد چون دوتا

چون ناگهان وقت سحر آن یار آمد در بغل
بار امانت شد گران بسیار آمد در بغل

(۱۸۴)

صحوی کجا غافل زره بنگر بحال خویشتن
این هستی موهوم را بند آر آمد در بغل

(۵)

کسی را خواب می آید نماند در کنار دل
اگر عشقت بود صادق بجز آن روی گل منگر
سراغ خانه بربادان همین نام و نشان دارد
بود سرسبز باغ ما شگفته هر یکی غنچه

بجز روی شما دیدن نمیگردد قرار دل
مبین از عالم کثرت بیا بنگر نگار دل
که ما را کلبهٔ احزان بود قرب و جوار دل
ز جور باغبان دارد چو لاله داغ دار دل

(۱۸۵)

مثال بلبل نالان بشب صحو اشک میریزد
نسیم آگره بیند بهر گلشن بهار دل

(۵)

کجا شد تفرقه اندر محفل
بدل خوف و رجا حاشا و کلا
جهان را میزنم برهم بیکدم
ندارم حاجت تلقین عالم

که میجویند در گلشن عنادل
انا الحق صاف گویم پیش قاتل
اگر شمه بگویم سر بسمل
که اندر کیسه دارم نقد حاصل

(۱۸۶)

ز سر تا پا بدریا غرق گشته
بیارد صحو گوهر سوی ساحل

(۵)

نگار خوبصورت مه لقا دل

گرفتم دامن دولت ترا دل

ملائک تہنیت بر آسمان کرد
ز بیرنگی ہزاران رنگ پیدا
غبار آلودہ ام بر دامنِ تو

شدہ نا آشنائے آشنا دل
عروسان را بر آمد مدعا دل
مے افشان ہر سحر بادِ صبا دل

(۱۸۷) بذاتش صحو شد اوصاف صوفی
برائے عاشقان شد کبریا دل (۵)

بیمنِ دولتِ ساقی شرابم خون کبابم دل
پے سر دادن جانان مرا عذرے نشد ہرگز
چہ باشد حال من یاران اگر فردا کسے پرسد
بقولِ حضرتِ انسان شگرفِ نکتہ دان شبنم

ترا فردا بود زاہد مرا امروز شد حاصل
چو دیدم در کفش تیغے شدم من نیم جان بسمل
جو البش انفعالی شد بسر بارِ گران مشکل
کہ دریا را بجز دریا نباشد ہیچ شے حاصل

مقیدہم چنانم صحو من مختار مجبورم
برائے جلوہ گاہ تو نباشد جز دل قابل

(۱۸۸) ردیف میم (۷)

کے زندہ نشد مردہ زنامِ شہِ قاسم
صد شکر کہ روشن دلم از حسنِ حسن شد
تا لبست لگجا گوش جہان رابہ شنیدن
مشہور طریقے بجہان صورت شمشیر

اعجاز مسیحا است کلامِ شہِ قاسم
تا بندہ شدہ بدر تمام شہ قاسم
بیصوت بود حرف و کلامِ شہ قاسم
ہر دم بدر آید زنیام شہ قاسم

موصوف کہ در عالم لا خیر و لا شر
از چشم حقارت منگر سوئے عزیزان

بالاتر و بالا است مقام شہ قاسم
مختار دو کون است غلام شہ قاسم

(۱۸۹)

آن کیست کہ نظارہ کند سرو قدش را
اے صحو شدم محو خرام شہ قاسم

(۵)

روز و شب نیست دیدار برم یا نبرم
سالہا خدمت میخانہ عزیزان کردم
در پرستش گہ کونین صنم گشت عیان
یوسف مصر نبود او کہ زلیخا بردش

حسرت از کوچہ دلدار برم یا نبرم
ذوق آن خانہ خمار برم یا نبرم
الفت از رشتہ زنار برم یا نبرم
راز این بر سر بازار برم یا نبرم

(۱۹۰)

نیست اقرار ز انکار کسے کار دگر
صحو دل در طلب یار برم یا نبرم

(۶)

من نیستم و نیستم و ہست عیانم
پوشیدہ و پنہان ہمہ آثار وجود است
مطلق ز مقید شدہ ممتاز درینجا
آن کیست کہ ہر دم بزند بانگ انا الحق
کانجا کہ منم گم شدہ تشبیہ و تنزیہ

چون آئینہ روئے نما در دو جہانم
در پردہ خوبان جہان عکس نہانم
بے نام و نشان آمدہ در نام و نشانم
بیحرف و بیصوت بود وصف بیانم
لاعین و لاغیر مکانم بمکانم

(۱۹۱)

باید نظرے تا کہ زند بر رخ یکتا
اے صحو پس پردہ نہانم و عیانم

(۵)



عمّا زہر زمانیم خود رازِ خود ندانیم
لاعین ہست ولا غیر اندیشہ تو کہ داری
چون ماہی تپانیم در بحر زندہ مانیم
نقص و حدیث ایدل ہر دو گواہ داریم

در آب خود روانیم خود رازِ خود ندانیم
روپوشش در جہانیم خود راز خود ندانیم
در آب خود روانیم خود راز خود ندانیم
انسان کاملانیم خود رازِ خود ندانیم

(۱۹۲)

گم گشت کاروانے راہِ سفر دراز است
اے صحو کاروانیم خود رازِ خود ندانیم

(۵)

من لب حد فنا راہِ بقا را یافتم
از تقید این زمان وارستہ من پیدا شدم
در تجلی صفاتی موسیٰ از موسیٰ برفت
نیست امکانِ بشر آنجا کہ آمد عشق تو

چون خودی بگذاشتم در عین اشیا یافتم
خویشتن را در دو عالم زیر و بالا یافتم
من بہر جائے ترا ایدل ہویدا یافتم
فلسفی حیران شدہ عرش معلا یافتم

(۱۹۳)

صحو ہم مانند طفلان گوئے مقصد در ربود
باختہ من لی مع اللہ نقد دل را یافتم

(۶)

بینم مکین و لامکان این ہم منم آن ہم منم
او خواست دیدہ روئے خود پیدا شدم چون آئینہ
مطلق مقید گشتہ ام چون باز مطلق مطلقم
عیسیٰ منم مریم منم در مہد من گویا بُدم
بہر ظہور خویشتن گردیدہ الوان مختلف

فرشِ زمین و آسمان این ہم منم آن ہم منم
گردم بنائے این و آن این ہم منم آن ہم منم
داند کہ این سرِ نہان این ہم منم آن ہم منم
دادم گواہی بر زبان این ہم منم آن ہم منم
اعیان ہویدا شد نہان این ہم منم آن ہم منم

چون بر دهن قفلے زدم من خازن عالم شدم — دارم کلید دو جهان این هم منم آن هم منم

(۱۹۴) (۵)

منکر مشو اے صحو ما یارم در آید هر زبان
برصورت جان جهان این هم منم آن هم منم

اندر طلب دوست چو سلطان و گدائیم — ما نیز طلبگار شمائیم شمائیم

چون طالب و مطلوب که در چون و چرا ایم — ما صورت عشقیم بره راه نمائیم

اے اهل حرم چشم کشائید و ببینید — آن خانه خلیل ایم و این خانه خدائیم

در حکم تو بیرون نشود عاشق صادق — از روز ازل بنده تسلیم و رضائیم

(۱۹۵) (۱۱)

اے صحو بجز تو ندیدیم کسے را
بے روئے تو اے یار کجا چشم نمائیم

مکان و لامکانم از خدا آگاه بودستم — بلا فاش میگویم حریم الله بودستم

مقام او مکان من زبان او بیان من — کلام او زبان من کلام الله بودستم

سر تا پا کشیده جامه گردیتیمی را — بسان گوهر یکتا بتاج شاه بودستم

نگار حسن خویشم من که شد دشت و جبل روشن — چراغ وادی ایمن ظهور الله بودستم

گهے سیماب و گه آتش گهے اسپند و گه مجمر — گهے سوز درونم گاه دود و آه بودستم

مرا با مصحف زاهد چه شک داری بخوان قرآن — که نور الله بودستم ظهور الله بودستم

گهے بو جهه رسوائیم گهے جان مرده را بخشم — منم عیسی منم مریم که روح الله بودستم

بجنگل کاروان آیم که من خود را رها سازم — میان دلو یوسف دلو اندر چاه بودستم

مکن تعمیر آب و گل که خوب آمد بنای دل — شکسته شد بت نفسم خلیل الله بودستم
گهی تاریکی و گه ضو گهی منزل گهی رهرو — گهی خود در راه بیا گه چراغ راه بودستم

(۱۹۶)
دم موسی زنم اے صحو غالب گر شد ما را
که بر طور دل روشن کلیم الله بودستم
(۵)

من عارفے چه گویم ترس خدا ندارم — اوست آفریده هرگز جدا ندارم
خود گوش و خود زبانم شخصے دگر نمایم — گویم کلام موزون باکس ندا ندارم
بازار گرم گشته بهر خریدن من — بهر گران متاعی حاشا بها ندارم
در پرده بود سوزم بے پرده شد ظهورم — اسما بروئے ذاتم همچون خدا ندارم

(۱۹۷)
آنجا که مانده ام من ایشان بنود هرگز
چون و چرا در آنجا صحوا روا ندارم
(۶)

کجا روم تو بگو جان من چه چاره کنم — بعشق تو چه نویسم چه گوشواره کنم
بشوق روئے تو ایجان من یقین میدان — ز هر دو عالمیان سوئے خود کناره کنم
شعور دست گرفتست من همی خواهم — لباس هستی خود را هزار پاره کنم
مرا چه سود ز پند و نصیحت اے واعظ — شراب نوشم و خود را شراب خواره کنم
توئی به پرده نهان و توئی به پرده عیان — کشاده چشم به هر شے ترا نظاره کنم

(۱۹۸)
بصحو حکم تو دادی که بیخودانه بیا
بشوق وصل تو از خویشتن کناره کنم
(۷)

در آئینه ز خود بیگانه گشتم / چو دیدم روی خود دیوانه گشتم
جمال خویش در صحرا نهادم / برای گنج خود ویرانه گشتم
من و مایان نگنجد در مقامم / بجذب وحدتش مستانه گشتم
خیالِ زلف مشکین پای بسته / بحسنِ آن پری دیوانه گشتم
چو ساقی ریخت آب بوالعلائی / برون از خویش در میخانه گشتم
سرم در داشت اندر جستجویش / میان عاشقان مردانه گشتم

(۱۹۹) که داند صحو این اسرار خفیه
مکان و لامکان شاهانه گشتم (۵)

بلبل باغ جاودان من نه منم نه من منم / جای ندارم آشیان من نه منم نه من منم
باغ و بهار بیخزان سرو چمن ابوالعلا / بین که منم چو باغبان من نه منم نه من منم
سر بہ قدسیان منم خاک رہ محمدم / مسکنِ من بلامکان من نه منم نه من منم
شاہِ حسن تو پیرِ من چشم بسوئے من فگن / بر در تو چو پاسبان من نه منم نه من منم

(۲۰۰) صحو فنا شده فنا محو خدا شده خدا
همچو بقائے بی نشان من نه منم نه من منم (۶)

اے یار جمال تو در عین عیان بینم / گه ظاهر و گه باطن در کون و مکان بینم
من جملهٔ عالم را آئینهٔ حق دانم / عکسے ز رخِ پاکت در جانِ جهان بینم
در کوئے تو جانانه با خویش همی آیم / ادراک بشر آنجا بے نام و نشان بینم

زاہد تو چہ میدانی احوال درون من
چون من نکنم سجدہ بر نقش کف پایت

چون در صدف پنہان در چشم جہان بینم
من زیر کف پایت فردوس جنان بینم

(۲۰۱)

بیرنگ بہر رنگے چون صحو مقید شد
از باعث مستوری غوغا بجہان بینم

(۶)

طائر دل منم و گیسوئے خمدار منم
مے رودم گریہ کنان می نگرم خندہ زنان
راز خود فاش کنم باز تلافی خواہم
جملہ عالم بخدا تابع فرمان من است
من چگویم پس ازین ہر چہ تو گوئی آنم

دام صیاد منم مرغ گرفتار منم
گل بخار منم شبنم گلزار منم
سر منصور منم سنگ منم دار منم
حکم من نافذ و سلطان جہان دار منم
موجد خیر و شرم حضرت غفار منم

(۲۰۲)

بر سر راہ من آئی کہ تو ہم من باشی
صحو مجبور منم دائم و مختار منم

(۷)

اگر من ہمنشین یار باشم
دل من دمبدم گوید انا الحق
بدہ ساقی میم از خم وحدت
مسیحا لطف کن از بس مریضم
چہ پرسند از من آن ہر دو نکیرین
چرا از بت پرستی باز آیم

دران دم صورت عطار باشم
گہے منصور و گہ من دار باشم
کہ دائم مست چون سرشار باشم
بگو من تا بکے بیمار باشم
غلام خاص آن سرکار باشم
ہمیشہ طالب دیدار باشم

(۱۰۳) کجا اے صحو من باشی تو ساکن
بملک دلبری مختار باشم (۷)

پرده بر رخ ماه کنعان من نیم
من نیم جز روئے تابان من نیم

فارغم من از خیالِ شش جهت
طالب و مطلوب خوبان من نیم

اصل اصلم اصل اصلم اصل اصل
خار و گل باغ و بیابان من نیم

درمیانِ کثرتِ خود وحدتم
همچو شمعے در شبستان من نیم

طائرِ قدسم مکانم لامکان
نام عنقا در دل و جان من نیم

(۲۰۴) من بروئے صحو دیدم حسن خویش
آئینه در پیش جانان من نیم (۴)

شب و روز در انتظار تو باشم
بگو تا یکے جان نثار تو باشم

اگر یک زمان دل بدست من آید
بشهرت روم شهریار تو باشم

تبدل شود گر صفات خیالی
ببین آن زمان خود نگار تو باشم

(۲۰۵) جفائے همیشه که بر صحو کردی
مبارک مرا تا که یار تو باشم (۵)

روز و شب در خیال او هستم
بخدا در خودیِ خود مستم

شهسوار است یار من هرچند
دل بفتراک خویشتن بستم

وقت بیعت چنان هویدا شد
که یدالله رسید در دستم

یا حبیبی تو رحم کن بر من	بیدلم بر جمال تو مستم

(۲۰۶)

گرچه بودم بجاه و دنیا صحو
از طفیل حسن برون جستم

(۵)

احوالِ دردِ قلبم دلدار را نوشتم	ناله ز اشک خونی خونخوار را نوشتم
در باغِ من نیامد بادِ صبا بگوتو	فصل بهار آمد آن یار را نوشتم
در آرزوئے رویت مویم سفید گشته	صد مرتبه به ناله عیار را نوشتم
از گفتهٔ رقیبان هرگز نگرد باور	احوال روز شبها سرکار را نوشتم

(۲۰۷)

بانفس جنگ دارد این صحو بخطائی
جور و جفا و ظلمش سردار را نوشتم

(۷)

ساقی مئے دو ساله میدارم و مے رقصم	مست نگهِ نازم سرشارم و می رقصم
هر دم بکنم سجده اطرافِ مغان گردم	این شرع من اے زاهد هشیارم و می رقصم
من ظاهر و من باطن احوال چه می پرسی	من عین همه اعیان الشمارم و می رقصم
چون دور نیم از تو نزدیک تو می باشم	خود را تو نمیدانی بیزارم و می رقصم
من ساز بدستِ تو مختار توئی ای جان	آزرده مشو از من بر تارم و می رقصم
من جان جهان دارم از قید منزه ام	از واجب و هم ممکن بیزارم و می رقصم

(۲۰۸)

این صحو قدح خورده از دست گدا می محو
هر شام و سحر یارب سرشارم و می رقصم

(۴)

برجمالِ حسنِ خود من خود بخود شیدا شدم
وحدت من آئینۂ شخصے در او پیدا شدم

دانہ ام من ہمچو سبزہ بار بار روئیدہ ام
گاہ زیرِ خاک و گہ بر عالمِ بالا شدم

آمدہ از لامکان مطلق مقید شد عیان
اسم را کردہ تعین آدم و حوا شدم

(۲۰۹)
صحو چون راہی شود ہمراہ دارد یار را
چشمِ من گریان کہ من ہرگز نہ من تنہا شدم
(۴)

درونِ جامِ بلورین شرابے بینم
قدح کشانِ ازل را کباب می بینم

دران زمان کہ شود بیخودی ز خود پیدا
خیالِ ماہ و شمار احجاب می بینم

منم چہ بر سرِ دریا کہ در شمار آیم
کمالِ ہر دو جہان را حبابے بینم

(۲۱۰)
ز روز ہستی تو صحو زیر بار خودم
شدی تو پیر ترا در شبابے بینم
(۵)

شکوہ گبر و مسلمان چہ کنم گر نکنم
رخ سوئے کوچۂ جانان چہ کنم گر نکنم

طفل اشکم چو من عمر بہ بازی کردہ
دردِ دل را سرِ درمان چہ کنم گر نکنم

نیست در کون و مکان وسعتِ گنجایش من
جائے در حلقۂ انسان چہ کنم گر نکنم

مے نشناسند خریدار تو اے یوسفِ مصر
گرم بازار بکنعان چہ کنم گر نکنم

(۲۱۱)
صحو این ہمہ امراضِ دل نشناسند ہنوز
فکر امراض طبیبان چہ کنم گر بکنم
(۶)

اندر طریقِ کوئ جانان بس گریزان میروم
من از خیالِ دین و دنیا روئے گردان میروم

من می برم اندر حرم از راه پنهان قافله — با صد نوای مطربی من پیش سلطان می روم

من چون عروسان روز و شب آراسته پیراسته — این خانه را بگذاشته ذاتم که پنهان میروم

وقتِ سحر آمد ندا صد جان و دل بر وی فدا — پیغام آورده صبا چون غنچه خندان میروم

گشتم به بند آب و گل چون باز مطلق مطلقم — وارسته ام از این و آن بیرون ز زندان میروم

من در میانِ یثرب و بطحا صبا زینسان شوم — سر را بجای پا کنم بر خاک سلطان میروم

(۲۱۲) — (۴)

کافر نیم بت گشته ام این صحو گویم برملا
در حضرتم کفر است آن هرگز نه پنهان میروم

آواره و پریشان بی نام و بی نشانم — احوال دل چه گویم گم کرده کاروانم

از آتش فراقش همچون تنورِ قلبم — کام و زبان بسوزد از شرح داستانم

بینم حقیقتِ خود جمله ظهور راز وی — در هر لباس پنهان سلطان دو جهانم

(۲۱۳) — (۵)

شد صحو را توقع از بارگاهِ اقدس
بر آستان پاکت دائم چو پاسبانم

ازان روزی طلبگارِ تو هستم — شدم مشهور غمخوار تو هستم

دران آوان متاع حسن دیدم — بجان و دل خریدار تو هستم

فگندی رشتهٔ الفت بگردن — بروز و شب گرفتارِ تو هستم

مواجب کن مرا هر روز از نان — که خدمتگار سرکار تو هستم

مشرف صحو را کن از جمالت

(۵)	ز مدت لبس طلبگار تو هستم	(۲۱۴)

زاهد چه داند رازِ من من خانه را گم کرده ام
من خود ندانم کیستم بیگانه را گم کرده ام

آواره گشتم در بدر شاید که بینم روئے او
مجنون بُدم لیلی شدم کاشانه را گم کرده ام

آمد چو وقتِ واپسین گم شد دل اندوهگین
من پیشِ ساقی چون روم پیمانه را گم کرده ام

نوبت باین حالت رسید از هولِ روزِ رستخیز
خوابم نکردم هر شبے افسانه را گم کرده ام

(۵)	هر کس که بینم مے برد همراهِ خود گنجینه صحو اے وائے من اے وائے من دُردانه را گم کرده ام	(۲۱۵)

در بغل شیشه نهان پُر ز شرابے دارم
محتسب را چه خبر کار ثوابے دارم

سوختت چون آتش عشقت همگین رخت مرا
جامهٔ ننگ نه من هیچ حجابے دارم

اعتمادے چه کنم عمر سراپا فانی است
زندگی عاریتهً مثلِ حبابے دارم

پیش او فیصله ما و شما خواهد شد
روز و شب جنگ و جدل اینچه عذابے دارم

(۵)	صحو را شکر مقامست لشوقش رقصم بو العجب قسمتِ من روز خطابے دارم	(۲۱۶)

گر دم زنم بے یادِ تو یک کافر ملعون شوم
بینم رخِ لیلائے خود موسیٰ شوم مجنون شوم

از حد گذشته عمر من ردِّ سوالِ من مکن
لطفے بکن اے نازنین تا کے گرم محزون شوم

چاک گریبان دم بدم تا دامنِ من آمده
از غلبهٔ دستِ جنون راهی سوئے هامون شوم

شادان و فرحان روز و شب فضل است بر احوالِ من
هر جا روم عیسےٰ کنم آدم دم میمون شوم

(٢١٧)

بیچون و با چون آدم سیر ظهور خود کنم
اینجا منم آنجا منم هر لحظه دیگر گون شوم

(٥)

زکار دو جهان کارے ندارم
چه زیبد گر بگویم من انا الحق
چگونه صورت غنچه بخندم
ز بستان جهان آزاد باشم

سر و کارے بجز یارے ندارم
سر خود بر سر دارے ندارم
ز عشقش در جگر خارے ندارم
که همچون سرو خود بارے ندارم

(٢١٨)

زسوز عشق ادائے صحو خالم
کنون در سینه من تارے ندارم

(٥)

اسرار عاشقان را من خوب مے شناسم
واعظ برو بزودی از مجلسم برون شو
هر کس بحالت خود حیران است در سر عشق
از خار و گل چه سود است بنگر تو روے مارا

معشوق دو جهان را من خوب مے شناسم
احوال زاهدان را من خوب مے شناسم
بے نام و بے نشان را من خوب مے شناسم
ایجاد دو جهان را من خوب مے شناسم

(٢١٩)

گو صحو من گدایم عالم حقیر بیند
سلطان دو جهان را من خوب مے شناسم

(٤)

آن غنچه دهن را من خوب مے شناسم
مقصود جان و تن را من خوب مے شناسم
اندر حجاب وحدت پوشیده بد برون شد

شیرین سخن حسن را من خوب مے شناسم
آن غیرت چمن را من خوب مے شناسم
احوال گلبدن را من خوب مے شناسم

(۲۲۰) صحو اشمیده بیکدم مستانه روز و شب ماند
آن نگہت مین را من خوب مے شناسم (۵)

من ز حال خویشتن آگه نیم
من باصل خویش راجع گشته ام
فارغم از کبر و کینه وز ہوا
من نیم جز من نبوده در جہان

بیخودم اندر خودی گمرہ نیم
در خیال ماسوی و الله نیم
پاشکسته درمیان رہ نیم
موجد خیر و شرم من کشه نیم

(۲۲۱) از قیاس و از گمان اے صحو من
با کسے ہمرہ نیم ہمرہ نیم (۵)

اے شیخ و برہمن سوے اغیار نه بینم
بیکار در آنجا بود این ورد و وظائف
پرواز کند مرغ دلم سوئے لسوے
بیرنگ مقید ہمه رنگ تو ہویدا

در دیر و حرم جز رخ دلدار نه بینم
من پیش صنم سبحه و زنار نه بینم
صیاد بدام تو گرفتار نه بینم
خالی ز تو این جبه و دستار نه بینم

(۲۲۲) ہمراز تو صحو است و تو ہمنفس صحو
جز تو صنما واقف اسرار نه بینم (۵)

زاہد نظاره کن تو از غرفۂ یقینم
آئینه خانه ہست این ہژده ہزار عالم
مستغنی است ذاتم زنار و سبحه ہیچ است

اندر حریم عالم زیبا عروس بینم
خود را بہر مکانے اندر دریچه بینم
اسلام و کفر گم شد اندر لباس دینم

بنمائے راہ پیرم یا محمود دستگیرم	وردے بنام پاکت از جان و دل گزینم

(۲۲۳)	در کوئے تو فتادہ صحو حزین ہمیشہ سلطانِ دو جہان تو من بندہ کمینم	(۵)

بلبلانیم ز بستان قضا آمدہ ایم	در عجب جائے خرابات فنا آمدہ ایم
مثل بابان نبود رنج کسے راہرگز	زیر باریم کہ زنجیر بپا آمدہ ایم
یا رسولِ عربی دافع ہر رنج و الم	دردمندان بخدا بہرِ دوا آمدہ ایم
از رہ دور و دراز آمدہ در قرب جوآ	پردہ بردار کہ مشتاقِ لقا آمدہ ایم

(۲۲۴)	تو ز عصیان گذر از لطف سوئے صحو نگر پیش درگاہ تو بس بہر عطا آمدہ ایم	(۵)

در ذوق و شوق سلطان العارفین سید العاشقین حضرت سیدنا ابو العلا قدس اللہ سرہ العزیز فرمائے

چشم بندم کہ در جہان بینم	معنی بو العلا عیان بینم
نیست اکوان پردہ دار مرا	جان عالم کہ در جہان بینم
شہر یارم بشہر دل رفتم	عالمِ غیب را عیان بینم
عکس روئے جمال مہرویان	دل گواہست لا بیان بینم

(۲۲۶) در سراپردهٔ دلارامے
این ہمہ آرزوے آن بنیم (۵)

صبحدم محفل مے یار کنم یا نکنم
توبہ از صحبت اغیار کنم یا نکنم

دل بدام سر زلف تو مقید گشتہ
دیدہ بر مصحف رخسار کنم یا نکنم

در تمنائے وصال تو شدہ حال غریب
در بدر خاک بسر یار کنم یا نکنم

بخ بر من گذر د بر سرِ دشمن بگذر
درد دل پیش تو اظہار کنم یا نکنم

(۲۲۷) سنگ اے صحو اگر بر سرِ آئینہ زدی
رقص ز ہرہ سرِ بازار کنم یا کنم (۵)

یا معین الدین بدرگاہ تو لاچار آمدم
مفلس و محتاج بیکس ہمچو غمخوار آمدم

حاصل من شد بغارت نیست زاد آخرت
بے سر و سامان چگویم پیش سرکار آمدم

نیست مارا خواہش دنیا و دین اندر سرا
از رہِ دور و دراز ے بہر دیدار آمدم

المدد اے خواجۂ دنیا و دین عذرم بپذیر
بار عصیان بر سرم از بس گرانبار آمدم

(۲۲۸) دستِ رحمت را نما و بندِ صحوا جان کشا
بستہ زنجیر خجالت من گرفتار آمدم (۵)

معاذ اللہ کہ غیر یار دارم
سر و کارِ دو عالم کار دارم

درون سینہ من چون لالہ زارے
بداغِ عشق تو گلزار دارم

کنم شادی بت من شادماند
کہ امشب درگلو زنار دارم

زہے عزو شرف باکس چہ گویم | سر خود بر در دلدار دارم

(۲۲۹) ندانند صحو بحر و قافیہ را
کہ نذرِ شاعران اشعار دارم (۴)

من بلبلِ باغِ کہن پر بندم و آنجا روم
در ہر قفس طوطی منم گویا منم شنوا منم
سیر جہان بسیار شد ای ہمصفیران الوداع

باز حمت و رنج و محن پر بندم و آنجا روم
عشوہ نما از ما و من پر بندم و آنجا روم
فرحت ندیدہ در چمن پر بندم و آنجا روم

(۲۳۰) بانگی مزن ای صحو من زاغان رسیدہ در چمن
بیزار شد دل در دکن پر بندم و آنجا روم (۶)

با این ہمہ خرابی باکس گلہ ندارم
در تحتِ راست و چپ بیرونِ شش جہانم
موصوف جملہ وصفم چون غیر من نباشد
زان رستخیز چون من بر مسندے نشینم
گر پردہ در روی بودہ زلیخا عشقم

شیطان و ہیچ باہم حاشا جدا ندارم
داند کسے سرانجم فوقِ شما ندارم
سلطان بہ تنظیم ہرگز گدا ندارم
بر چہرہ مسمی اسما ردا ندارم
بیرون پردہ آیم گاہے حیا ندارم

(۲۳۱) صحو آہ ہر دو عالم در گوش کے نگنجد
وعدہ خلاف ہستم عہدِ وفا ندارم (۵)

کارم زبیکاری عیان حیران کارِ کیستم
گوید کسے تا چند بگذر از خودی اے خود پرست

من عین او او عین من اندر شمار کیستم
تاہم زجائے بے خبر من یار غار کیستم

هردم بیادش دم زدم شب در تجسس روز شد … اندر خیالِ مه‌لقا اختر شمارِ کیستم

جوید چه در دیر و حرم شیخ و برهمن دمبدم … اینجا بیا ما را ببین من شهریارِ کیستم

(۲۳۲)

محو تماشای خودم اے صحو من دور از خودم

در بیخودی با خود روم در اختیارِ کیستم

(۵)

پا بزنجیرے فتاده در حراست خانه‌ام … نیست حاکم در دیارے خون بده دیوانه‌ام

انتظار حکم ساقی نیست اصلاً اختیار … از شراب آگره لبریز کن پیمانه‌ام

روز محشر حال هر یک بر تو ظاهر میشود … حمد بیحد محتسب من خادم میخانه‌ام

فهم و دانش مست حیران در کمال کن فکان … بت‌شکن من بتگرم من صاحب بتخانه‌ام

(۲۳۳)

صحو ما همچون فتیله درمیانِ روغن است

سوخته همرنگ شد بر شمع و پروانه‌ام

(۵)

سحرگاهے بسوے میخانه رفتم … بمحفل آشنا بیگانه رفتم

بشغلِ میکشی مصروف مستان … گریبان چاک شد دیوانه رفتم

خیال ماسوی از دل برون شد … بکار خویشتن فرزانه رفتم

کسے کم دیده همچون وادی عشق … بماند عقل چون مردانه رفتم

(۲۳۴)

دولی برخاست اکنون گشته‌ام همرنگ

بشمعے صحو چون پروانه رفتم

(۳)

سلطان بے‌نیازم از هرچه زیر بارم … مجبور عقل دائم در خلوت نگارم

جو یم بھر دیارے خواہم ترا بہ بینم
جز تو دگر کسی را اے یار من ندارم

(۲۳۵)
مقبول کن خدایا مرتبہ صحو گردد
من یک غلام قحوم مشہور خاکسارم
(۵)

نعرۂ انی انا اللہ بر زبان خاص و عام
لیک مردم کم بداند در جہان خاص و عام

وائے بر اسلام مسلم نحن اقرب خواندہ اند
پے نبردہ خویش را اسیر و جہان خاص و عام

تا کجا جوئی نشان معرفت را بیخبر
بے مکین باشد مکان اندر جہان خاص و عام

کیست در عالم ہویدا کیست در عالم نہان
راست گویم بلکہ این آہ و فغان خاص و عام

(۲۳۶)
مختلف کسوت بپوشد ہر زمان آن یار من
ہوشیار از صحو باشی از بیان خاص و عام
(۵)

مترسا ساقیا مارا تو میدانی کہ من دانم
شراب درد دل بینا تو میدانی کہ من دانم

زدو در جام بیکیفی ز محفل ہر یکے مست است
خوشا ذوق حریفان را تو میدانی کہ من دانم

بچو نامحرم بود حسنے حرام اندر شریعت شد
جمال دل ربا زیبا تو میدانی کہ من دانم

حرامت در دل عالم کسے کم دیدہ پیدا شد
قیامت از قدش برپا تو میدانی کہ من دانم

نشد کافر مسلمانے بدار صحو پرہیزی
ہزاران فکر عقبی را تو میدانی کہ من دانم

(۲۳۷)

ردیف نون

(۵)

گویم چہ این رازِ نہان من عین آن او عین من
شخصے نہان عکسی عیان من عین آن او عین من

دل بستۂ موی سیاہ افتادہ در دام بلا
زلف و رخت تسخیر جان من عین آن او عین من

دیروز دیدار سے بدم امروز ہستم کافرے
برگشتہ طالع این زمان من عین آن او عین من

صد بار مردم روز و شب بے منت اہل سماع
بنگر کمال ناقصان من عین آن او عین من

(۲۳۸)

شمشیر زنگ آلودہ ہر دم کند صیقل طلب
خود صحو تا کے درمیان من عین آن او عین من

(۵)

مست و لا یعقل شدہ اندر خیالِ خویشتن
غیر بادہ در دل مستان نہ گنجد ما و من

شش جہت را ہمچو آئینہ منور میکند
نعرہ انی انا اللہ خود بحیرت ساز دن

در دل خود کش عمل چون بایزید حق نما ست
لیس فی جبہ شنیدی کیست اندر پیرہن

بشوم غلطان بسان گوسپند نیم جان
من کنم قربان بروز عید قربان جان و تن

(۲۳۹)

صحو شد مطلق مقید در تو بید او نہان
دیدہ باید از برائے دیدن روئے حسن

(۵)

بسینہ ناوکِ مژگان خبر گرد از قضای من
دل زخمی شدہ جانان نگاہ تو دوای من

چو از روز ازل وعدہ وفا کردند عشاقت
بعشقت زیستن مردن شدہ گاہے بنائے من

چہ تدبیرے کنم ظاہر شدہ مستِ خرابا تم
جنون در پے شدہ اکنون بس بندِ قبائے من

نقوشِ وہمی کثرت بوحدت آشنا گشتہ
بگرد من نمی گردد خیال ما سوائے من

کہ بعد از گشتن ما آمدہ در صورت دیگر

(۵)	فرستاده مگر این صحو بهر خونبهائے من	(۲۴۰)

که سر را باغریقِ حسن است این	پرس از دل رفیقِ حسن است این
گفت موسیٰ طریقِ حسن است این	ہوشش چون رفت کوہِ طور چو سوخت
گفت جام رحیقِ حسن است این	زور مستی و شور ہائے و ہو
خویش در خود فریقِ حسن است این	چیست کثرت عدد میان عدد

(۵)	صحو مثل کباب سوختہ شد سوزِ نارِ حریقِ حسن است این	(۲۴۱)

چه احتیاج جنان و چه حاجت رضوان	وصال یار میسر شود چو در زندان
هزار بار بگفتم بگو گلِ خندان	مرا ز رازِ خود آگه نکرد آن دلبر
دو عالمے نشود در بہائے او چندان	عجیب حسن و جمالے کہ نرخ بالاتش
ہزار نغمہ سراید چو بلبل بستان	دلم بمرغ چمن سنگ ہمسری دارد

(۷)	فتادہ صحو بہ پیش تو ہمچو کاہِ حقیر ز آفتاب شود ذرہا ہمہ تابان	(۲۴۲)

احمد است این یا خدا یا مصطفائے ماست این	قاسم است این یا حسن یا کبریائے ماست این
صورت معنی است این یا بوالعلائے ماست این	گوہرِ دریاست این یا ہست دریا موجزن
روئے حقِ ماست این یا خود لقائے ماست این	دوست است این یا محمد یا ز فیض ذوالجلال
حور جنت یا پری یا دلربائے ماست این	شاہ فرہاد است این یا خود بحیرت مبتلا

یا شب معراج یا شمع رسالت روشن است	نور بر ہانست این یا رہنمائے ماست این
ہمچو مطلق ہست این یا این مقید در لباس	عزت حق است یا جل و علائے ماست این

(۲۴۳)

عاجز است این یا که صحو ماست یا محو حسن ہم
یا شفیع عاصیان این یا خدائے ماست این

(۴)

یا رسول الله ندارم طاقت بار گران	کوہ ہجران بر سر و جانم ضعیف و ناتوان
آتش دوزخ نسوزاند لباس عاشقان	اسم دالا ورد سازم یا کنم تعوید جان
جمله عمرم صرف گشته وائے بر تقدیر من	روز و شب مہجور باشم تا بکے بر آستان

(۲۴۴)

صحو را اندیشه فرد او خوف حشر نیست
دارم امید شفاعت از شفیع انس و جان

(۵)

ہست در بر دل که نور ذو الجلال ماست این	یا ظہور کن فکان یا خود جمال ماست این
پیش بحر ذات من ہر دو جہان یک قطرہ است	یا حباب و موج یا فیض کمال ماست این
یا گمان غالب است این یا یقین ذات خویش	حادثات است این یا قدم یا خود جمال ماست این
یا بخواب آمد پری یا عالم بیدار من	یا به ہجرت مبتلایم یا وصال ماست این

(۲۴۵)

یا جنون یا وحشتے یا جذبه یا حالتے
سکر غالب صحو را شد یا نوال ماست این

(۶)

چند در پرده تو باشی بگو ایجان جہان	گفت لے پرده عیانم و ہم پرده نہان
حال انسان چه نویسم که بغفلت باشد	غیر او چیست بگو زاہد در کون و مکان

پیشِ مشعل صفتِ شمع چه گویم با تو — مثل پروانه بسوزد دلم اے نوجوان
بملائک شرفے هست نه بے عز و شرف — چه نهانست بگو یار مراد انسان
ذات من بود نبود آدم و حوا آنجا — بعد ازان خلق شده جمله دو عالم بجهان
بزم جان گرم شود رقص کند چون صوفی — مطربا چنگ بزن نغمه سرا خوش الحان

(۲۴۶)

پیرِ مشهور محمد حسنؒ اے صحو شده اند
عارف کامل و اکمل بد رکن قطب زمان

(۷)

شورے زسما آمد بزمین مولا جهان برهان الدینؒ — انسان و ملک را گشت یقین مولائے جهان برهان الدینؒ
جویم کجا پویم کجا مجبور شدم مجبور شدم — بس حال خرابم را تو ببین مولائے جهان برهان الدینؒ
در پردهٔ پاکِ جمالِ تو خورشید ضیا را کسب کند — تابان بجهان نورے بچنین مولائے جهان برهان الدینؒ
راهے بنما در کون و مکان ملجائے جهان ماوائے زمان — کوئے تو بود چون خلد برین مولائے جهان برهان الدینؒ
گنجینه بود در سینه نهان آثار امانت از تو عیان — در کون و مکان باشی تو امین مولائے جهان برهان الدینؒ
شاها زنگاهِ فیض نما تعمیر مکانم زینسان کن — در خانهٔ من باشی تو مکین مولائے جهان برهان الدینؒ

(۲۴۷)

امید بدارد صحو همین از لطف و کرم روئے بنما
در وقت اخیر آمد چو یقین مولائے جهان برهان الدینؒ

(۹۱)

صفات گشت اگرچه بذاتِ ما روشن — صفات و ذات چو یاقوت و لعل یک معدن
شنیده خندهٔ گل نالها زده بلبل — بهار عشق بهر دو خدا گواهِ من
حقیقتے چه بگویم مقیدے گشته — برون ز خلوتے آمد برائے سیر چمن

بجمع و فرق منم جا بجا بہار من است
شود ز جور و جفائے تو مشکلم آسان
بچشم ہر دو جہان گرچہ یک خسم ناچیز
بہ نفخ روح در آید بپا شود محشر
چہ شورش است کہ آتش زند بسینۂ ما

ظہور خویش بہ بینم بہر گل و گلشن
عنایت تو بدانم بگاہِ رنج و محن
نگاہ فیض خدارا تو سوئے من افگن
بیا و بین تو مرا یک زبان بگو رِ من
ز آگرہ بگڑہ آمدہ و زان بہ دکن

(۲۴۸)

ببین کہ سوز دو گرید چو شمع و پروانہ
چو صحو محو شود جان کند فدائے حسن

(۵)

ندر مقامِ لی مع اللہ نیست تاب دمِ زدن
آدم کجا حوا کجا اینجا بگو زاہد مرا
واجب بامکان آمدہ قطرہ بدریا کم شدہ
بگذشت باکفش و عصا با جاہ بر عرش علا

احمد بلا میم آمدہ بے گفتگوئے ماو من
او خود بکسوت آمدہ بنگر میان جان و تن
معراج حضرت مصطفےٰ بے پردہ باشد در سخن
یک گردش نیمہ نگاہ از عالمِ بالا شدن

(۲۴۹)

جبریل گفت اے صحو من سوزد تنم گر پر زنم
پیشم بیا یا مصطفےٰ آمد ندا از ذو المنن

(۴)

ہر کسے را نیست یارا خویشتن را یافتن
مو تو اقبل ان تموتوا حال خوش اہل فنا
دار را امواج دانند عاشقان صادقان

دولتِ دیدار دارد غمگسارِ جاودان
نقد جان را نذر دارد جان نثار جاودان
سر بدارے می کشیدہ راز دار جاودان

صحو من حفظِ مراتب با تو گویم ہوشدار

(۲۵۰) | از برائے نام زندہ خاکسار جاودان | (۱۱)

بر تو چنان شد شیدا دل من
جز تو نماند تنها دل من

رفتم بسیرے در باغ دیدم
ہر غنچہ خندان الا دلِ من

اے یار جانی افسون چہ خوانی
مفتون دل من شیدا دلِ من

بر خندۂ تو صد جانست قربان
گریان چرائی اے وا دلِ من

بیہوش گردد از لن ترانی
ایمن دل من موسی دلِ من

در زلفِ جانان مانندِ شانہ
موہا شگافد صد جا دلِ من

ہر جا دویدم در جستجویش
در بر نہانست اینجا دلِ من

از خود رمیدہ جامہ دریدہ
عاشق دل من رسوا دلِ من

در دیر و کعبہ میکرد ہر دم
نالہ دل من غوغا دلِ من

در یادِ لیلیٰ از سنگ طفلان
مائل بسوئے صحرا دلِ من

(۲۵۱) | بے تو چہ گردد صحو پریشان سازد قیامت برپا دل من | (۵)

شد گرد عارض سبزۂ نو گر شباب آید برون
آہو ندارد دام کاز صحرا شتاب آید برون

از جانب یارے یکے قاصد بیاید صبحدم
کان بہر دیدروئے من چون آفتاب آید برون

دادہ سبو ساقی من شد محتسب بس منفعل
چون گردن مینا زدہ مستِ شراب آید برون

این راز پوشیدہ بعالم فاش عشقت می نمود
کاین دل ز آتش سوختہ بوئے کباب آید برون

(۲۵۲)

اے صحو بنگر رقص کردند اندرین محفل چه خوش
خوب ست زهره مشتری چنگ و رباب آید برون

(۴)

بست تطاول بازکش تا چند در جانم جنون
دارم گره مایان بسر بر تن بود بار گران
صحرا نوردی روز و شب اکنون کسے را حاجت ست

آرم کجا هر روز نو جیب و گریبانم جنون
از تیغ عشقت بگذرد مجنون بفرمانم جنون
وحشت رمیده از دل و دست بدامانم جنون

(۲۵۳)

دستے ندارم آرزدے پا بکش خاموش شو
تا چند صحو این گفتگو آخر پشیمانم جنون

(۷)

یا جفا و یا وفا مسدود کن
تو غنیمت دان بعمر مایه
نفس کافر در پے ایمان تست
هان خلاف او بکن خواهی نجات
از زیان نفس خود آگاه باش
گر تو میخواهی سرائے جاد دان

هر چه خواهی کن دلا تو زود کن
خانهٔ هستی خود نابود کن
زاهدا از پیش خود مردود کن
پنبه در مغز سر نمرود کن
من چرا گویم که کار سود کن
جمله کار ماسوے مفقود کن

(۲۵۴)

رستگاری صحو مے خواهی اگر
نفس را کش طاعت معبود کن

(۵)

در کمال غوث اعظم شان بیچون عیان
چون شرف دارد سگ کویت بخلق بے ذی شرف

دل گواهی میدهد حقا که باشد حق نهان
رتبه ات اے شاه عالم من چگویم بے زبان

ہمچو مفلس بینوایم بر در والاے تو	رحم فرما رحم فرما اے شہِ فخرِ زمان
زار و گریان روز و شب فریادرس فریادرس	درد مندم من چگویم حال من بر تو عیان

(۲۵۵)

از ازل فخرِ غلامی صحو دارد روز و شب
تاج فخرے بر سرِ او فہم دارد یا چون

(۵)

در سراے تن نشستہ نوجوانے کیست آن	چون مسافر تازہ وارد میزبانے کیست آن
درمیان اختران چون ماہِ من پوشیدہ شد	مطلعِ مہرِ سپہرِ آسمانے کیست آن
صورتے چون خوب دارد اینچنین خواہی چرا	مرد مفلس در حراست ناتوانے کیست آن
کس نمی پرسد کہ بیٹا کون ہے اندر جہان	تاج بخش و تاج گیر دولتانے کیست آن

(۲۵۶)

نوبتِ پیری رسیدہ در تلاش کو بکو
صحو با من گو کجا دارد مکانے کیست آن

(۱۶)

در شوقِ جانان پویان دلِ من	حیران دلِ من حیران دلِ من
گاہے باینجا گاہے بآنجا	در دیر و کعبہ جویان دلِ من
شادان و غمگین جز تو نیابم	خندان دلِ من گریان دلِ من
در ہر دو عالم کردہ ظہورے	ذات و صفاتِ سبحان دلِ من
در علمِ معنی بہرہ ندارد	دانا دلِ من نادان دلِ من
دوزخ بہشت است از قہر و ز مہر	موصوف وصفے زینسان دلِ من
تو رسمِ قاتل از من چہ پرسی	بسمل دلِ من بیجان دلِ من

جمله ملایک مسجود آدم — شخصے مجسم انسان دلِ من

او بحرِ وحدت هر لحظه هر آن — بر خاک آمد غلطان دل من

چون خطِ زیبا بر روے دلبر — سبزه دل من ریحان دل من

اول و آخر ظاهر و باطن — پیدا دل من پنهان دل من

واجب کجا بود آدم نبوده — چون ذات مظهر امکان دل من

جمله عوارض از من هویدا — جوهر دل من خوبان دل من

آن علمِ باطن در سینه آمد — گشته مقام سلمان دل من

از دردِ هجرت وز شوقِ رویت — تا روزِ محشر گریان دل من

(۲۵۷) غوغا بدینسان تا چند اے صحو
در خانه آمد مهمان دل من (۴)

من بنده آن خیالم باشد رضاے جانان — چیزے کہ رو نماید کردم فداے جانان

گر عاشقِ تو خواهد پیرِ فلک چو سازد — هر بند دل کشاید هر یک اداے جانان

جان در تنم نگنجد هوشم نمانده باقی — چیزیست لو رسیده آمد نداے جانان

(۲۵۸) صحوِ ترا چه باشد پوشیده راز گوید
چون درد دل نداری دارد دواے جانان (۶)

پیداست سروِ قدِ تو اندر سراے من — شاید همین نجات شود از براے من

بگذاشتم به پیشِ تو آئینه روز و شب — اے دل شدی نه سیر ز دیدِ لقاے من

تا بے بزلف داد دلم بیقرار شد
چون اژدہا رسید برائے فنائے من

از عاشقان بپرس کہ در دیر و در حرم
بیہوش و بیخبر شدہ از ہو و ہائے من

من سجدہ ہا کنم بدر دولت حسن رح
کے حاصل است غیر ازین شود مدعائے من

(۲۵۹)

خوفے چرا است از نفس واپسین صحو
حامی بدو جہان شدہ بو العلائے من

(۱۳۱)

بیا اے مطرب داود الحان
میانِ محفلِ محبوب سبحان

سرا شعرے ز مولانائے رومی
شوند اللہیان در حال رقصان

بکن لطفے تو از نیمہ نگاہے
بحال ما غریبان مستمندان

رود اسپ سماعم تیز چون برق
خیالم را کنی در راہ جانان

زہے فیض طریق بو العلائی
بیک صحبت شدہ زاہد بوجدان

توجہ کن توجہ کن توجہ
بدین امید آیم پیش شاہان

جناب شہ محمد را نیابم
بظاہر لیک در باطن نمایان

زہے فرہاد محو حق شب و روز
ہمیشہ در تلاش خویش غلطان

خیال ماسوائے را من چہ گویم
درونم صاف کن یا شاہ برہان

مدد کن ای جناب عزت اللہ
شود علم لدنی بر من آسان

جناب شاہ قاسم قسمتے دہ
شود تا نعمتِ باطن فراوان

شفیعم تو بگو شاہ حسن رح را
کند در کارِ ما تائید پنہان

(۲۶۰) همیشه کو بکو در جستجویت (۷)
بگردد صحو با حال پریشان

نام ساقی عزت اللهؒ هست حرز جانِ من — میکنم قربان بروی هر زبان ایمان من
چون الف قد و سراپا خال و خط زیر و زبر — حصهٔ لعل یمین آن روی خوش قرآن من
بوی آن گل در مشامِ جان رسید مست شد — نغمه خوانم همچو بلبل اندرین بستان من
باغبان شد مهربان بر حالِ زار ناتوان — از گلاب و نسترن پر میکند دامان من
مردهٔ صد ساله راحی میکند در یک نفس — شان بیچونی نماید عیسیِ دوران من
بادشاهِ هفت کشور تاج گیر و تاج بخش — صاحبِ تاج لوا در دو جهان سلطان من

(۲۶۱) صحو زار و مضطرب دارد تمنای بسی (۷)
در حریم دل بیا ای جان من جانان من

بر سرِ بامِ لامکان ماه لقا تو جلوه کن — پرده ز روی خود کشا سیّدناؒ تو جلوه کن
جان بلب من آمده المدد ای مسیح دم — خسته دلم غم و الم هر چه رضا تو جلوه کن
همچو گدا بیامدم بر سر کوی تو شها — بهر خدا تو جلوه کن شانِ خدا تو جلوه کن
طاقت دست و پا برفت چشم دلی کشاده است — روی نما تو جلوه کن روی نما جلوه کن
حاصلِ فیضِ مرتضی نائبِ شاهِ انبیا — سیّدنا ابو العلاؒ بر دل ما تو جلوه کن
هر که بکویت آمده خواهش او بر آمده — معدنِ بخشش و عطا بهر خدا تو جلوه کن

صحو غریب دعا جزے بر در تو فتاده است

(۲۶۲)
کن نظر بسوئے او روئے نما تو جلوہ کن
(۳)

ایجان جان ایجان من یکشب بشو مهمان من
نظارہ کردہ روی تو قربان کنم ایمان من
مطلق مقید بودہ ام گویم کرا سلطان من
یارم ز شہرگ ہمقرین شاہد بود قرآن من

(۲۶۳)
ظلّ حمایت عالمی بین رونق خوبان من
بر حال صحو بینوا باید کرم سلطان من
(۵)

گرد ماہر گز نگردد آز روے عاشقان
رائگان اندر وصال جستجوے عاشقان
جور من امروز باشد روز فردا سرفراز
در قیامت شرمسارم روبروے عاشقان
دان غنیمت حال ایشان مدعی باطل برو
در دو عالم کس نداند آبروئے عاشقان
لمعۂ انوار ایشان بر زمین و آسمان
آفتاب روز روشن عکس روے عاشقان

(۲۶۴)
روز و شب شد صحو دیدارم غذای عاشقان
ہر زمان از غیب بینم من بسوی عاشقان
(۵)

کافر عشق زلیخا در پے ایمان من
مسکنم در بتکدہ اے یوسف کنعان من
بر رخ من طفل اشکم خود بخود آید پدید
ستر پنہان فاش کردہ دیدہ گریان من
آئینہ ذات تو آمد ہر دو عالم بالیقین
پر تو حسن جمالت در جہان خوبان من
مہربان از ول شدہ چون آن مسیحا زمان
درد دل دارم نہایت خود شدہ درمان من

(۲۶۵)
یا رسول اللہ خدارا لطف کن بر حال صحو
دیدہ باید وا شود چون دفتر عصیان من
(۵)

آغاز گر بے سود رفت انجام کار اندیشه کن
پرسد حساب جمله را لیل و نهار اندیشه کن

تسبیح بکف در عالمے میکشی بهال دنیوی
عقد انامل روز و شب واعظ شمار اندیشه کن

شرمے نداری الامان موے سیه گشته سفید
غافل بکار خویشتن آخر زیار اندیشه کن

اے بیخبر وقت خزان ثمره کجا حاصل شود
فرصت غنیمت این دمست آمد بهار اندیشه کن

گل غنچه گشته در چمن گلچین بیامد بر سرت
اے صحو بلبل نغمه خوان در کارزار اندیشه کن

(۲۶۶) ردیف واو (۵)

من دیده ام روئے شمار از من حجابے چون بگو
اصلا نشد سرزد خطا اکنون عتابے چون بگو

ما را معلم عفو کن خیز دو دوی از درس تو
مانند طفلان روز و شب خوانم کتابے چون بگو

من تد بکارم و لے اندر حسابم میکشند
مختار خیر و شر توئی بر من عذابے چون بگو

اینک که آمد در جهان سیر بکن در این و آن
عمریکه داری زودتر پا در رکابے چون بگو

کارے بکن اے صحو من از لن ترانی باز آ
غافل بلائے از الست باشد جوابے چون بگو

(۲۶۷) (۵)

اے باد صبا سوئے دلارام روان شو
در کلبهٔ من باز بیا راحت جان شو

غلطیدن بر سر راه تو توان دید
نشتر چو زنی راحت خونی جگران شو

یوسف به سر کلبهٔ تو میل گذر کرد
اے عشق زلیخا تو کنون زود جوان شو

از چاکِ دلم سر بدر آور بتماشا — چون مطلع خورشید تو امروز عیان شو

(۲۶۸)

اے عشق ہو النار ہو النار یقین است
جز صحو کہ آتش بزند محو بیان تو

(۹)

عشق شد در پئے جانم تننا ہا یا ہو — فارغ البالِ زمانم تننا ہا یا ہو
صاحبِ کون و مکانم تننا ہا یا ہو — خیر و شر سود و زیانم تننا ہا یا ہو
حاجت صوت و ندا حرف و صدا نیست مرا — بیز بالست بیانم تننا ہا یا ہو
حق نما آئینہ ام آئینہ ام آئینہ ام — صوت بیچو لست بیانم تننا ہا یا ہو
مقصدے نیست مرا جز تو شہر دو سرا — من ترا دانم و خوانم تننا ہا یا ہو
در بشر گشت کہ روپوش کسے نیست منم — من بھر پردہ تہانم تننا ہا یا ہو
چون خیالے بخدا خود بخود آمد کہ منم — شدہ ایجاد جہانم تننا ہا یا ہو
پائے من سودہ و بشکستہ میان ہیچ مپرس — ماعرفناک نشانم تننا ہا یا ہو

(۲۶۹)

صحو را حالتِ فردوس چہ گوئی واعظ
من بخود سیر جنانم تننا ہو یا ہو

(۵)

جسم تم رومیدہ اندر خیالِ روئے تو — قامتِ من شد خمیدہ چون خم ابروئے تو
سنبل و ریحان و عنبر نکہت مشکِ ختن — منفعل گشتہ خجل گشتہ ز بوئے موئے تو
شعبدہ بازی کنی یا امتحان عاشقان — تار پیچیدہ کہ بر رخ خم شدہ گیسوئے تو
طائرِ لے آشیانم خانہ بر دوشم صبا — خانمان آوارہ کردہ در ہوائے کوئے تو

(۲۷۰)	پائے او خوابیدہ منزل دور عاجز صحو شد طاقتِ او طاق گشتہ کے رسد در کوئے تو	(۵)

مے تپم اندر خیالِ روئے تو — خاکِ من باشد غبارِ کوئے تو

رونما ایجانِ حسن آرائے من — جملہ عالم شد غلامِ روئے تو

زلفِ خوبان وگل و مشکِ ختن — یافت ہر یک بہرہ از بوئے تو

قم باذنی گو کہ ما زندہ شویم — گشت ما را نرگسِ جادوئے تو

(۲۷۱)	یا رسول اللہ ندارم طاقتے صحو عاجز چون رسد در کوئے تو	(۶)

من عاشقِ بے نامم این طرفہ دگر بشنو — بیجانم و باجانم این طرفہ دگر بشنو

چون عادتِ حیوانی ہر شام و سحر خوانی — بے یاد نہ انسانے از سنگ و شجر بشنو

عکسِ رخِ جانانہ در شیشۂ قلبِ من — انوار و ضیا دارد مانند قمر بشنو

آزاد شدم ایندم چون نیم نگہ افتاد — ایکائے حسنِ رخ ایدل بخشید اثر بشنو

قربان کفِ ساقی بخشید مے باقی — بیکیفی و باکیفی این لطف دگر بشنو

(۲۷۲)	اے صحو نمیدانی ہر دم و اپسا بین غافل تو مشو یکدم آمد خبر بشنو	(۵)

قرار اصلا نمی گیرد دل دیوانہ در پہلو — ترا مسجد بود زاہد مرا بتخانہ در پہلو

مئی وحدت بجامِ دل مرا لبریز مے باید — اگر لطفے کند ساقی بود میخانہ در پہلو

بنای خانهٔ هستی مکن برباد یار من — تلاش گنج اگر داری بجو پروانه در پهلو
خلاصی از خودی خواهی که شغل می خوری آید ل — مقید عام و خاص است این بود پیمانه در پهلو

بخدمت حور و غلمان تا مبارک بر تو جنت باد
بگردای صحو گرد میکشان میخانه در پهلو

(۲۷۳) (۴)

فتنه کند در جهان چشم طلسمات تو — چون نشود دشمنش حبت محو اشارات تو
بود حقیقت نهان در سخن کن فکان — گلشن کون و مکان رنگ خیالات تو
خسته و بیچاره ام در بدر آواره ام — این خبرم کی رسد تا بسماعات تو

یا حسن خوش بیان صحو ندارد زبان
این غزل و این سخن جمله اشارات تو

(۲۷۴) ردیف های هوز (۷)

در پرده او بصورت انسان بر آمده — واجب نگر بحالت امکان بر آمده
زان وجه پیش خاک ملک سر بسجده شد — پوشیده خود بصورت انسان بر آمده
طفل است در بغل و تجسس بهر دیار — بیرون ز خوابگه شده جویان بر آمده
با این همه الان کما کان حقه — بیرون قدم ز انجمن جان بر آمده
نقد امانتم که بهر جا دلم بدید — سارق گهی و گاه نگهبان بر آمده
غافل دلم گشت ز اسرار آن نگار — گه میزبان شده گه مهمان بر آمده

(۲۷۵) | (۵)

مارا علاج فرقت لیلیٰ تو صحوگو
در جذبه بسوے بیابان برآمده

یک مهر منظر یک ماه پیکر دیدم سحرگاه دیدم سحرگاه
دارد طلوعی بر قلب عارف آن مهر انور انمهر انور
در یادِ ساقی جام و صراحی بشکست توبه بشکست توبه
گاهی لبِ خود جنبان مسیحا بر حال بیدل بر حال بیدل

حسن خداداد بنمود ما را الحمد لله الحمد لله
سالک بکن سعی در راه مولیٰ باشی تو آگاه باشی تو آگاه
زاهد من مے توبه صد بار گویم استغفر الله استغفر الله
درد دلم را باشد دوائے آن لعلِ دلخواه آن لعل دلخواه

(۲۷۶) | (۶)

در راه شوقش از تیغ عشقش مقتول گشتم مقتول گشتم
صحوم امانت بسپردم او را الحمد لله الحمد لله

احمد بلا میم است احد بیچون و باچون آمده
آمد خیالے ناگهان گفتا منم مفتون خود
از آب و گل روئے نمود آن آدم فخر ملک
شد فیض فیاضِ ازل گشته دلم همچون صدف
واجب تنزل کرده شد حتی بشکلِ ما و من
او شاه بود و من گدا هرگز نبودم من جدا
سرسبز کن آبے بده غافل مشو اے باغبان
مجنون صفت در دشتها جویانِ آن لیلیٰ ادا

محوِ جمال خویش شد شیدا و مفتون آمده
لیلےٰ اگرچه بود او با عشق مجنون آمده
خود در بدر روئے خویش او بر خویش مفتون آمده
ظاهر چه گویم در برم آن دُرِّ مکنون آمده
جنگی بموسیٰ میکند گاهے بفرعون آمده
از کنت کنزاً مخفیاً بے پرده بیرون آمده
گو شاخِ نخل آدمی پربار و گلگون آمده
خم کرده گردن سوئے دل مصروف افسون آمده

من چیستم اے صحو گو تا همرهِ پاکان شوم

(۲۷۷)	در نعت عذر ہر یکے لا احصی افزون آمدہ	(۵)

صبا عزم دارم بسوئے مدینہ	کہ باشم مقیمانِ کوئے مدینہ
کنم جان و دل را فدا بر جمالش	نماید چو سلطان روئے مدینہ
معطر دل و جان خود را نمایم	صبا رقص آید ز کوئے مدینہ
زہے خُلق یکتا کہ عالم غلامش	پسند خدا شد چو خوئے مدینہ

(۲۷۸)	ز دریائے رحمت ترحم بحالم منم تشنہ دیدار جوئے مدینہ	(۵)

بیا در محفل قاسم دل مردہ شود زندہ	حیات خویش گر خواہی بمانی تا ابد زندہ
ازین بیت الخلا دیگر بجز رنجے نشد حاصل	نہ آید موت گرد او کزین عالم رود زندہ
ہمہ عالم باکل و شرب ہلاکت را سبب گشتہ	اگر بینی بچشمِ دل بود اہل خرد زندہ
زمین ساکن ز پابوسی فلک اندر طوافِ او	نہ بینم جز دلِ عارف درین عالم بود زندہ

(۲۷۹)	چہ بینم صحو من دلشب کہ در گوشم ندا آمد در آغوشِ مسیحِ من دل مردہ شود زندہ	(۵)

در جستجوئے آن صنم از خانمان آوارۂ	شیخ و برہمن ہر یکے آوارہ بیچارۂ
در کعبہ و بتخانہ شد حاصل مراد زاہدان	ہر جا برائے عاشقان دائم شدہ نظارۂ
اندر خیال روئے او قرآن شدم فرقان شدم	شد ابروم یک آیتی شد قلب من یکپارۂ
اے وہ چہ داری حُسن خود تابندہ در ارض و سما	شد زرد مہر و ماہ ہم در پیش گل رخسارۂ

(۲۸۰)

بستم حنائے صحو من بردست فصادان دہر
از خون رگہائے دلم سر بر زدہ فوارہٗ

(۵)

آن یار من گلگون قبا پوشیدہ اکنون آمدہ
خون غریبان ریختن شغل دوامی روز و شب
سلطان عالم در جہان پوشید رخت آب و گل
شوق دلش افزون شدہ تا بنگرد لیلائے خود

بعد از خرابی چمن اندر چمن چون آمدہ
برہم زدہ بزم جہان با تیغ پر خون آمدہ
لشکر کشیدہ از کجا اینجا بہ شبخون آمدہ
در عرصۂ کون و مکان رقصیدہ مجنون آمدہ

(۲۸۱)

من عین آن او عین من اصلا نباشد ہیچ فرق
صورت گرفتہ صحو من پیچیدہ مضمون آمدہ

در حیس عالم کجا جدا ماندہ
گر کسے اتباع اسما کرد
خون دل ریختیم بحسرت و یاس
ما شہیدان تیغ تسلیم
بخدا اند ہیے بلند ارد
وائے در زیر خاک مدفون شد
بہ پیش او من چسان روم یارب

فانی از خویش شد بقا ماندہ
رفت آرام در بلا ماندہ
در کف پا تو حنا ماندہ
از ازل تا ابد بقا ماندہ
ہر کہ در عشق مبتلا ماندہ
مجمع گلرخان کجا ماندہ
عمر من رفت در ہوا ماندہ

(۲۸۲)

صحو بیمار را دوا باید
در لب لعل تو دوا ماندہ

(۵)

اسم سامی با مسمی چون نمودار آمده

مختلف ایوان عالم هست در معنی یکے

میفریبد عاشقان را بہ جمال مہوشان

خود زده بانگ انا الحق پیش و پس دارد گواه

خود بشان عزت اللہؒ شہ پدیدار آمده

گاه آدم گاه حوا بہر اظہار آمده

کسوتے پوشیده خاکی گرچہ مکار آمده

در عہد الست گاه محشر بہر انکار آمده

(۲۸۳) گر شنیدی این نوید اے صحو خود را خاک کن

خوش خرامان یار دلبر سوئے بازار آمده (۳)

بحر قاسمؒ شد مقید اندرون کوزهٔ

فیض ذات بیچگونم بس محیط اعظم ست

این سخن باور ندارد دیدهٔ دل دوزهٔ

ہفت دریا دست بستہ بر درت دریوزه

(۲۸۴) سینہ شد گنجینہ اے صحو از عنایات حسنؒ

حصہ یعقوب دارد پر بہا فیروزه (۵)

ندیده دیدهٔ عالم چنین دربار شاہانہ

بمیثاقے بہ بستم عہد دل داده نگیرم باز

خبر دارند این دوران ز نزدیکان دل کوران

بمستی رقصم ار بینند شود زہره خجل روئے

ظہور گل بکل بینم زہے ناز عروسانہ

پے نظارہائے حسن منظر ساخت جانانہ

کہ بیسازند ہر دم خویش را بر خویش دیوانہ

بده ساقی مرا امشب ز دست خاص پیمانہ

(۲۸۵) شده بر صحو غالب سکر خود را خود نمی بیند

بشمع حسن ہمرنگی دل او گشت پروانہ (۶)

در قبائے عزت اللہؒ آفتابے یافتہ

کاز حرارت قلب عالم را کبابے ساختہ

درشنا آن آشنائے درد مطلب یافتہ
شور و غوغا زان سبب اندر جہان پیدا شدہ
بے توجہ از توجہ بستہ شد منتہی
نیست امکان بشر اندر کمالش دم زدن
سرمۂ چشم مہ و مہر است خاک پای تو

آنکہ اندر بحرِ وحدت خویش را انداختہ
در دل مینا شراب اُنْہُمَا انداختہ
سوز و ساز عاشقان را ساختہ پرداختہ
بر سرِ عرشِ معلّی چون لوا افراختہ
دست بستہ قدسیان پشت سپر انداختہ

(۲۸۶)
صحوا اندر باغِ عشقش رنگ بیرنگی نما
طوقِ الفت در گلو انداز ہمچون فاختہ
(۴)

تیغ عشقت یار من برگردن عمخوار بہ
عاشق روئے صنم را زہد و تقوی کار نیست
نیست لائق میگذاری روز و شب در خواب و خور

تا سر دشمن سلامت مصلحت را کار بہ
بر جبین قشقہ کشیدہ در گلو زنار بہ
عاشقان را ہر زمان چون چشم دل ہشیار بہ

(۲۸۷)
ہیچ میدانی رموز عارفان اے صحوا زار
در حریم بادشاہان محرم اسرار بہ
(۵)

منم غلام غلامِ تو یا رسول اللہ
بدہ جواب سلامم تو شافع محشر
بر آن زمین کہ فتد نقش پائے انور تو
نوید داد ملایک مبارکی اورا

دلم فدائے کلام تو یا رسول اللہ
خمیدہ ہر سلام تو یا رسول اللہ
سرِ خواص و عوام تو یا رسول اللہ
شنیدہ ہر کہ پیام تو یا رسول اللہ

ہر چہ سر زدہ از من معاف کن للہ

(۲۸۸) که هست صحو غلام تو یا رسول اللہ (۵۱)

چون کمان انداز من تیر از کمان انداخته
در تن ما مرغ جان را نیم بسمل ساخته

ناوک مژگان جانان در تلاش روزگار
سینهٔ بے کینه خواهد چون سپر انداخته

باعث این مغفرت رندان تو خواهد شود
خدمت پیر مغان از جان و دل انداخته

جای انصاف است یاران شور و غوغا دم مزن
دل بدست دیگران و عظ کسے بگذاشته

خود بخود در خانهٔ خمار آمد صحو دوش
نقد دل در کوئے جانان از ازل در باخته

(۲۸۹) ردیف یائے تحتانی (۵)

بیا مطرب غزل برخوان بخوش الحان داود ے
حجاب مرتفع گردد نماید شان معبودے

چنین گوهر بدست آید که عمر بے بها داری
وجود عالم امکان میان بود و نابودے

برائے ما گنهگاران رسول هاشمی آید
پیاده سر برهنه با لوائے پاک محمودے

چو دیده زلف یارم را دلم با پیچ و تاب افتاد
ز چشم روئے پوشیده کجائی بخت بهبودے

(۲۹۰) بکف گیری چراغے گر نمی یابی کسے دیگر
ببین اے صحو در عالم وجودت هست موجودی (۵)

پریشان حال عریان تن بکویت آرزومندے
برخ زرد و لب خشک و برائے وصل دلبندے

عجب رمزیست پیچیده میان عاشق و معشوق
کسے خواهد کسے جوید کسے را کس خداوندے

همه روزی بفکرِ تو نه شب خوابی برو دیده
نمی گذرد دمِ و ساعت بجز آه و فغان یاران

بیا د جانِ مشتاقان درین کاشانهٔ خرسندی
ربوده جان و دل یغما چو خوبان سمرقندی

(۲۹۱)

ز بسترِ صحو مے بینی اگرچه دیدهٔ بیداری
تماشائے جهان بیند بچشم آن نظر بندی

(۳)

پریشان حالِ من جانان کسے داند که تو دانی
ته تن داند بجان داند کسے داند که تو دانی

کلامِ محفلِ رندان کسے داند که تو دانی
نهفته راز ازین پنهان کسے داند که تو دانی

(۲۹۲)

منم منصور وقت من بیا اے مدعی نادان
درون تن دل سوزان کسے داند که تو دانی

(۵)

نظر بر خویشتن اصلا نداری
خیالِ ماسوی زاهد مبارک
دلا تا کے بدنیا مبتلائی
کجا با خویشتن خود عشقبازی

بجز ما و شما سودا نداری
درون کعبه دل بتخانه داری
که عزم عالم بالا نداری
کسے محرم دگر شیدا نداری

(۲۹۳)

کم از مرغے بناشد آدمی صحو
بکن پرواز چون بالا نداری

(۵)

هر شب شب ماه نو پیدا ایم و پنهانی
در دیر و حرم تا کے بے سودِ تلاشِ تو
این طرفه تماشائے از دیدهٔ من بنگر

چون روز هویدا ایم در عالم امکانی
رو پوشش بود یارم در جامهٔ انسانی
آن خانه خرابی شد در خانهٔ مهمانی

بی نام و نشان باشم حاضر ز درِ دولت — ما را چه هوس دیگر در حضرتِ سلطانی

(۲۹۴)

بسیار سفر کردی ای صحو بیا اینجا
هر یک بطریق تو چون خواجه کرمانی

(۵)

شخص بصورت نباشد هست این صورت کسی — این همه اشکال دیده صانع صنعت کسی
عکس را بی شخص امکان نیست اصلا این زمان — آسمان را ایستادن بی ستون قدرت کسی
بحر بی پایان شه فرهادِ ما این است بین — جلوهٔ دارد هویدا غرق در رحمت کسی
درکه دارد جنون پس پند ناصح را چه سود — عاشق حیران نداند مانع الفت کسی

(۲۹۵)

دم مزن ای صحو من اندر طریق عاشقان
راهی کوی بتان شد دل پی لذت کسی

(۵)

هر دم وصال است چون همدمِ تو باشی — در تو نهفته گنجی زبان محرم تو باشی
خواهی وصال جانان یکدم مشو تو غافل — زین گفتگو چه حاصل بس محرم تو باشی
آن کیست آفریده ظالم نبود هرگز — پندی شگرف بشنو چون مرهمی تو باشی
آب حیات باید برکن بکوه هستی — بهر شفای عالم چون قلزمی تو باشی

(۲۹۶)

فرصت غنیمتی دان هشیار باش ای صحو
می نوش کار خوب است تا آخر می تو باشی

(۴)

با تو مرا چه کار که انسان نشوی شوی — کافر نشوی نشوی و مسلمان نشوی نشوی
این هیچگانه دعویِ لاف است مدعی — بر آستان دوست که دربان نشوی شوی

جانان نیم بروئے تو بینم کسے دگر | در عالمیکه مجمع خوبان شوی شوی

(۲۹۷) بشناس صحو حفظ مراتب وجود را
چون بنده باش خویش که سلطان شوی شوی (۶)

زوالعجب خال که بر عارض زیبا داری | خود تو رومی ز حبش گو چه تمنا داری
تو بمانی که ترا صورت و معنی ز تو شد | حُسن یوسف بخدا عشق زلیخا داری
بلکه سعیت همه دل بردن و عاشق کشی است | سوزش شمع به پروانه چه پروا داری
مصحف روئے تو والشمس دو زلفت واللیل | زیب الیسین بکمر تاج ز طٰهٰ داری
قاب قوسین عیان کرده بخط اوسط | دهن تنگ چه داری تو معمّا داری

(۲۹۸) باخبر گشته ز حالم بت کافر اے صحو
درد دلم آمده پرسد چه تمنا داری (۶)

شراب ما عرفنا طرفه نامے | برنگ مے ز خود رفتم بجامے
نه از جان و تنم هوشے بدارم | چنان مستم بگویم صبح و شامے
شب و روزم بیادِ تست زنده | ندارم در جهان غیر تو کامے
نوازش آنچنان خود عبد گفتی | که سلطان را چنان زیبد غلامے
دو عالم صید تو صیاد نهان | که زلف عنبرینت هست دامے
نظاره صحو را حاصل شب و روز | تو ئی هر جا ترا هر جا مقامے

نماز باطنی اے صحو خوب است

(۵)	نسجدہ نے سلامے نے قیامے	(۲۹۹)

خویشتن را چون تو مطلق ساختی — از تعلق بے تعلق ساختی
موجد کون و مکان در ہر مکان — آسمان را خود معلق ساختی
نیست منصورے میان این ندا — تہمت ناحق انا الحق ساختی
من چہ گویم نعتِ پیغمبر بگو — شافع محشر مصدق ساختی

(۴)	شکرِ حق صحو م غلام بو العلاؒ منسلک در سلک مشفق ساختی	(۳۰۰)

بہم چشمان نخستین سرفرازی — شہیدِ تیغ نازم بے نیازی
ملایک سجدہ کردند آشکارا — چہ شد اکنون بگو نکتہ نوازی
فدا سازم ہزاران جان بلطفش — کشیدہ در کنارم پاکبازی
ببین محمود را در عشقبازی — بصد جان گشتہ مملوک ایازی
چرا کردی ز بزم خویشتن دور — بود نار فراقت جان گدازی
خلیلِ ما بجائی در فراقت — دلِ بریان طپید با سوز و سازی
زشادی بر فلک زہرہ برقصد — شنیدہ حال من بندہ نوازی

(۵)	درون کعبہ ہم بتخانہ جستند کجائے صحو رفت آن حیلہ سازی	(۳۰۱)

مشت خاکم چون غبارے در ہوا انداختی — از حضیض ارض بر اوج سما انداختی

هو العجب صورت بداری تا نه بیند چشم غیر
بر رخ خود پردها چند از حیا انداختی

عاشقان را سر تراشد خنجر شور الست
از جواب آن زبان اندر بلا انداختی

زاهد مسجد نشین این شیوهٔ تسلیم نیست
زلزله در خویش از دست دعا انداختی

(۳۰۲)

نیست واجب شکل ممکن صحو می بیند عیان
خود ز دست خود حجاب خود نما انداختی

(۵)

ما را تلاش دوست و یار کسی شوی
مستم ز بادهٔ خویش خمار کسی شوی

بر مرکب وجود سوار کسی شوی
یار کسے شوی و نگار کسے شوی

چون چوب خشک خار وجود است خار خار
گل در چمن کسی و بهار کسی شوی

هر گل خیال خام و بیهوده پخته است
عاشق کسی شوی و عذار کسی شوی

(۳۰۳)

اے صحو بین که در همه اعداد و احد است
اعداد صد هزار شمار کسی شوی

(۶)

بیا بنشین بیکساعت ندیدم چون تو عیاری
پری روئے سیه موئے جفا جوئے دل آزاری

تو اندر حسن یکتائی من اندر عشق یکتایم
نه چون تو ناز فرمائی نه چون من ناز برداری

بمن تهمت عبث کردی ترا صد آفرین العشق
جفا کم کن نمیگویم بحال من ستمگاری

ربود از دل شکیبائی ربود از تن توانائی
بت عابد فریبے کجکلاہے شوخ و مکارے

درین امرے پریشانم چه تدبیرے بجا آرم
که منزل پیش میدارم نه مجبورم نه مختارے

چنین تقدیر من شاید که فردا سرخرو باشد

(۳۰۴) بسرِ اے صحوؔ مے آیم مرا کش ہر بسر داری (۵)

بیا در کوچہ خواجہ حیاتِ جاودان یابی
تلاشِ روز و شب واللہ کہ در دیر و حرم کردی
اگر تو بشکنی از دست ہمت کوہ ہستی را
ز تبدیلِ صفاتِ خود صفات اللہ شود حاصل

شود زندہ دل مردہ نجاتِ دو جہان یابی
نشانِ بے نشان اے دل درین بزِ عیان یابی
رفیقِ عالم بالا شفیق لامکان یابی
ہمہ خواہان وصلت از زمین تا آسمان یابی

(۳۰۵) چرا اے صحوؔ غمگینی کجا رفتند آن یاران
کہ ہر یک سرو قد اندر حریم گلستان یابی (۵)

در دو عالم آشکارا خود نمود اراست وے
ماند اگر ثابت قدم اے دل کسے منصور دار
می شناسد یار یار اکس درین عالم بگو
حفظ باید در مراتب تا بقرب شہ شوی

خلق حیران در تلاشی ہست ہشیار است وے
دم نمی زد جز انا الحق گرچہ بر دار است وے
ہر زمان در ہر مکان خود گشتہ اظہار است وے
ہر چہ آید در نظر او عین دلدار است وے

(۳۰۶) ما نمی گوئیم دگر گوئیم صحوؔ انکار ما
کفر آید در شریعت ہست اقرار است وے (۴)

بیا مطرب بسر انشعرے بخوش الحان داؤدی
نمن محبوبِ مختارم علاجم چیست اے واعظ
بجہل او چون ابوجہل است اگر زاف صنم بیند

بعالم شورش افزاید کجا شد راہ نابودی
شدم چون بسملِ غلطان چو دیدم شان معبودی
رخت چون آئینہ واللہ ندیدہ چشم مسرودی

طواف میکدہ اے صحوؔ کردم با دل صافی

(٣٠٧) بئے بیت سماع اینجا کنم تعمیر مسعودی (٥)

دیروز نبودی تو امروز هویدائی
هردم دم و اپسین هین هستی اگر انسانی
از ذات محیط تو حیران و پریشانم
دل صاف کنم هر دم حقاکه ترا بینم

غافل ز مقام خود و الله چه بودائی
بر خال و خط خوبان بیوجه تو شیدائی
اینجائی و آنجائی حقاکه تو هر جائی
ای آنکه جمال خود بی پرده تو نمائی

(٣٠٨) شد صحو کمینه را دیدار کجا حاصل
یکتاست جمال تو در عالم یکتائی (٥)

اگر من نبودم خدا هم نبودے
شب هجر بگریستم خون خالص
کجا روح اعظم کجا فیض اقدس
کسے پائے بند سلاسل نگشتی

ظهورے ز حوا و آدم نبودے
دلا گر بچشمان من نم نبودے
در اینجا بجز خویش آدم نبودے
بزلف سیاهش اگر خم نبودے

(٣٠٩) وجود است موجود لاشک فیها
چه میگفت صحو او چو همدم نبودے (٥)

سریر مملکت دل را من تسلیم میکردی
چه میگویم ملائک تازیانه خورده لا العلم
کسی کامل کسی جاهل کسی محرم کسی مجرم
بسر بار گرانمایه براهم پائے می لغزد

نوازشن خلعت بجد عجب تکریم میکردی
بعلم اولین و آخرین تعلیم میکردی
باستعداد دل اعیان اگر تقسیم میکردی
تماشا دیدن جانان مرا تقدیم میکردی

(۳۱۰) | توتا کے لاف میگوئی کہ میگویم تراجاہل شناس اے صحو قدر خود زحد تعظیم میکردی | (۶)

فصل گل آمدہ اے شوقِ بیابان مدد ے
نشمیدیم مگر بوئے وجودت ہرگز
میزنم مثلِ جرس بانگ انا الحق ایدل
حسن یوسف تو ئی خضرِ رہ عشق توئی
نعرۂ گر بزنم از دو جہان ہوش برم

دشت وحشت مدد ے چاکِ گریبان مدد ے
عین اعیان مدد ے واجب و امکان مدد ے
چوبِ دارے مدد ے نخلِ بیابان مدد ے
در برت سبز قبا رشک گلستان مدد ے
حضرت عشق بکن دررہ پنہان مدد ے

(۳۱۱) | میروی صحو درین راہ توافتان خیزان بینوا ایم بجد احضرت برہان مدد ے

وائے بروئے ذاتم اسما نقاب تاکے
دریا شدم بدریا دریا حجاب تاکے
معشوق سرفرازم من عین آن نگارم

من ناظرِ حقیقت از من حجاب تاکے
وا شد یقین بچشم موج وحباب تاکے
این دولتست یکجا مثل شراب تاکے

(۳۱۲) | پختہ نشد دل من خامی ہنوز باقی از سوزش حرارت بوئے کباب تاکے | (۵)

دردہا دارم کہ درمانم توئی
مرشدم یا بو العلاؒ یا بو العلاؒ
کس نمیداند کہ بیا کون ہے

راحت جانم توئی جانم توئی
عاشقان را دین وایمانم توئی
محفل آرا گرچہ مہمانم توئی ✤

راست گویم زاہد کج فہم را　　محفل آرا اگرچہ مہمانم توئی

(۳۱۳)　　راز پنہان میکنم تا چند صحو
اشک ریزان چشم گریانم توئی　　(۴)

بکار غیر گردانم نمیدانی بناوانی　　کہ فرداز رخ نہ برارم زروز ہول چندانی
نہ از نام ونشانِ اوم اعلمت وآگاہی　　زلیخا وار حیرانم بعشقِ یوسفِ ثانی
دوئی برخاست گرجمعیت خاطر شد حاصل　　عزیزِ خویش خود گشتہ پریشان شد پریشانی

اگرداند بصدق دل بقین شد صحو را حاصل
بگویدزان زمان یارم رموزِ اعظم ثانی

خمسہ

عرب باشد عجم ہم در غلامی　　ہمہ در عشق تو پویان تمامی +
بعالم شد طفیلش انتظامی　　بشوقت جان بلب آمد تمامی

کہ قم قم یا حبیبی کم تنامی

ربودہ فرقتت از جان من ہوش　　فگندہ زلف مشکین تو گلپوش
فدائے سرگینِ چشم من کوش　　عمامہ بر سرو جامہ بتن پوش

لقد سر و برخ ماہ تمامی

گدا ایم اے شہ عالی امارت　　تولی بر صفحہ دو سرا عبارت

اگر افتد قدمگه بر حصارت ‏ بساط دیده فرشِ انتظارت

قدم نه بر سرم وقتِ خرامی

شبے بر عاصیان ملجائے پاکت ‏ مقامِ یثرب و بطحائے پاکت

ہزاران بر رخِ زیبائے پاکت ‏ فدا جان و دلم بر پائے پاکت

بمرگ ما شود جانت گرامی

شده حیرت فزون در راه کویت ‏ رسول و انبیا در شوقِ رویت

بقیدِ جاهِ الفت مو بمویت ‏ ہمہ پیغمبران در جستجویت

نہ دنیا را نہ عقبیٰ را تمامی

ہمہ اشعارِ من تمہید دارد ‏ محبت یار تو جاوید دارد

نہ جز تو صحو جائے دید دارد ‏ ہمہ عالم ز تو امید دارد

بگو اے ماهِ من محو کدامی

نظمِ مختلف

جانم بلب آمد از جدائی ‏ اے عیسیِ من بیا کجائی

اے دوست چرا تو بیوفائی ‏ از بہر کہ در برم بنائی

آخر تو بگو نہ یارِ مائی

زاہدے پوشیده در شب بر درِ میخانہ رفت ‏ جامۂ ہستی دریده چون بلب پیمانہ رفت

پندار اسودے ندیدہ مے پرستان اگر — در کفشے بادہ نگنجد محتسب دیوانہ رفت

دیگر

گرچه هر لحظه دلم بانگ انا الحق میزند — همچو منصور این زبان در سرّ مطلق میزند

پیش مے آرند شرع گرچه بشرع بگفت — لب بسرّ عالم سرِ عاشق بنا حق میزند

صد هزاران خون عاشق روز و شب زیر فلک — کے بود آگه کسی تیغ معلق میزند

دیگر

بیقرار از خود شدم اندر فراق خویشتن — گشت رسوا در دو عالم از مذاق خویشتن

شمع میلرزد ز دود آه من تا صبحدم — کاندرین فانوس روشن الحراق خویشتن

دیگر

منزلِ عشق دلارام تمام است امشب — تهنیت بادو دلا وصف تمام است امشب

ذوقِ آن بادهٔ دو آتشه باقیست خمار — محتسب بادہ خورد سجده حرام است امشب

دیگر

یکشبے من با حسینؑ اندر ملا — گفتم اے شاہ شهید کربلا

سیدان واقفی لنل توامد — گفته لاوالله لا والله لا

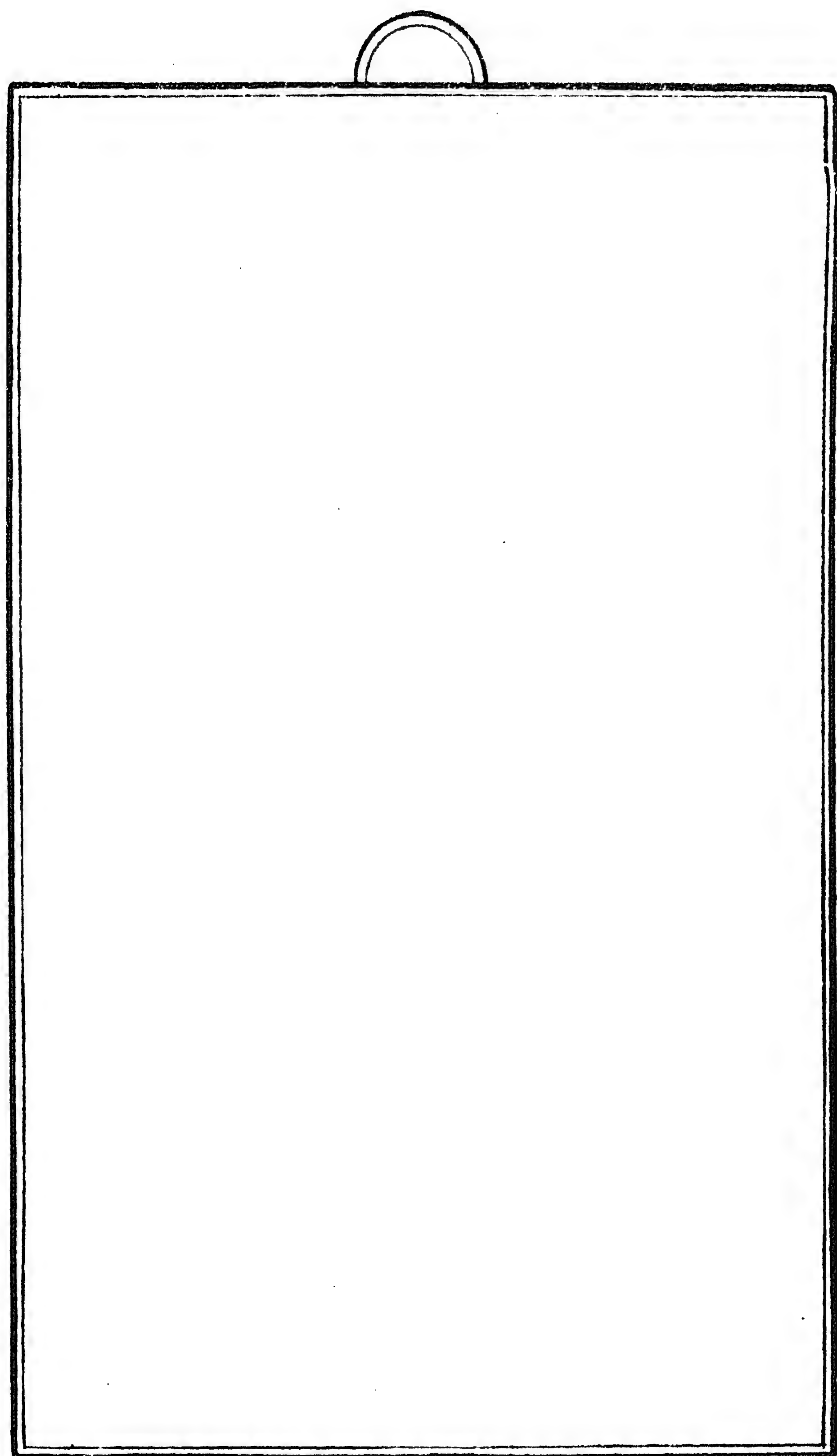
دیگر

بحر وحدت گم شد اندر جان من — اندرین یک قطره دریا دیده ام
عاشق شیدائے تو شد بیقرار — بر سر بازار رسوا دیده ام

دیگر

از جانب پیر مغان جاگیر عطا میخانه شد — چشم حریصان پیش من بینم که چون پیمانه شد
گر صد زبان باشد مرا شکرش ادا نبود ز من — با این همه جور و جفا لطفے نما جانانه شد
من راهی ملک عدم آرام و خواهم از کجا — خانه بدوشم هر شبے بس منزلم ویرانه شد
از سوز آه و ناله ام حیران ملائک گشته اند — وقت سحر کردم دعا در عالم افسانه شد

بالخیر تمت



٧٨٦

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا ط

الحمد للہ کہ دیوان بحر عرفان عمدۃ الاولیا قدوۃ الاصفیا واقف اسرار لاہوتی کاشف اسرار ملکوتی مظہر جمال محمود مصدر کمال بذات معبود حضرت آغا محمد داود نقشبندی ابو العلائی قدس سرہ العزیز

المو سوم باسم تاریخی

دفتر رحمت

۱۳۳۲ھ

المعروف بہ

دیوان صحو

اردو

حصہ دوم

حسب فرمایش عالیجناب ذی فضل مآب ناہج مناہج تحقیق عارف معارف تدقیق آشنای قلزم معرفت غواص بحر حقیقت عند الجناب ابو العلائی عزیزانہ شمع جمال آغائی حضرت اسیف والتعبیر خان صاحب محمد عبد الکریم خان شمشیر زادہ اللہ التوقیر کرور گیری ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

باہتمام حافظ فیاض الدین پرنٹر

ابو العلائی اسٹیم پریس آگرہ میں چھاپا گیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف الف

(۱) قال قدس اللہ سرہ العزیز فی توحید باریتعالی (۶)

تیرا ہمشکل نہین یار جہان مین دیکھا
مثل خورشید تجھے کون و مکان مین دیکھا

ہو کے بے نام و نشان پیش اجل اے پیارے
رنگ بیرنگ ترا کون و مکان مین دیکھا

جسکو تو ڈہونڈ رہا ہے وہ ترے پاس ہی ہے
کوبکو بر سر بازار دکان مین دیکھا

یون تو ہر اک نے کیا وصف سراپا تیرا
نمک آمیز بیان تیری زبان مین دیکھا

بعد مرنے کے بھی آرام کہان اوسکو نصیب
زار عاشق کو ترے خلد و جنان مین دیکھا

(۲۱) آپ کو آپ نہین دیکھ لیا جبتک صحو
بے مزا زندگی کو لاکھ جہان مین دیکھا (۵)

ہوا جو عاشق تمہارا صاحب خواب مطلق حرام سمجھا
یہی ہین آثار معرفت کے کلام حق لا کلام سمجھا

سنبھال اپنے کو پڑہ تو قرآن بگڑ رہا ہی عبث تو زاہد
نہین ہے آمین خلاف قبلہ جو مینے دلکو امام سمجھا

نماز مقبول کیون نہین ہو رجوعِ دل سے ادا کرے جب
جھکایا گردن کو جس گھڑی مین رکوع و سجدہ قیام سمجھا

ہوس شہی کی میرے دلمین نہ پارسائی ہی مجھکو مطلب
نہین ہے اصلا کسی کی پیروا مین جام جم کو غلام سمجھا

جہان مین ہر جا چکور آسا جگر حسودونکا جل رہا ہے
ہے صحو صاحب تمہارے منہ کو جو رشک ماہ تمام سمجھا

(٣) (٦)

دور دل سے جب خیالِ ما سوا ہونے لگا
سامنے پردہ اٹھا کر دلربا ہونے لگا

محفل آرا جب مذاقِ بو العلا ہونے لگا
خاکساری مین غرور کبریا ہونے لگا

گوش زد یہ کب ہوا عالم مین اے پیر مغان
مین سے تو اور تو سے مین یہ تذکرا ہونے لگا

منہ دکھانے دونون عالم آئینہ پیدا کیا
شخصِ ظاہر دوسرا مین دوسرا ہونے لگا

یار کے دورہ مین میرے شہر کا ہر بادہ کش
چھوڑ کر جام و صراحی پارسا ہونے لگا

وہ جو تھا نا آشنا اے صحو تیرا کیا کہون
بعدِ مدت رفتہ رفتہ آشنا ہونے لگا

(٤) (٧)

کھیل کرتے ہین گھر بیٹھے ہی درشن اونکے جوبن کا
ملا ہے آئینہ ہمکو سکندر قلبِ روشن کا

نہ مین کافر نہ مین مومن وہ جانے اور مین جانون
سر بازار کہدون ڈر نہین شیخ و برہمن کا

وہی دل مین سمایا ہے مین بھرتا ہون اسیکا دم
نہ وہ کافر نہ مومن دوست ہے میرے لڑکپن کا

کہان سے وہ کہان آیا عجب کچھ رنگ دکھلایا
تماشہ دیکھنے آیا جہان مین اپنے گلشن کا

سراغ اوسکا نہین ملتا کہان ہے یار ہرجائی
کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی دیکھے تو کیا دیکھے

دھوان چھایا ہوا ہے ہر گلی مین آہ و شیون کا
کہ یہ سینہ مرا گنجینہ ہے اوس شوخ پرفن کا

(۵)

پس دیوار جانان دفن کرنا صحو مضطر کو
کہ پہلو مین دل مضطر ہے کشتہ اونکی چتون کا

(۵)

جان تو رام ہوی تن ہوا لچھمن اون کا
تن تنہا ہون اکیلا ہون قیامت ہے قریب
جو صدا انی انا اللہ کی شجر سے نکلی
خود ہی کہتے ہین کہ شہ رگ سے قریب آ پکے ہین

ہم کیا کہتے ہین دو نون ہی ہین درشن اونکا
نام لیوا نرہا شیخ و برہمن اون کا
آگ لگجائے اوسے دیکھے جو جوبن اونکا
لامکان مین ہے وہ کسواسطے مسکن اونکا

(۶)

ڈھونڈتا ہے جو تجھے ڈھونڈ لے اپنے سے وہ آپ
خاکساری مین ملا صحو کو مخزن اونکا

(۵)

خورشید سماوات ہے ہر ذرہ یہان کا
بے نام و نشان کہتے ہین اور سب سے منزہ
کچھ لطف نہین جینے کا بے معرفت یار
کیا جانے کوئی مرتبہ عشاق کا یارو

شبلی ہے کوئی اور کوئی منصور جہان کا
موجود ہوا کون ہے بے نام و نشان کا
جو طالب دنیا ہے یہان کا نہ وہان کا
ہے محرم اسرار وہی کون و مکان کا

(۷)

بلبل کو سناتا تھا خبر باغ مین صیاد
گلچین ہی ہے اے صحو کوئی باغ جہان کا

(۴)

کس طرح چھوٹے گا یہ بیداد و ستم جلاد کا

جان پر اپنے بنی ہے وقت ہے امداد کا

آرزو مین اک ہما کی سینکڑون ہی مر گئے
کیا کرے دنیا و دین مین جستجو بیچارہ دل

کھیل تم لڑکون کا سمجھے صید ہے صیاد کا
ہے نہایت تنگ عرصہ عالم ایجاد کا

(۸)

صحو مرغ دل پہ آب و دانہ ہے مطلق حرام
تھا لکھا قسمت مین میری کیا گلہ صیاد کا

(۵)

قیامت سا گزرتا ہے مرا ہر دم جدائی کا
نہین چھوڑا ابھی تک دختِ رز کو گھر مین کھاہے
قلیون کے سکھانے سے نہین نقصان کچھ ہوگا
کروگے کب تک اب پردہ ہمین تم یہ تو بتلاؤ

گلہ کس سے کرون جانان مین تیری بیوفائی کا
ہوا زاہد کا بھی شہرہ جہان مین پارسائی کا
ازل سے ہے ہمارا او نگار رشتہ آشنائی کا
زمانہ آچکا جانان تمہاری رونمائی کا

(۹)

ہے یہ مکار کیسا صحو دیکھو گفتگو اوسکی
جہان مین گرم ہے بازار اوسکی خودنمائی کا

(۸)

نظر آیا رخ روشن کسی کا
نہین ہین بے سبب نیچی نگاہین
نہین رہنے کے وہ خلوت کے اندر
ذرا ٹھکرا کے جانا جاتے جاتے
کوئی اس جائے شاید آرہا ہے
نکلتے ہین جو گل بوٹے مہک کر
جو پہنا کان مین بالا یہ بولا

ہوا ہے خوب ہی درشن کسی کا
چرا لائی ہے دل چتون کسی کا
کہ بازیگاہ ہے آنگن کسی کا
ترے کوچہ مین ہے مدفن کسی کا
پتہ دیتا ہے یہ مسکن کسی کا
ملا ہے خاک مین جوبن کسی کا
تجھے ہے یاد بالاپن کسی کا

(١٠) (٥)

جسے دیکھا اوسی کا دوست پایا
نہین اے **صحو** وہ دشمن کسی کا

کیا تحقیق عالم مین نہ کوئی دوسرا نکلا
جسے دیکھا جہان مین مینے اپنا آشنا نکلا

پھرا دیر و حرم مین مین نہ پایا کچھہ پتہ اوسکا
کھُلا جب غنچۂ بستہ تو میرا مدعا نکلا

غلط فہمی کو کیا یون ہوا معلوم مدت مین
جسے عاشق سمجھتے تھے وہی اب دلربا نکلا

مجھے دیکھو نہ تم چشمِ حقارت سے مرے صاحب
بروزِ حشر بولین گے غلامِ بوالعلا نکلا

(١١) (٥)

کیا **صحو** اوسنے یہ اچھا نہ رکھا آپ کو باقی
صنم نامِ خدا دلبر تمہارا با مزا نکلا

شہر مین شہرہ ہوا اپنا پرایا نکلا
چاہ سے یوسفِ گم گشتہ زلیخا نکلا

کہدو مجنون سے کوئی میری زبانی اتنا
آج کس دہوم سے ہے ناقۂ لیلیٰ نکلا

کس قیامت کا بپا نوح سا طوفان ہوا
جوش پر جوش ہوا سینہ سے دریا نکلا

قلب سے کام بلمع کا اڑا جاتا ہے
رنگ تبدیل ہوا داغ سویدا نکلا

(١٢) (٥)

دونون عالم مین نہین **صحو** کوئی اوسکا نظیر
سب حسینون مین حسین شاہدِ یکتا نکلا

کیا نہین اوسکے لئے تختِ سلیمان ہوگا
آپکے در کا گدا دین کا سلطان ہوگا

صدقِ دل سے جو ترا غاشیہ بردوش ہوا
وہی ناجی بخدا صاحبِ ایمان ہوگا

آیا کس شان سے جامہ کو پہنکر پیارا
سات پردے مین چھپا حضرتِ انسان ہوگا

بات کہنا تو ہے سہل اور سمجھنا مشکل
معرفت جسکو ہو وہ صاحبِ عرفان ہوگا

(۱۳)
ایسے جینے سے مرے صحو ہے مرنا منظور
جو کہ دشمن ہے مرا آپ کا دربان ہوگا
(۵)

یار سے ملنا مراد دیکھئے کیونکر ہوگا
کون سی بات سے راضی وہ ستمگر ہوگا

بحرِ وحدت کے شناور کا خدا حافظ ہے
کیا کنارے پہ نہین کشتی کا لنگر ہوگا

طعنِ زاہد سے نہین ڈرتے گنہگار ترے
جنکے پلّہ پہ دہان شافعِ محشر ہوگا

بول اُٹھے گا ہر اک دیکھنا ذرّہ ذرّہ
اوج پر جب وہ مرا شمسِ منور ہوگا

(۱۴)
بیخبر گھر سے نہو کچھ تو خبر لیجے صحو
کون بیٹھا ہوا اس پردے کے اندر ہوگا
(۵)

مقامِ لی مع اللہ ہے امامِ شاہ قاسم کا
مسیحِ وقت ہے خادم غلامِ شاہ قاسم کا

بشر کو کب یہ قدرت ہے پرِ جبریل جلتے ہین
اشارہ کوئی سمجھے کیا کلامِ شاہ قاسم کا

عجب جادو بیانی ہے عزیزو کیا کہون انکی
عجب ہے دلربا چہرہ پیامِ شاہ قاسم کا

سلامی کو ترے باندھے کھڑے جن و بشر سب ہین
ادب سے ہین بجالاتے سلام شاہ قاسم کا

کوئی خالی مکان دیکھا مکین سے۔ تو نہین پایا
کہ ہر گھر صحو ہے مسکن قیامِ شاہ قاسم کا

(۱۵) در منقبت امیر المومنین علیؑ ابن ابیطالب حمی سرایید (۵)

کیا رتبہ ہو بیان جنابِ امیرؑ کا
خادم ہے جبرئیل مرے دستگیر کا

گرتے سنبھل ہی جاتے ہین ادنی سی بات ہے
نام آپ کا عصا ہے صغیر و کبیر کا

مجھکو بھی تھوڑی جائے بخف مین ملے حضور
ہوتا نہین دکن مین گذار افقیر کا

ہم مال و زر کو خاک سمجھتے ہین مونو
رکھتے فقیر دوست ہین بستر فقیر کا

(۱۶) کس کے فراق مین یہ فلک نیلگون ہوا
جو صبح و رنگ زرد ہے مہر منیر کا (۵)

ولہٗ قدس سرہٗ فی منقبت برہان الاصفیا امیر سیدنا ابوالعلاؒ

دل ہوگیا ہے جب سے شیدا ابو العلا کا
کعبہ سمجھ لیا ہے روضہ ابو العلا کا

لازم ہے جانیوالو احرام باندھے جاؤ
تا ہو نمود تم پر جلوہ ابو العلا کا

جائے صفا و مروہ صد راہ عام پر ہے
قدرت کا آستانہ کوچہ ابو العلا کا

بیدام و بے درم مین خادم حضور کا ہون
بندہ بنا چکا ہے بندہ ابو العلا کا

(۱۷) کھوٹا کھرا پرکھ لے ہے ضرب صبح و دلپیر
چلتا ہے دو جہان مین سکہ ابو العلا کا (۵)

در ثنائے سلطان الہند حبیب اللہ حی سرا ید

رخ روشن ہے وجہ اللہ معین الدین چشتی کا
ہر اک قالب مین ہے نقشہ معین الدین چشتی کا

کلام کُنتُ کنزاً کا دو عالم ہوگیا شیدا
سمجھ مین آئے کب رتبہ معین الدین چشتی کا

پلایا خم پہ خم ساقی شرابی مجھکو کہتے ہین
مبارک شیخ کو تسبیح مجھے زنار کافی ہے

بنا پھرتا ہون متوالا معین الدین چشتی کا
گلے مین پڑگیا مالا معین الدین چشتی کا

(۱۸)

جو جی چاہے تراشاہا عنایت کی نظر کیجے
مسافر بنکے صحو آیا معین الدین چشتی کا

(۵)

مکان ہے لامکان سب خاندان بو العلائی کا
رہے آباد میخانہ ترا ساقی قیامت تک
تعجب کیا ملائک گر کرین سجدہ خوشامد سے
تن مردہ کرین زندہ مسیح وقت ہین ہر اک
کرے کیا لیکے وہ جنت جو عاشق انکا کہلائے

نہ بالا کیون ہو رتبہ عاشقانِ بو العلائی کا
ہے دیدہ محو حیرت میکشانِ بو العلائی کا
یہ ہے رتبہ عزیزو جانفشانِ بو العلائی کا
تصرف ہے جہان مین بندگانِ بو العلائی کا
صحو ہے نام لیوا خاندانِ بو العلائی کا

(۱۹) والہٰی العشق والشوق (۷)

وصال یار کی قاصد کوئی تدبیر ہوتا تھا
جنون کا سر مین ہے سودا کہ یہ تدبیر بہتر ہے
وصال یار تھا دم مین رہے برسون برس غافل
سوائے آہو دل کے شکار ایسا کہان بہتر
گلا جلاد گر کاٹے قیامت تک نہین کٹتا
ھوس سے کہو کوئی پریشان حال پھرتا ہے

دل عاشق کی تسکین کے لئے تحریر ہوتا تھا
منانے سے نہین منتا اوسے زنجیر ہوتا تھا
ادب سے کہہ نہین سکتا بدل تقدیر ہوتا تھا
پسندِ خاطرِ نازک اوسے نخچیر ہوتا تھا
ہمارے قتل کو پیارے تری شمشیر ہوتا تھا
گدازِ دل سے اب آخر مجھے اکسیر ہوتا تھا

(۲۰) فلک گردش پہ گردش سو برس آے صحو اگر مارے
کوئی ایسا ہوا پیدا جہان مین پیر ہونا تھا (۵)

آزار محبت کا الم کم نہین ہوتا
اوس بت کی محبت کا پرستار بنا دل
اوس بار امانت کا اوٹھانا ہوا مشکل
اغیار جمع رہتے ہین محفل مین تو کیا ڈر

جبتک کہ مسیحا مرا ہمدم نہین ہوتا
اب مجھکو کوئی لاکھہ کے غم نہین ہوتا
معلوم رہے آپکو آدم نہین ہوتا
غمزہ کا تمہارے کوئی محرم نہین ہوتا

(۲۱) چاہت مین تمہارے ہوا بدنام جہان صحو
اب غیر کے فقرون سے وہ برہم نہین ہوتا (۵)

جس نے دیکھا آپ کو صاحب سیانا ہو گیا
ناوک مژگان جانان کا ستم مین کیا کہون
جب سے دیکھا یار کو قابو سے دل جاتا رہا
یوسف مصری کی عاشق اک زلیخا تھی فقط

یُؤمِنُونَ بِالغَیبِ پر رشید ازمانہ ہو گیا
مفت مین بیٹھے بٹھائے دل نشانہ ہو گیا
دوست سب دشمن ہوئے اپنا بگانہ ہو گیا
میرے یوسف کا تو جو اہان سب زمانہ ہو گیا

(۲۲) چار دن کے واسطے کیا صحو آیا سیر کو
عالم ایجاد مجھکو قید خانہ ہو گیا (۵)

مرے جوش عشق مین دیکھے دکھاؤن مین تمہین کیا کیا
جفا پر ہین کمر باندھے نہین لیتے خبر اونکی
نہ آئے جیتے جی ہرگز کبھی وہ گور پر میری

زبان یان گنگ ہے پیارے سناؤن مین تمہین کیا کیا
ستاتے عاشقونکو ہو جتاؤن مین تمہین کیا کیا
جو آئے تو تماشے کو دکھاؤن مین تمہین کیا کیا

کہین گل ہین کہین بلبل کہین خود باغبان ٹھیرے ... عجب ہین رنگ دکھلاتے بتاؤن مین تمہین کیا کیا

(۲۳)
سخی ہے صحو کا ساقی رہے آباد میخانہ
شراب وصل گونا گون پلاؤن مین تمہین کیا کیا
(۵)

فراق کہتا ہے برملا یہ پری سے ملنا محال ٹھیرا ... مین دل سے پوچھا تو ہنس کے بولا خودی مٹا دو وصال ٹھیرا
سراپا مملو ہے نور اوسکا دو عالم عکس جمال ٹھیرا ... ملائے ہین ہمکو خاک مین وہ غضب نہین یہ جلال ٹھیرا
لگے تقید مین کیسے کیسے اُٹھا کے بار محبت آئے ... ثبوت علمی قرار پکڑا اجل سے جان پر وبال ٹھیرا
مٹے جہان کے طلسم سارے نہ غیر آوے نظر مین کچھ ہی ... جو کچھہ کہ دیکھا تہا ہمنے پیارے وہ خواب تھا یا خیال ٹھیرا

(۲۴)
ذرا بھی ہمین نہین ہے کچھہ شک مین صاف کہتا ہون یہ بر زمین
اُٹھا کے گھونگٹ پری کو دیکھا یہ صحو اپنا کمال ٹھیرا
(۵)

تڑپتا دل ہے میانِ پہلو مراد رشکِ قمر نہ آیا ... ستم یہ کیسا فلک دکھایا کہ لڑ جھگڑ کر ادھر نہ آیا
خوشی سے لے دو تم رہو تم یہ داغ حسرت کا لیچلے ہم ... حسین دیکھے جمیل دیکھے کوئی بھی تجھسا نظر نہ آیا
ہوا نہ تحقیق اونکو ہرگز ہزارون پھرتے ہین جستجو مین ... جہان مین الٹا حساب دیکھا یقین فرد بشر نہ آیا
ہے ایسے جینے سے موت بہتر یقین ہوتا تو مر ہی جاتے ... دلاسا عاشق کو یون ہی دینے کبھی وہ شام و سحر نہ آیا

(۲۵)
خبر لے تو صحو جلد اپنی فضیحت عالم مین ہو رہا ہے
تو سو رہا ہے کہ جاگتا ہے گنہ سے ابتک حذر نہ آیا
(۶)

خاک مین مجھکو ملایا بتِ کافر کیسا ... مجھ پہ افسوس کیا ہائے ستمگر کیسا
نیمجان کوئی ہوے کوئی ہوئے ہین بسمل ... کوئی کہتے ہین کھڑے ابرو کا خنجر کیسا

کہدو یارون سے کہ خاموش رہو سوتا ہون
مین اوسے جانتا ہون جسنے ستایا ہی مجھے
زخم دل لاکھہ چھپاے سے کہین چھپتا ہے
یار ہر گہر مین ہے جون آئینہ تصویر نما

بعد مرنے کے مری گور پہ محشر کیسا
رنگ بیرنگ سے ہر رنگ مین دلبر کیسا
تیری ہر بات مین پوشیدہ ہے نشتر کیسا
اوس مصوّر کا تصور ہے مصوّر کیسا

(۲۶)

آپ پردہ مین چھپا مجھکو کیا ہے ظاہر
صحو بدنام کیا شوخ دلاور کیسا

(۷)

شکوہ کرتا ہے باغبان اپنا
فرض منصب ادا نہین ہوتا
آج تشریف یار لایا ہے
رات سے منتظر ہون در پہ ترے
اب تو آ جلد لے خبر میری
رونمائی قرار پائی ہے

چھوڑ بلبل تو آشیان اپنا
عذر کب تک یہ دوستان اپنا
رشک فردوس ہے مکان اپنا
بھولا بیٹھا ہے مہربان اپنا
حال ابتر ہے جان جان اپنا
کل مقرر ہے امتحان اپنا

(۲۷)

شکل موہوم پر ہوے نازان
صحو اچھا نہین گمان اپنا

(۵)

کیا پوچھتے ہو زاہد اسلوب ہمارا
یوسف کو خبر کیجئے اس حال سے للہ
بے کیف جو مکیف ہون تعجب ہے تمہین کیا

ہم ساتھہ لئے پھرتے ہین مطلوب ہمارا
بے پردہ یہ ہونے کو ہے یعقوب ہمارا
منصور سے ہے سلسلہ منسوب ہمارا

دنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبیٰ کی تمنا
ہے بختِ رسا ان دونون کیا خوب ہمارا

(۲۸)
کچھہ چل نہ سکا زور نکیرین کا اے **صحو**
غالب ہی رہا جذبۂ مغلوب ہمارا
(۵)

گیا پیچھے پڑا میرے یہ اجسام کا جھگڑا
ہے روز نیا دیکھئے اقسام کا جھگڑا

زلف و رخِ جانان کا تصور ہوا جب سے
دیکھا نہین جاتا سحر و شام کا جھگڑا

قصہ ہے بڑا طول مگر عمر ہے کوتہ
کچھہ کہہ نہین سکتا مین دل آرام کا جھگڑا

جادو کا اثر رکھتا ہے مر جاؤ گے سُنکر
ہرگز نہ سنو عاشق بدنام کا جھگڑا

(۲۹)
بے نام و نشان ہو تو ابھی فیصلہ ہو جائے
اے **صحو** لگا رکھا ہے کیون نام کا جھگڑا
(۷)

کس بلا نوش نے یہ رشتۂ الفت جوڑا
میرا آرام گیا وہ نہ ستانا چھوڑا

دل کو بیچین کیا آنکھین دکھا کر پہلے
یار کیا مجھسے ملا صبر کا کوزہ پھوڑا

دے مئے وصل جو کچھہ بھی تجھے دینا ہوئے
گہ بگہ دیتا جا تلچھٹ مجھے تھوڑا تھوڑا

کیا خطا مجھسے ہوی کچھہ نہین معلوم ہوا
گھر مرا دیکھہ کے وہ دور سے باگین موڑا

کچھہ مسیحا کا یہان پر نہین چلتا چارہ
ہرگز اس عشق نے جیتا نہ کسیکو چھوڑا

شور و غل کرنے لگے سُنکے بلی کو میرے
جب ملایک کو لگا غیب سے آکر کوڑا

(۳۰)
عہد و پیمان لیا یار نے دیکھو اے **صحو**
پڑ گیا پیر مین اپنے یہ ازل سے کوڑا
(۵)

لبریز جام محفل مستان مین رہ گیا
یان جستجو مین اوسکی ہی رہتے ہین صبح و شام
پہچانتے نہین ہین ابہی تک وہ آپ کو
وحشت کو میری دیکھہ کے گہبرا گیا ہے وہ

نقشہ عدم کا دیدۂ حیران مین رہ گیا
مخزن کسی کا خانۂ انسان مین رہ گیا
جھگڑا یہی تو گبر و مسلمان مین رہ گیا
دست جنون ہی چاک گریبان مین رہ گیا

(۳۱)

ہرگز یقین نہ آے گا عاشق کی بات کا
کیا صحو کو ہوا کہ نہین ہان مین رہ گیا

(۵)

جیتا رہا جب تک کہ مین سہتا رہا جور و جفا
جب سے کہ آیا دہر مین ڈہونڈا کیا مین جا بجا
ہوش و خرد سب گم ہوے باقی رہی اک جان ہے
بہولا ہون تیری یاد مین دونون جہانکو یک بیک

کس سے کرون فریاد مین حاکم تو میرا تو ہوا
کب تک مین حیران یان رہون ملتا نہین تیرا پتا
ہمت بہی سینے ہار دی قابو سے دل جاتا رہا
پاتا نہین ہین آپ کو نام و نشان تک مٹ گیا

(۳۲)

رہ مین ملے غارتگران سب دوست جانی بنگئے
لایا تہا جو کچہہ نقد دل اے صحو سب لوٹا گیا

(۷)

عاشقون کو تیرے پیارے کفر کیا اسلام کیا
دمبدم دینا چلا جا جام مے پر جام مے
ایسی کچہہ دیدی ہے ساقی نے شراب بیخودی
کعبہ و بتخانہ مین شیخ و برہمن کیا رکہا
روسیہ ہوے نگینہ نام روشن اورکا

مذہب و ملت کہان کا ننگ کیا اور نام کیا
تیرے میخوارون کو ساقی صبح کیا اور شام کیا
مست ہین پیر و جوان سب خاص کیا اور عام کیا
وصل اوسکا چاہئے بس قصر کیا اور بام کیا
یہ تو فرمائین مجہے پیر مغان انعام کیا

سجدہ سب ملکِ ملایک نے ہے آدم کو کیا
تہمتِ گندم لگا کر کر دیا بدنام کیا

(۳۳)
دونون عالم مین نہین ہے کوئی صحوؔ اوسکے سوا
ڈہونڈتا پھرتا ہے کس کو کام اور ناکام کیا
(۵)

جب تک کہ میان مصقلۂ لا نہین ہوتا
ہر چند ہے رتبہ ہی پر اللہ رے کدورت
ہان دل سے مرے اُٹھتی ہین سو موج معانی
ہے میم مین احمدؐ کے عجب راز و معمّا

وہ جوہرِ ذاتی کبھی پیدا نہین ہوتا
کیا کیجیے اِس دل کو مصفا نہین ہوتا
اِس قطرہ کا ہمسر کوی دریا نہین ہوتا
اِس رمز سے آگہ کوئی حاشا نہین ہوتا

(۳۴)
اللہ کا ہے شکر کہ اب فیضِ حسن سے
اِس صحوؔ کا دل مائل دنیا نہین ہوتا
(۵)

تلاشِ یار مین گم ہے دلِ مضطر سے کیا کہنا
عجب حالت ہے کچھ میری نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون
نہ باندہ اب ڈنڈ پر نقش اور نہ جا ملا کے کہنے پر
وہ بدتر سے بھی بدتر ہے نہو جسمین مذاقِ عشق

جلایا عشق کی آتش نے اوس دلبر سے کیا کہنا
مین راضی ہون مقدّر پر بتِ کافر سے کیا کہنا
مجھے اپنا ہوا سایہ بری پیکر سے کیا کہنا
حقیقت حال عاشق کی شکم پرور سے کیا کہنا

۳۵
نہ جا پوجا کو مندر مین کہ دل ہے رام صحوؔ اپنا
جو تن بیت الصنم ٹھہرے تو پھر تیہم سے کیا کہنا
(۴)

یاد رکھنا ہمین تم بھول نہ جانا جانا
آپ کی درد جدائی سے مین مرجاؤنگا

مین فقط ہون تری صورت کا دیوانہ جانا
ملک الموت کو ہووے گا بہانہ جانا

ہجر مین زندہ ہے خونِ جگر پی پی کر
چشم بد دور نہ غیرون کی نظر لگ جائے

بدلے پانی کے مئے وصل پلانا جانا
جائے مردم میری آنکھونمین سمانا جانا

دستور یہ ہے کہ ایام اعراس اولیاے عظام مین مثل چادر گل کے پنکھا بھی آستانونمین نذر کرتے ہین اور چونکہ عشاق اپنے محبوب کی ہر چیز مین شمیم جان پرور پاتے ہین لہذا ایسے کسی موقع پر فرماتے ہین

(۳۶) (۵)

لیجیلو کارساز کا پنکھا
خضر و الیاس دیکھنے آئے
حورین جھلتی ہین سب مودب این
ید قدرت سے لو بنا ہے یہ

میرے بندہ نواز کا پنکھا
شوق سے بے نیاز کا پنکھا
پنجگانہ نماز کا پنکھا
شانِ پاکِ نیاز کا پنکھا

(۳۷)

کوئی کیا جانے صحو قدر اسکی
تنِ انسان ہے راز کا پنکھا

(۶)

یہ نئی طرز کا امسال ہے یارو پنکھا
سالہا سال تمھین لانا مبارک ہووے
موسمِ گل مین ہوا ہے مجھے پھر جوشِ جنون
وصل اوس یار کا منظور اگر تمکو ہو

چل کے روضہ پہ میرے یار کے وارو پنکھا
للہ الحمد کہ اب سر سے اتارو پنکھا
دل یہ کہتا ہے کہ ہر بار پکارو پنکھا
دمبدم ایک نیا اوس پہ نثارو پنکھا

چشم نابینا ہر اک کہتی تمنا ہے یہی		میری آنکھون سے لگا دیجو کہار و پنکھا	
(۳۸)	حوریان جہانکین ہین جنت کے جہروکون سے صحو مہر و مہ بنکے جو آیا ہے ستارو پنکھا		(۵)
جلوہ نورِ خدا شاہِ حسن کا پنکھا اسکو رکہتے ہین ہر اِک جن و بشر آنکھون پر شاہ فرہاد کے دامن کی ہوا آنے لگی قطب دین قبلہ عالم کا تماشہ دیکھو		واہ کیا خوب بنا شاہِ حسن کا پنکھا کیون نہو صلِّ علیٰ شاہِ حسن کا پنکھا جب گریبان پہ ہلا شاہِ حسن کا پنکھا بن گیا جلوہ نما شاہِ حسن کا پنکھا	
(۳۹)	ہے یہی اپنے پرائے کی زبان پر اے صحو اب کے کیا عمدہ بنا شاہ حسن کا پنکھا		(۵)
آئینہ مین کس لئے زنگ کدورت آگیا جل گیا ہون سر سے پا تک شمع رو کے ہجر مین خاک میری اُڑ گئی بنکر بگولے کی طرح مانتا ہر گز نہین کہنا کسی کا خیر ہو		اب صفائی ہو گئی جینے سے جی گھبرا گیا جان کی پروا نہین پروانہ گر سلگا گیا اے سموم اب ٹھہر جا کیا ہاتھ تیرے آگیا کیا معلم اب تجھے پیارا نہین سمجھا گیا	
(۴۰)	سرخ جوڑا شوخ پہنا سوئے مقتل عزم ہے صحو اب شاید ہمارے قتل کا وقت آگیا		(۶)
ترا ہمشکل عالم مین کوئی ایجاد ہونا تھا ہمارے قتل کا باعث ستم ایجاد ہونا تھا		کوئی شیرین کوئی خسرو کوئی فرہاد ہونا تھا کوئی بسمل کوئی گھائل کوئی جلاد ہونا تھا	

ہوا شاگرد وہ پہلے جسے استاد ہونا تھا — چڑھا منصور سولی پر مبارکباد ہونا تھا

مسافر ہین عدم کے ہم کرم سے کام لیجے گا — زبانِ پاک سے تیرے تو کچھ ارشاد ہونا تھا

بہانہ تھا وہ در پردہ خودی کو خود بہلا دینا — دوئی کی قید سے اے دل تجھے آزاد ہونا تھا

(۴۱) تو ہے مختار جہان صحو اک محتاج ہے بیحد
پڑا رہتا ہے در پردہ اوسے امداد ہونا تھا (۷)

کب ہووے غلط وہ کہ انسان مین آیا — شہ رگ سے قریب آیت قرآن مین آیا

اللہ کے سوا کوئی ہے تحقیق جہان مین — پوشیدہ جو تھا لیس وہی میدان مین آیا

دیکھ ابرو و خمدار و لبِ لعل و خطِ سبز — اک دیدہ و دل اک جگر و جان مین آیا

ترغیب نہ دے مجھکو کوئی دیر و حرم کی — مین اپنے صنم خانۂ ایمان مین آیا

کہتے ہین جسے دل ہے وہی خانۂ توحید — بشگفتہ میرے سینۂ بستان مین آیا

گر بھید ہے زاہد تو یہی بھید ہے حق کا — جو بھید کہ منصور کے عرفان مین آیا

(۴۲) حق ہے کہ تو ہی صحو یہ دل ہے کہ تو ہی تو
خود ذات سے اپنی دل انسان مین آیا (۵)

بیخیالی خیال ہے اپنا — لاابالی جمال ہے اپنا

مختلف صورتین ہوئین ظاہر — یہ تو ادنی کمال ہے اپنا

سر سے پا تک ہون آئینہ خانہ — مجھکو دیکھو وصال ہے اپنا

کون سمجھے گا رتبۂ عالی — بیخودانہ تو حال ہے اپنا

(۴۳)

تجھکو کیا ہو گیا ہے نادان صحو
کچھ بھی آیا خیال ہے اپنا

(۵)

مفت بدنام مجھے عشق دل آرام کیا
کیون ہوین تان کے بیٹھے ہو مرے بندنواز
مجھکو فرصت ندیا کام نہ کوڑی کا ہوا
کھینچکر نقش مرا خاک پہ برباد کیا

آپ اچھا رہا بدنام مرا نام کیا
کیا برا مینے کیا وصل کا پیغام کیا
آفرین جذبۂ دل آپنے کیا کام کیا
نام باقی نرہا دیکھئے گمنام کیا

(۴۴)

صحو مدفن ہے ترا گوشۂ میخانہ مین
جیسا آغاز تھا ویسا ترا انجام کیا

(۶)

آنکھ مین تیرے سوا یار سمایا تو نہ تھا
کون کہتا ہے کہ اغیار پہ کرتے ہین نظر
وہ تو محرم تھا مراکس لیئے روپوش ہوا
باوجود یکہ ترا حکم ہوا۔ میرے سوا
مین اگر ہو لون تو ہو لون مرے صاحب مجھکو

قابل دید کوئی ایسا تماشا تو نہ تھا
کس کو مین غیر کہون دوسرا آیا تو نہ تھا
راز پوشیدہ کوئی مجھسے چھپایا تو نہ تھا
کوئی سر بار امانت کو اٹھایا تو نہ تھا
آپنے مجھکو کبھی دل سے بھلایا تو نہ تھا

(۴۵)

اسی حسرت مین دم لے صحو نکلنے کا نہین
اپنی چھاتی سے مجھے ہائے لگایا تو نہ تھا

(۵)

بتا دو دو عالم مین ہے کون ایسا
سزاوار ہے اوسکو جو کچھ کہے وہ

قسم تیرے سر کی ہوا ہے نہ ہوگا
کہے وہ گرانی انا اللہ عجب کیا

زبان پر کسیکی انا مثلکم ہے
فنا و بقا سے گزر جائے اب

سمجھنے کی ہے بات سن تو ذرا سا
تصور حضوری مین رہتا ہے کسکا

(۴۶) تو قطرہ سا سے صحو دریا مین گم ہو
وہان کون خالق ہے پہر کون بندہ (۵)

اٹھا کے پردہ خودی کا دل سے جناب کا تو جمال دیکہا
جو کل شیٍ محیط بولا وہ ہمکو جانا ہم اوسکو جانے
کلیم خود وہ کلام کرتا سمیع ہے صاحب سماعت
ہے صاف آئین نحن اقرب پڑہا نہین کیا سمجہہ لو اوسکو
یہان نہ گہٹکر وہان نہ بڑہکر جہان مین دیکہا وہ ہے برابر

غریق بحر عمیق وحدت سراے عالم جمال دیکہا
ہر اک بشر مین ہے نما اوسکا جلوہ اوسیکا ہمنے کمال دیکہا
وجود سارے منزہ ہمنے دو عالم اوسکا خیال دیکہا
عزیز وکسنے کہا ہے تمسے جو ملنا اوسکا محال دیکہا
فلک کے نیچے زمین کے اوپر جناب کا مین جمال دیکہا

(۴۷) وله اقدس سرہ (۵)

اے طالب جمال طلبگار دیکھنا
ہر اک خیال کو تو ذرا دل سے دور کر
معلوم ہو گیا ہے زلیخا کو اے عزیز
لذت ہے کیسی عشق مین مجنون سے پوچھے

پردہ اٹھا کے جلوہ تو ہر بار دیکھنا
ہر دل کے آئینہ مین اوسے یار دیکھنا
یوسف کو لیوے کون خریدار دیکھنا
لیلے کا ہو چکا وہ گرفتار دیکھنا

(۴۸) ہمکو ملایا خاک مین مختار ہے وہ صحو
آیا نہین مین آپ سے لاچار دیکھنا (۵)

مقابل آئینہ کے آئینہ تھا
کری خانہ خرابی میری مستی
کیا تحقیق جبدم مینے خود کو
اُٹھا دہو کا یقین کامل ہوا اب

کسی کا آشنا کوی ہوا تھا
سوا میرے نہ کوئی دوسرا تھا
ہوا معلوم اپنا آشنا تھا
ہمارے پاس ہی قبلہ نما تھا

(۴۹)

کوی جانے نہ جانے مجھکو عالم
کہو کیون صحو کو پیدا کیا تھا

(۹)

دل کسی پر نہ میرا مائل تھا
اسلئے سب سے مین گریزان ہون
پاؤن کسطرح سے کہان مین اب
آپ آئے نہ مجھکو بلوایا
کوئی پھرتا نہین نظر مین مری
روبرو اوسکے ہم ہوے اُمّی
سب گیا بھول اک توجہ مین
جذبۂ عشق نے جسے کھینچا

جسکو دیکھا وہ میرا قاتل تھا
خضرِ دل مین میرا منزل تھا
جابجا یا میرا ناقل تھا
سچ کہو کون تیرا حائل تھا
ہون مین ناقص بجا وہ کامل تھا
کیا بڑا یار میرا فاضل تھا
اب کہان فخرِ علم عاقل تھا
پھر کہان فرض تہا نوافل تھا

(۵۰)

کسلئے باندہتے ہو خنجر آپ
صحو تیرا یہان تو بسمل تھا

(۳)

کیا جانے بشر کچھہ رتبہ ترا یا پیر ہدی یا مرشدنا
ہے ایک یہی عاجز بخدا یا پیر ہدی یا مرشدنا

مولا تو مرا مین بندہ ترا ہی دلکو یقین کچھ شبہ نہین
غفلت مین پڑا محجوب رہا سمجھا جو تجھے کچھ اور ہی اور

توحید کو نادان کب سمجھا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا
پردہ کو دوئی کے جلد اٹھا یا پیر ہدیٰ یا مرشدنا

(۵۱) ردیف الالف قدس سرہ (۵)

عیسیٰ سے بھی مردہ ترا زندہ نہین ہوتا
جب تک کہ مجالی نہون جلوہ نہین ہوتا
کس منہ سے کہون حال دل زار کا اپنے
تھا تیر ملامت کا ہدف روز ازل سے

دم بھر کا ہے مہمان یہ اچھا نہین ہوتا
ہر رنگ مین خود آپ کنہیا نہین ہوتا
کچھ آپ کہو آپ سے کیا کیا نہین ہوتا
پھر کس لئے وہ آپ کا شیدا نہین ہوتا

(۵۲) شہ رگ سے بھی نزدیک ہے قرآن مین اے صحو
کہتا ہے جہان وصل مین پردہ نہین ہوتا (۷)

مین خاک کف پا بھی نہین یار ہون تیرا
جی چاہا سو کہتے ہین مجھے ہندو مسلمان
اس گلشن دنیا مین کھلی آنکھ تو دیکھا
جینے کی خوشی ہے نہ ہے مرنے کا مجھے غم
یوسف ہے اگر تو تو زلیخا ہون مین بیشک
حیران طبیبان بھی اگر ہون تو بجا ہے

سایہ کیطرح پایہ دیوار ہون تیرا
تو بخشنے نہ بخشے مین گنہگار ہون تیرا
گل ہین تو ترے ہین مین بھلا خار ہون تیرا
غم کھاتا ہون خون پیتا ہون غمخوار ہون تیرا
بازار مین گر آئے خریدار ہون تیرا
اچھا نہین ہوتا ہون مین بیمار ہون تیرا

کرتے ہو عبث صحو سے پردہ مرے صاحب

(۵۳) مدت سے ہوا محرم اسرار ہون تیرا (۵)

دل جسے کہتے ہین دشمن ہے ہمارا کیسا
آپ اچھا رہا اور ہمکو بگاڑا کیسا

آپ پہلو مین چھپا کر دیا ظاہر ہمکو
نام بدلا کے رکھا آدم وحوا کیسا

حیرت آباد مین جب سے کہ ہوے ہم ہین مقیم
آئینہ ہو گیا غماز ہمارا کیسا

پوچھتا گاہ نہین وہ ستم آرا مجھکو
اندنون ہو گیا اب حال تمہارا کیسا

(۵۴)
کہہ نہین سکتا ہون نام اوسکا زبان سے ای صحو
نام پیارے کا ہی کیا خوب ہی پیارا کیسا
(۵)

اوسکی الفت مین مجھے لطفِ جوانی تو ملا
مجھکو یوسف نہ ملا یوسفِ ثانی تو ملا

صحبتِ پیرِ مغان کیون نہ غنیمت ہو مجھے
قطرۂ بادۂ اعجاز بیانی تو ملا

رتبہ آدم کا تو دیکھو کہ دو عالم ہے مطیع
اور اسے چاہیئے کیا سترِ نہانی تو ملا

ہاتھ سے چھوٹ کے آئینہ گرا پتھر پر
خود نما جلوۂ ما اعظمِ شانی تو ملا

(۵۵)
صحو قسمت مین ہمارے ابھی باقی کیا ہے
نہ ملا اور ہمین کچھ دلِ فانی تو ملا
(۵)

دل کسی کافر کے پالے پڑ گیا
دیکھتے ہی ہوش یکدم اڑ گیا

بھولا بھٹکا آ رہا تھا اِس طرف
گھر شرابی دیکھکر وہ مڑ گیا

کھیل لڑکون کا نہین اے عاشقو
دار پر کہکر انا الحق چڑھ گیا

معرفت کی راہ مین یارا نہین
اب تصور کا بھی ٹٹو اڑ گیا

(۵۶) پست ہمت کر دیا ہے صحوؔ کو
چھوڑ کر رہ مین اکیلا پڑ گیا (۵)

بے نشان کا اے عزیزو دل نشانہ ہو گیا
آفت جان اوسکے گھر مین میرا خانہ ہو گیا

بیحجابانہ ہوا چاہے ہے وہ پردہ نشین
میرے گھر آنے کا اونکو اک بہانہ ہو گیا

لاکھہ پردو مین چھپانے سے نہین چھپتا ہی عشق
دل لگا کر اون سے مجھکو اک زمانہ ہو گیا

جذبہ عشق صنم کب چھوڑتا ہے دوستو
گور مین خاکِ غریبان کا سرہانہ ہو گیا

(۵۷) بعدِ مدت صحوؔ اب مجھکو یقین حاصل ہوا
جسکو ہم بیگانہ سمجھے وہ یگانہ ہو گیا (۶)

در منقبت حضرت خواجہ خواجگان سلطان الہند حبیب اللہ غریب نواز می سراید

سنا تھا پیرِ طریقت سے نام خواجہ کا
پلایا ساقی نے مے بھر کے جام خواجہ کا

خطاب اونکا ہے ہند الولی عطائے رسول
ہر ایک بھرتے ہین دم خاص و عام خواجہ کا

بتاتے ہین وہ اونگلی سے دیکھکر مجھکو
شراب پینے کو آیا غلام خواجہ کا

بگڑتا کیا ہے ترا لطف کی نظر کر ہو
ہمارا کام نکلتا ہے نام خواجہ کا

نہین وہ دام ہے کھوٹا کہ جسپہ نام ہو ثبت
جہان مین چلتا ہے سکہ مدام خواجہ کا

(۵۸) خلافِ شرع مین اے زند تو نہ مجھکو ڈرا
بجا ہے صحوؔ کو سجدہ سلام خواجہ کا (۵)

کیابتاؤن دل نے میرے کیا کیا
شور بر پا عالم بالا کیا

خیر و شر کے آپ خود مختار ہین
چھپ کے پردہ مین مجھے رسوا کیا

تاج کرمنا دیا انسان کو
معرفت کے واسطے پیدا کیا

للہ الحمد آج کی کیا رات ہے
جن و انسان آپ کو سجدہ کیا

(۵۹)
صورت اپنی دیکھنے کو صحو آپ
آئینہ پیدا کیا اچھا کیا
(۵)

ردیف بای موحدہ

مستو خوش ہوتا ہے دل لے جو کوئی نام شراب
ساقیا صدقے ترے مجھکو پلا جام شراب

خاص ہو آگرہ کی اور کسی جا کی نہو
تن مین جبتک رہے دم باقی ہین ایام شراب

حال دل کسکو سناؤن اے مرے عالیجناب
پیتا ہر روز ہون لیکر مین بہت وام شراب

مین نہین چاہتا اپنے سے مگر کیا مین کرون
دیتا اکثر ہے مجھے پیر مغان جام شراب

(۶۰)
محو کا حشر مین اے صحو نہ چھوڑون دامن
داد خواہ در پہ رہون مین پے انعام شراب
(۵)

منصب مرا شاہی نہ گدائی مرا منصب
بہتان ہوا قالوبلائی مرا منصب

مشاطۂ ازل ہون مین مرا کام یہی ہے
سب جانتے ہین روئے نمائی مرا منصب

عالم مجھے کیا جان کے انجان ہوئے ہین
مشہور تو ہے عقد کشائی مرا منصب

خالی نہین اک بات بہی مطلب سے ہماری — بہتر ہے بہلائی کہ برائی مرا منصب

(۶۱) — کس نام سے ہم تجہکو بہلا صحو پکارین
ہر شے مین ہوا جلوہ نمائی مرا منصب — (۵)

ردیف یائے تحتانیہ فارسی

مجہسے کیا پوچہتے ہین کیا ہین آپ — خود کو بہولین تو کیمیا ہین آپ
کون پہچانے نقشبندیِ گل — گلِ بیرنگ بوالعلا ہین آپ
ذات پاک آپ کی ہے وجہ اللہ — شش جہت آئینہ نما ہین آپ
چشم رکہتے ہو دیکہو معنی کو — اپنی صورت پہ کیا فدا ہین آپ

(۶۲) — چہوڑ دو اے صحو خودنمائی کو
بت پرست اور ہم خدا ہین آپ — (۷)

ردیف تائے فوقانیہ

مدت سے ہون مین تشنہ لب و کام محبت — ساقی مجہے پلوا دے کوئی جام محبت
کچہہ کافر و مومن پہ نہین دیکہئے موقوف — پوشیدہ ہر اک دل مین ہے اسلام محبت
دل آپ کا اب گالیان کہا کر ہوا ٹہنڈا — پایا یہ دلا آپ نے انعام محبت
آتا ہے یہی دل مین کہ پہر اون ڈہنڈورا — لیوے نہ کوئی اہل جہان نام محبت

کیا پوچھتے ہو یارو مرا حال عجب ہے — برباد کیا مجھکو دلارام محبت

عاشق کو ترے کوئی بھی اچھا نہیں سمجھا — پھرتا ہے ہر اک کوچہ مین بدنام محبت

(۶۳)

آغاز جسے کہتے ہین انجام ہے اپنا

کیا پوچھتے ہو صحو تم انجام محبت

(۵)

سرگرم رہا کرتا ہے بازار محبت — عاشق ہے گران مول خریدار محبت

خالی نہ کسی فرد کو پایا دو جہان مین — ہے صاف عیان خلق مین آثار محبت

کیا جانے کوئی حال دل زار عزیزو — ہر روز فزون پاتا ہے اطوار محبت

حیران ہین اسے دیکھکے افکار طبیبان — اچھا کبھی ہوتا نہین بیمار محبت

(۶۴)

ہے سب سے الگ صحو پہ ہین سب مین ہے شامل

پاتا ہے وہی آپکے اسرار محبت

(۵)

ہے پایا جو ساقی شراب الست — ہوا با مزہ دل کباب الست

کہا پھر تو قالوا بلی خود بخود — کیا پیش قدمی جواب الست

ملایک کے سب ظلوم جہول — سہا بار عاشق جواب الست

پڑینگے یہ لینے کے دینے وہان — جو پوچھین گے تم سے حساب الست

(۶۵)

نہین اس سے بہتر وظیفہ کوئی

پڑھو صحو ہر دم کتاب الست

(۵)

کیا پوچھتے ہو چاک گریبان کی شکایت — کس منہ سے کہون مین دل بریان کی حکایت

وحشت ہی لیئے پہرتی ہے اب مجھکو عزیزو
گل خار مین رہتا ہے نہان خار ہی گل مین
مردود نہ ہوجائے اوسے کہدو ابہی سے

رہبر سے کرون قیس بیابان کی شکایت
کرنے کا نہین آنکھہ سے شیطان کی شکایت
کرتا ہے کوی حضرت انسان کی شکایت

(۶۶)

مذکور تو دربار مین ہوتا ہے کسی طرح
ہے صحو دل بے سروسامان کی شکایت

(۳)

مین نہین کہتا زبان سے آرہی ہی کوئے دوست
جسکو دیکھا تجھکو دیکھا آشنا نہ بیگانہ تہا
کیا قیامت ہے کہ ہوسے آپکو پہرتے ہین ہم

خون دل پیتے ہین ہردم ساکنان کوی دوست
تہا ہر اک عالم مین پیدا کیا خیال روے دوست
دیر و کعبہ مین بہی دیکھا جا بجا ہی کوئے دوست

کب نظر مین پہرتے ہین اونکے امیر و بادشاہ
چاہتا ہون دل سے پوچہون داد میری دیجیے
خوش نصیبی پر او نہون کے کیون نہو حسرت مجھے

ہے وہ لاپروا ازل سے پاسبان کوی دوست
آپسے بڑہکر نہین ہین شایقان کوے دوست
وہ جو کہلاتے ہین عالم مین سگان کوے دوست

ہین ابوبکر و عمر عثمان و حیدر صحو زار
میرے حامی وقت مشکل امتحان کو دوست

واز وست قدس اللہ سرہ العزیز این غزلی کہ ہر مصراعش مشتمل است

بر دو زبان یعنی فارسی و ریختہ

(۶۷)

(۵)

پاتا نہین بغل مین دل — دلبر ما کجا برفت

کہدو کوی طبیب سے — جان عزیز ما برفت

بھول گیا خوشی سے مین حفظِ مراتب و ادب
آجو گیا وہ سامنے از تہِ دل دعا برفت

کیون ہے ڈراتا ناصحا نیست عدو ما کسے
مرنے کے آگے مرگیا بر سرِ ما قضا برفت

شرم و حیا نہین مجھے خانہ بخانہ میروم
عاشقِ بے نصیب ہون بر درِ او گدا برفت

(۶۸)

پاتا نہین مین آپ کو اندرِ خویش گم شدہ
صحو کہان چلا گیا محرمِ راز ما برفت

(۵)

ردیف ثاے مثلثہ

عشق بتان کی دل مین رکھی آرزو عبث
زاہد بھٹکتا پھرتا ہے تو سو بہ سو عبث

جھگڑا پڑا ہے شیخ و برہمن کا دہر مین
دیر و حرم مین کرتے ہین یہ جستجو عبث

وحدت مین تیری بولے بشر کی مجال کیا
کاٹی گئی زبانِ قلم گفتگو عبث

بچھڑا جو دوستون سے جہان مین ہوا خراب
بے نام بے نشان پھرا کو بکو عبث

(۶۹)

کہدو یہ صحو سے کہ اب آتے ہین گھر ترے
نکلا کھڑا ہے صبح سے تو چارسو عبث

(۷)

ردیف جیم تازی

جلوہِ شانِ کبریا ہے آج
صندلِ شاہ بوالعلا ہے آج

دونون عالم ہین آئینہ صاحب
رونما جا بجا ہوا ہے آج

اوٹھہ گئی ہے خودی خدا کی قسم
عید کا دن اگر کہین تو بجا
دیکھتا ہے ادہر اودہر ہر سو
ایسا رتبہ کسی کا ہوتا ہے

جلوہ افروز مہ لقا ہے آج
شور صلِّ علیٰ مچا ہے آج
پوچھو عاشق سے کیا مزا ہے آج
مہر و مہ آپ پر فدا ہے آج

(۷۰)

صحو محتاج در پہ حاضر ہے
زور پر بخت نارسا ہے آج

(۱۰)

ساقیا کیسا پلایا بھر کے تو پیمانہ آج
کو بکو سے دیکھنے جاتے ہین سب پیر و جوان
گبرو ترسا عیش کرتے ہین جہانمین روز و شب
فیصلہ ہوتا نہین ہے مدعی ہے زور پر
ہو کا پیاسا شام سے بیٹھا ہون در پر آپکے

تیرے دیوانہ کا عالم ہوگیا دیوانہ آج
شہر مین شہرت ہوئی ہے آرہا دیوانہ آج
کعبۂ دل بنگیا ہے مومنو بتخانہ آج
روبرو حضارِ مجلس کے ذرا بلوانا آج
جلد تنخواہ اب مجھے سرکار سے دلوانا آج

آتشِ غیرت لگی تن مین یکایک یار آج
بے نصیبی پر نہ روئین ہم دلا تو کیا کرین
لگ گیا دامن مین دہبہ آبرو جاتی رہی
آگ سینہ مین خریدارونکے ہے بھڑکی ہوئی

خیر ہے مونس ہوے ہین آپکے اغیار آج
دین کی دولت ہم لٹاتے ہین کھڑے سرکار آج
سنگ دہلیزِ صنم ہے زاہد و میخوار آج
ہے زیادہ گل سے بڑھکر گرمیِ بازار آج

(۷۱)

صحو ایسا کام کر جو کام آوے کل ترے
ہم جتا دیتے ہین تجھکو جلد ہوشیار آج

(۸)

صندلِ شاہ بوالعلا ہے آج
رونق افروز مصطفے ہے آج

کیا نظر مین تری نہین آیا
حق بہ شکلِ ابوالعلا ہے آج

کام بن آئینگے غلامون کے
خلعتِ مغفرت عطا ہے آج

میرے رتبہ کو کون سمجھیگا
اوج پر بختِ نارسا ہے آج

آج کی شب مین رونمائی ہے
ابتدا اور انتہا ہے آج

کوی حائل نہین رہا پردہ
قطرہ دریا مین ملگیا ہے آج

سوزشِ عشق سے کباب ہے دل
واہ رے واہ کیا مزا ہے آج

(۷۲)
صحو منزل نہین سوا اوس کے
درِ محبوبِ کبریا ہے آج
(۵)

ردیف حای حطی

مضطر ہے تن مین دل مرا سیماب کیطرح
مرتا ہون یار ماہی بے آب کی طرح

اوس شعلہ رو کے عکس سے عالم ہوا عیان
روشن ہوا ہے دل مرا مہتاب کیطرح

کیونکر نہ سجدہ اوس بتِ کافر کو مین کرون
ابرو خمیدہ اوسکے ہین محراب کی طرح

جلوہ نما ہے جب سے مرے گھر مین نازنین
اغیار جمع آے ہین احباب کی طرح

(۷۳)
اے صحو تو بھی ملک معانی کی سیر کر
قوت مین تیری رستم و سہراب کیطرح
(۴)

عشق نے تیرے صنم مجھکو بچایا بے طرح
چھوڑکر اسلام کو کافر بنایا بے طرح

دیر و کعبہ مین کہین تیرا پتہ ملتا نہین
دربدر شام و سحر مجھکو پھرایا بے طرح

صرف یہ تہمت سے ہے مجبیر مین کہون تو کیا کہون
نامِ ہستی کا مرے خاکہ اوڑایا بے طرح

(۷۴) (۵)

لیکے ساتھ اغیار کو اے صحو آیا وہ صنم
بعدِ مردن قبر پر آکر ستایا بے طرح

ردیفِ خائے معجمہ

ماہرو دولہا بنا ہے پہنکر پوشاک سرخ
اسلیے رہتی شفق ہے بر سرِ افلاک سرخ

سبز رنگت پر بجائے خونِ عاشق ہے نہان
سر سے پا تک ہے حنائی جامہ ادراک سرخ

انتظارِ یار مین شب بھر جو مین روتا رہا
اشکِ خونی سے ہوے ہین دیدۂ نمناک سرخ

فرطِ رحمت سے کہون کیا حال ہوگا آپکا
دیکھکر امت کو ہونگے صاحبِ لولاک سرخ

خون برستا ہے فلک سے بدلے پانی کے مدام
ہے زمینِ کربلا اے صحو سرخ اور خاک سرخ

منہ مین زبان نہین کہ کرین وہ بیانِ شوخ
رازِ الست مست ہوے عاشقانِ شوخ

آتا نہین زبان پہ وہ پوشیدہ راز ہے
کیا پوچھتے ہو صاحبو نام و نشانِ شوخ

دولت سے پُر ہے دامنِ دل تیرا دیکھ لے
خالی نہین ہے کیسہ جان رازدانِ شوخ

دنیا و دین کے جھگڑے سے آزاد ہو گئے
کہلتے ہی آنکھ ہو گیا مجھکو گمانِ شوخ

(۷۶) اغیار مین سمجھتا تھا سارے جہان کو صحو
مشہور ہم ازل سے ہوے پاسبانِ شوخ (۷)

ردیف دال مہملہ

مرا دل ہے محوِ جمالِ محمدؐ
وصالِ خدا ہے وصالِ محمدؐ
یہی کہہ رہا ہے مرا دل عزیزو
خیالِ خدا ہے خیالِ محمدؐ
ہوا جسکے باعث دو عالم ہی پیدا
بیان ہم کرین کیا کمالِ محمدؐ
نہ تھے جن و انسان زمین آسمان جب
ہوا ہے ظہورِ جمالِ محمدؐ
دل مردہ ہوتے ہین اکدم مین زندہ
ہے معجز بیان کیا مقالِ محمدؐ
سوا ذکر لیلیٰ کے مجنون بنا دل
سنا دے کوئی مجھکو حالِ محمدؐ

(۷۷) ہوا ہون مین اے صحو سو جان و دل سے
فدائے محمدؐ و آلِ محمدؐ (۵)

اوس بت کی کرامت سے ادھر چھوٹے اودھر بند
ہم پنجۂ حسرت سے ادھر چھوٹے اودھر بند
شاید کہ لکھا کاتبِ تقدیر نے تھا یہ
ہنگامۂ کثرت سے ادھر چھوٹے اودھر بند
کیا کام نکالا ہے مری نفس کشی نے
دنیا کی محبت سے ادھر چھوٹے اودھر بند
ہم پھندے مین صیاد کے جب دن سے پھنسے ہین
خالی نہ شرارت سے ادھر چھوٹے اودھر بند

کیا خوف تجھے صحو ترا یار ہے برین

(۷۸) قربان اشارت سے ادہر چہوٹے اودہر بند (۷)

ردیف رائے قرشت

غیر دیکھا نہ کوئی بزم جہان مین آکر
پارسا ہی مین بنا دیکہو دکان مین آکر

آپ ظاہر ہوا پوشیدہ مکان مین آکر
کیا حلاوت سے ملی سو دو زیان مین آکر

ضبط کچہ کر نہ سکا فاش ہوا عالم مین
پاگیا رازِ دلی آہ و فغان مین آکر

مرغِ دل کو کیا آدم کے ہے زخمی ظالم
واہ کیا کام کیا تیر و کمان مین آکر

جسنے یہ کہیل نکالا ہم اوسے جانتے ہین
تفرقہ ڈالے ملک وہم و گمان مین آکر

آپ سلطانِ دو عالم ہین گدا آپ ہی ہین
منتظم آپ ہوے خورد و کلان مین آکر

(۷۹) کہولکر دیدہ تحقیق اوسے دیکہہ ذرا
کون بیٹہا ہے ترے صحن مکان مین آکر (۸)

ستاتے ہو عبث ہمکو صنم تم مہربان ہوکر
نہین کچہ قدر کرتے ہو ہماری قدردان ہوکر

کسے تو غیر سمجہا ہے یہ تیرا صرف دہوکا ہے
جہان مین گم ہوا ہے وہ نشانِ بے نشان ہوکر

چہپانے سے کہین ہی حسن چہپتا ہی حسینونکا
کیا کرتے ہین نظارہ وہ خود ہی پاسبان ہوکر

(۸۰) کہڑے ہین روبرو تیرے لگاتے صحو ہین تہمت
یہ کیون نامہربان ٹہہرے تمہارے مہربان ہوکر (۲)

میری صورت کا ہی عاشق حور و غلمان چہوڑکر
بلبل وحشی بنا دل باغِ رضوان چہوڑکر

خاک مین کیا چیز ہے نا چیز کا شیدا ہوا	تاجِ خسرو چھوڑ کر تختِ سلیمان چھوڑ کر
(۸۱)	(۵)
کیا تجھے سودا ہوا ہے گھر مین دلبر چھوڑ کر	دیکھے ہے پانی کے اندر ماہِ انور چھوڑ کر
کیا کہین کس سے کہین فریاد رس کوئی نہین	آئے ہین اب ہم یہان تختِ سکندر چھوڑ کر
دونون عالم مین نہین عزت سوا تیرے کہین	ہے کہان مجھکو سہارا آپکا در چھوڑ کر
آب و دانہ نے ہے کی آخر مری مٹی خراب	گردشِ افلاک سے ہون تنگ بستر چھوڑ کر

(۸۲) وقت جو گزرا سو گزرا صحو اب ہشیار ہو
کیا ترے پچھتانے سے ہوتا ہے گوہر چھوڑ کر (۵)

قطرہ کا قطرہ رہا ہے وہ دریا ہو کر	کیون مسجود ہوا آدم تو خلیفہ ہو کر
پوچھتے کیا ہو مرا حال اوسی سے پوچھو	جان انجان ہوا یار شناسا ہو کر
خوب پہچانتا ہون آپ کو ہر جائی ہو	آیا کس شان سے ہے خاک کا پتلا ہو کر
ایک ہی شخص ہے یان پردۂ تحقیق کہان	مار ڈالا مجھے سرکار نے پردا ہو کر

(۸۳) حسن یوسف کی تمنا مین شب و روز ہے صحو
نام بدنام کیا عشقِ زلیخا ہو کر (۵)

رہا اولجھا دلِ شیدا تری زلفِ معنبر پر	جو دیکھا مرتا ہو گا جمال روے انور پر
خدارا میری آنکھون سے اگر دیکھے کوئی آ کر	فلک سے نور برسے ہے شہِ فریاد کے در پر
اوٹھا جسکا تعین ہو وہ سمجھے بات کو میری	کہون کیا صدق مین اپنا گمان ہوتا ہے ہر ہر پر

نہ اُٹھون گا کبھی ہرگز صبا چل کام کر اپنا | لگا بستر کو مین بیٹھا شہ فرہاد کے در پر

(۸۴) بہت سی خاک چھانی صحو پر اونکو نہین پائے
نہ کیون پھر جان دینا سہل ہوئے ایسے دلبر پر (۴)

پردۂ میم مین چھپے ہین حضور
تمکو زاہد ارم مبارک ہو
سینہ سوزان ہے چشم گریان ہے

ہم سے نزدیک ہین نہین کچھ دور
کہدو زاہد سے کیا کرین ہم حور
پڑ گیا جس سے دلمین ہے ناسور

(۸۵) پوچھو لیلی سے حال مجنون صحو
خار سے پا ہوئے ہین چکنا چور (۷)

ردیف زائے معجمہ

کیا شان تری ہے صل علی سلطان الہند غریب نواز
کہتے ہین تجھے ادنی اعلی سلطان الہند غریب نواز
مین ایک نہین ہون تیرا گدا بہتیرے پڑے ہین در پہ ترے
ہو لو نہ مجھے تم یا مولا سلطان الہند غریب نواز
مین مفلس ہون کیا نذر کرون حاضر ہے تمپہ جان و دل
یہ ہدیہ ہو مقبول مرا سلطان الہند غریب نواز
ڈھونڈا مین جا بجا نہین ہر اک جا اب تک آیا ہون مین یہان
اجمیر مین پائے تم خواجہ سلطان الہند غریب نواز
دربار مین تیرے جو آیا سب مقصد دل کے بھر پایا
ولوا دے سخی شیئاً للہ سلطان الہند غریب نواز
ہر ایک وسیلہ رکھتا ہے مین تیرا ہون تو میرا ہے
میرا نہ کوئی ہے تیرے سوا سلطان الہند غریب نواز

یہ صحو غریب اس در کے سوا اب جائے کہان فریاد کہین

(۵)	بیکس بندہ ہے یہ تیرا سلطان الہند غریب نواز	(۸۶)

ولہٗ فی مناقبہٗ

یا حضرت خواجہ اجمیری سلطان الہند غریب نواز
کر دیجے خودی سے مجھکو بری سلطان الہند غریب نواز

فریاد کرون کس سے جا کر ہے موج بپا ڈُبیا گھری
تم پار لگا دو کشتی مری سلطان الہند غریب نواز

پوچھے گا فرشتہ گر مجھسے ہی کون ترا رب کیسے تو سہی
بس دونگا دہائی مین تیری سلطان الہند غریب نواز

دربار مین تیرے حاضر ہی جو فرد بشر وہ شادان ہے
اب میرے لئے ہے کیا دیری سلطان الہند غریب نواز

(۵)	ہان صحو کی عرض اب سن لیجے اکبار کرم ایسا کیجیے ہو دل مین ہمارے آگھیری سلطان الہند غریب نواز	(۸۷)

فیض بخشِ جن و انسان حضرتِ بندہ نواز
کیجیے بندہ پر احسان حضرتِ بندہ نواز

چھوڑ کر دنیا و دین کو آپڑے در پر ترے
ایک مدت سے ہون دربان حضرتِ بندہ نواز

کہہ نہین سکتا زبان سے حال روشن ہے مرا
سینہ سوزان چشم گریان حضرتِ بندہ نواز

مین نہین جاؤنگا ہرگز کوئی جائے یا رہے
نیک و بد ہین تیرے مہمان حضرتِ بندہ نواز

(۵)	صحو ایک ادنیٰ غلامون مین تیرے مہجور ہے دوسرے ہین شاد و خندان حضرتِ بندہ نواز	(۸۸)

ردیف شین معجمہ

دن رات رہا کرتے ہین زر دار فراموش
وہ یار فراموش ہم اغیار فراموش

کس سوچ مین ہے دیر سے معلوم نہین ہے
منبر پہ چڑہا بیٹھا ہے مکار فراموش

دنیا سے غرض اونکو نہ عقبیٰ سے سروکار
عاشق ہین ترے کافر و دیندار فراموش

موسیٰ کی طرح طور پہ بیہوش گرین گے
مے پی کے ہوئے طالب دیدار فراموش

(۸۹) مختار ہے سرکار اوسے بخشنے نہ بخشے
رہتا ہے ترا صحو تو ہر بار فراموش (۵)

ردیف غین معجمہ

سانس سرد اور قلب آتش زاد ہوان بتی چراغ
خود مین جب دیکھا نظر آیا دہوان بتی چراغ

باندہتا ہے روشنی جو جلد ہوتا ہے فنا
ہے زبان حال سے گویا دہوان بتی چراغ

کہول کر موباف و زلف و رخ بناتا ہے وہ بت
کیون نہ لہرائے سر دریا دہوان بتی چراغ

پوچھ لو ہر اہل دل سے ہی گواہ اس بات کا
ہے نہان فانوس تن مین کیا دہوان بتی چراغ

(۹۰) شب کو جان و دل جلا کر آہ کر اے صحو تو
رات کو درکار ہے ہر جا دہوان بتی چراغ (۵)

ردیف فا

آج ساقی کا مرے ہے میکشو غسل شریف
دوستونکی عید ہے اے دوستو غسل شریف

کہدو زاہد سے نہ چہوڑے میکشونکو آج کل
ہے خوشی کا دن ہمارا اسمعو غسل شریف

حضرتِ موسیٰ و عیسیٰ دیکھنے کو آئے ہین
بل مین کردے گا تونگر صدقِ دل سے آئیے

میرے مولا کا ادب سے لیچلو غسلِ شریف
یہ تو ہے اکسیر اعظم مفلسو غسلِ شریف

(۹۱)

بیخودی مین بڑھ نہ جانا ہے ادب لازم یہان
گوشِ دل سے صحو تم سننے چلو غسلِ شریف

(۵)

بھلا تیرا کیسا یہ چال ہی کبھی اسطرف کبھی اوسطرف
کبھی شیخ ہین کبھی برہمن کبھی بت پرست او بت شکن
کھین بولا بھٹکا تو آبا ہے ارے بے پتہ تو پتہ بتا
کرے فکر کوئی تو کیا کرے تری ذات ایک ہے نام دو

یہ خیال کیسا خیال ہی کبھی اسطرف کبھی اوسطرف
یہ اک اونکا ادنی کمال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف
تو ہی شخص عکسِ جمال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف
جو جمال ہے وہ جلال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

(۹۲)

کبھی کہتا انت زبان سے تھا اب کہہ رہا ہے انا انا
ترا صحو خوب خیال ہے کبھی اسطرف کبھی اوسطرف

(۵)

ردیف قاف

تجھی سے ہر اک جا جہان مین ہی رونق
گیا ہول زاہد طمع مین کسیکے
غنیمت سمجھتا ہون چپ بیٹھنے کو
مرے یا جیئے کوئی کیا غم ہے تجھکو

زمین آسمان لامکان مین ہے رونق
وہ سمجھا کہ باغِ جنان مین ہی رونق
برابر گمان بدگمان مین ہے رونق
سدا زلف عنبر فشان مین ہے رونق

کوئی صحو سے جا کے اتنا تو کہدو

(۹۳) که تجھسے ہوی دو جہان مین ہے رونق (۵)

ردیف لام

یکتا ہے زمانہ مین مرے یار کا صندل
نکلا ہے بڑی دہوم سے سرکار کا صندل

درد سرِ عشاق شفا پائے نہ کیونکر
ملجائے اگر قاسمِ ابرار کا صندل

سب پیر و جوان مست ہین بے بادہ کشی کے
ہے آج یہان شبلی و عطار کا صندل

کس شان سے لاے ہین ملک دہوم تو دیکھو
اے صل علی قاسمِ ابرار کا صندل

(۹۴) بخشایشِ عصیان کا وسیلہ ہے ہمارا
کافی ہے تجھے صحو ترے یار کا صندل (۵)

ید قدرت سے جو خالق نے بنالی قندیل
عرشِ اعظم سے یہ جبریل نے لای قندیل

آے ہین جن و بشر دیکھنے جلوہ اسکا
روضۂ پاک مین کیا خوب لگائی قندیل

آئینہ اوسکو جو کہئے تو بجا ہے یارو
پرتوِ یار کی صورت نے دکہالی قندیل

دردِ دل شور و فغان اوسکی ضیا سے ہی عیان
آگرہ سے بخدا دیکھو یہ آئی قندیل

(۹۵) فیضِ صحبت کا اثر آج تلک باقی ہے
جان اور دل مین ترے صحو در آئی قندیل (۵)

حقیقت مین حق ہے مرا انتہا دل
خدا دان خدا بین خدا آشنا دل

کہو شوخ سے کوئی اتنا تو جاکر
مین لاؤن کہان سے بناکر نیا دل

٤١

وہ جانِ جہان جب سے جلوہ نما ہے
مرا دین و ایمان و مذہب یہی ہے

مرا عرشِ اعظم سے اعظم ہوا دل
برا ہے مرا دل بھلا ہے مرا دل

(۹۶)

اسے چھوڑ کر صحو جاؤن کہان اب
بنا ہے کچھ ایسا مرا آشنا دل

(۶)

مرا حال دل ہے سنانیکے قابل
لیا سر پہ اپنے وہ بارِ امانت
برہمن سے کہدو کہ ہونگے نہ ہرگز
بلانے سے میرے او نہین ننگ آیا
ڈرو تم خدا سے ستاؤ نہ اتنا

کرون کیا نہین ہے چھپانیکے قابل
فقط کیا ہمین تھے اٹھانیکے قابل
یہ مردہ نہین ہے جلانیکے قابل
نہین یہ مکان اونکے آنیکے قابل
فقیر اب نہین غم اٹھانیکے قابل

(۹۷)

کہانی بھلا صحو کی کون سنتا
یہ باتین ہین آنسو بہانے کے قابل

(۵)

سنانا مجھکو ہے لازم نہ ماجرا قاتل
نہ کر تو قتل مین تاخیر سوچتا کیا ہے
سمجھتا ہون مین اشارے سے آنکھ کے تیرے
ہوا نہین ہے کلیجہ ابھی ترا ٹھنڈا

طلب کرے نہ کرے اپنا خون بہا قاتل
جھکا دیا ہے ترے روبرو گلا قاتل
ہوا ہے خاتمہ بالخیر اب مرا قاتل
ملا ملا کے مجھے خاک مین مٹا قاتل

(۹۸)

ابھی سے آنکھ چراتا ہے صحو سے کیون تو
بیان کرونگا یہ فردا مین مدعا قاتل

(۵)

ردیف میم

در مناقب شیخ سلسلہ می فرماید

دیوانہ ہوں مشتاق لقائے شہِ قاسم ۔ بتلا دے کوئی مجھکو سراے شہِ قاسم

دنیا سے غرض مجھکو نہ عقبیٰ کی طلب ہے ۔ خواہاں نہیں شاہا ہیں سوائے شہِ قاسم

کیا دیر ہے حاصل ہو ابھی فقر کی دولت ۔ گر پاس مجھے اپنے بلائے شہِ قاسم

ساقی ترے میخانہ کا صدقہ اسے ملجائے ۔ سائل کو کوئی جام پلائے شہِ قاسم

ہے صحو کی بس اب یہ تمنائے مبارک ۔ یارو مجھے خمخانہ بنائے شہِ قاسم

(۹۹) (۵)

نگاہِ یار جادو سے نہیں کم ۔ جو زندہ ہیں دلِ مردہ تو کیا غم

اگر دیکھے گدازِ دل عجب کیا ۔ ہوس چھوڑ دے اکسیر کا غم

کہیں کس سے کہ سلطان زمن ہیں ۔ پہن کر آئے جامہ خاک کا ہم

تمہاری یاد میں بیٹھے ہیں کب سے ۔ کرم کیجے سرِ تسلیم ہے خم

نہیں اے صحو خالی شیشۂ دل ۔ بغل میں ہے ترے اکسیر اعظم

(۱۰۰) (۵)

تو نے عجب دکھا دیا جادوِ سامری صنم ۔ آگ میں ہے خلیل کی جلوۂ آذری صنم

خضر و مسیح پر بھی اب تیغِ ادا چلے گی کیا ۔ زندہ نہیں رہے کوئی حکم ہے نادری صنم

ڈر تو خدا سے محتسب کر نہ گمانِ بد کبھی
اہلِ زمین ترے فدا اہلِ فلک ترے نثار

شیشہ بغل مین ہے کہان پردہ مین ہے پری صنم
غش مری طرح سے ہوے زہرہ و مشتری صنم

(۱۰۱)

تیرے سوا نہین ہے صحو دونون جہان مین کوئی
کرتا ہے ہر زمانہ مین دعوئ داوری صنم

(۵)

بچشمِ اہلِ جہان صورتِ حباب ہین ہم
وہان سے آئے یہان پر مثالِ خوابیدہ
مجھی سے گنتی ہے اعداد اور واحد کی
کیا ہے سجدہ ملایک نے جد امجد کو

نہ پوچھو بحرِ حقیقت کے سیلِ آب ہین ہم
بس اپنے آپ خودی سے ہوے حجاب مین ہم
کسیکے ہاتھ سے کیا کیا برے حساب ہین ہم
مگر جہان مین سے ہوے دربدر خراب ہین ہم

(۱۰۲)

اُٹھا جو پردہ دوئی کا رہا بس ایک وجود
جدھر کو دیکھا ادھر خود ہی انتخاب ہین ہم

(۷)

ردیف نون

کیا جوشش باطن کہ ظاہر ہوا ہون
عیان ہے مقید مین مطلق کا جلوہ
مسخر مجھی سے ہوا تاج کاسہ
یہ سب شعبدے مجھسے ظاہر ہوے ہین
نظر کر ذرا دیکھ معنی کو میرے

نہ بحرِ بقا ہون نہ موجِ فنا ہون
کہون تمسے کیا مین برا ہون بھلا ہون
کبھی مین ہون سلطان کسی جا گدا ہون
دو عالم مین مین اک تماشا ہوا ہون
مین ظاہر مین اک لفظِ معنی نما ہون

یہ طاقت ہے میری بغیر از ستون کے — کھڑا دیکھہ سات آسمان کو کیا ہون

(۱۰۳) — ہوا شوق سے ہے یہ سارا تماشا / ظہور دو عالم کا مین مدعا ہون — (۵)

کمالِ حسن یہی ہے کہ بے حجاب نہین — مقابلہ مین ترے کچھہ بھی آفتاب نہین

یہ کیسی بہتی جڑہی آگرہ مین ہے یارو — جہان مین ایسی تو ہرگز کہین شراب نہین

جناب ساقیِ اجمیر کا ہوا ارشاد — ہو وہ شراب خوشی سے کہ کچھہ حساب نہین

شراب خون ہے عاشق کا شک نہین اسمین — مزے مین پوچھو تو دل سا عیان کباب نہین

(۱۰۴) — ندے تو صحو حوالہ کتاب کا مجھکو / ہمارے پاس تو دل کے سوا کتاب نہین — (۵)

قدم پر ترے جان وارے ہوے ہین — سب ہلے یا اُرے ہم تمہارے ہوے ہین

سبھے تن پہ بیٹھے ہین وحدت کا جامہ — وہ کثرت کی چادر اُتارے ہوئے ہین

پڑا شور مسجد مین وہ دار پر ہے — انا الحق ھو الحق پکارے ہوے ہین

ڈراتا ہے دوزخ سے ہمکو تو زاہد — ازل سے کسیکے سہارے ہوے ہین

(۱۰۵) — بہت صحو پا بحرِ وحدت مین مارے / خودی چھوڑکر ہم کنارے ہوے ہین — (۸)

موت کیا آکر کرے گی خانۂ بیمار مین — مرچکا مرنے کے آگے اشتیاقِ یار مین

اسقدر گمنام ہون تیرے لئے مین صبح و شام — ڈھونڈھتی پہرتی قضا ہے کوچہ و بازار مین

مردہ زندہ کیون نہ ہوئے وہ مسیحِ وقت ہین	معجزہ عیسی کا دیکھا آپ کی گفتار مین
ہے قیامت کا نمونہ قدِ بالا دیکھئے	سر سے پا تک ہے نزاکت آپ کی رفتار مین
اِک زمانے سے ملازم ہون شکایت کیا کرون	جمع ہے تنخواہ میری آجکل سرکار مین
کسلئے شیخ و برہمن ہین جھگڑتے رات دن	رشتہ الفت ہے یارو سبحہ و زنار مین
مین اسی امید پر حاضر ہوا ہون دور سے	ادنی و اعلی ہین یکسان آپکے دربار مین

(۱۰۶)	کیا نہین تیرے مین وہ گل سمایا حیف ہے صحو ہوشیار کیا ہے دیکھتا گلزار مین	(۷)

آستانِ پاک پر کب سے کھڑا مین بہی تو ہون	نام لیوا۔ عاشقانِ بو العلا مین بہی تو ہون
کسلئے بہولا ہے مجھکو کیا مری تقصیر ہے	تیرے مشتاقون مین پیارے جانفزا مین بہی ہون
سب رقیب اب دیکھتے ہین بس حقارت سے مجھے	کہہ نہین سکتا ہون کیا خاکِ پا مین بہی تو ہون
سیکھ لین مجھسے ہوس نسخہ یہ اکسیر کا	جستجو کو چھوڑ دیجے کیمیا مین بہی تو ہون
بے تصور کا تصور دل مین پیدا ہوگیا	اِک جوابِ خودنمائی ماسوا مین بہی تو ہون
کوی بہی سمجھو نہ سمجھو بات تو یہ راست ہے	ہان سبب انجام عالم کا ہوا مین بہی تو ہون

(۱۰۷)	آپ خود مختار ہے وہ خیر و شر کا صحو بس ھر کسی کا راہزن اور رہنما مین بہی تو ہون	(۵)

ہے برآمد بر ملا اوس شوخ کو پردا نہین	جلوہ دیدارِ جانان آج ہے فردا نہین
اِس زمانہ کی شکایت کیا کرے کوئی بشر	قحط ہے عالم مین واللہ عاشقِ شیدا نہین

جلوہ دکھلادے ہمین اب خوف کی کیا بات ہے
گھر سے جب باہر نکالا اوسکی الفت دیکھئے

بندہ پرور تیرے قربان یان کوی موسیٰ نہین
ساتھ ہے وہ ہر کسی کے کوی بہی تنہا نہین

(۱۰۸)

کیا غرض دنیا و دین سے جو کہ تیرا ہوگیا
صحو پھر دیکھا جہان مین طالبِ مولا نہین

(۵)

کوچہ مین تیرے دکیھا تو فکرِ رسا نہین
اس عالمِ سراب سے کیا کام تھا ہمین
ہر جلوہ تیرا یار عدیم المثال ہے
مرنا مجھے قبول ہے۔ کہتا ہی کیون طبیب

آئینہ مُنہ دکھائے کسے دوسرا نہین
دیکھا جہان مین اپنا کوی آشنا نہین
تجھسا حسین کوئی جہان مین ہوا نہین
وہ درد کون سا ہے کہ جسکی دوا نہین

(۱۰۹)

کیا کام صحو کو ہے سوا آپ کے جناب
مقصد نہین مراد نہین مدعا نہین

(۵)

نازو ادا ہین اونکے یہ جور و جفا نہین
شیخ الحرم سے کام نہ بیت الصنم سے کام
ڈھونڈین ہین کسکو آپ بتا و پتہ مجھے
دیر و حرم مین سر کو پٹکتے ہین کس لئے

خوبان کے دلمین نام کو بوئے وفا نہین
دل کے سوا بس اپنا کوئی رہنما نہین
بزمِ جہان مین آیا کوئی دوسرا نہین
تمکو پتہ تو شیخ و برہمن ملا نہین

(۱۱۰)

اے صحو جو کہ عشق مین آسودہ دل ہی خوب
کچھ اوسکو اپنے جینے کا ہرگز مزا نہین

(۵)

عمر کہو یا دم کو پہچانا نہین

دم مین وصلِ یار تھا جانا نہین

ہے یہی قولِ بزرگان یاد رکھہ | دور ہو دنیا سے ملجانا نہین
گر تو دانا ہے تو نادان بنکے رہ | دام مین آیا تو وہ دانا نہین
عین کے دریا پہ جیسے راگ ہو | ہوش دم رکھتین یہ جانا نہین

(۱۱۱) دیکھتی بیٹھی ہے پتلی آنکھہ مین
صحو تو نے آپ کو جانا نہین (۳)

اودھر وہ موذی بلا رہا ہے ادھر مین شغلِ شراب مین ہون | کہون مین کیا تجھکو اے مسلمان ثواب مین یا عذاب مین ہون
حباب دریا مین سینکڑون ہین میان دریا حباب مین ہون | یہ بات میری نہ سمجھے نادان خودی کے خود مین حجاب مین ہون
کبھی برہمن کبھی ہے ملا کبھی ہے رہبر کبھی ہے رہزن | ہر ایک جا اور ہر ایک صورتین آب مین ہون سراب مین ہون

(۱۱۲) (۴)

جمع احباب ہین محفل مین وے یار نہین | کوئی ہمدم نہین مونس نہین غمخوار نہین
سر پہ فرہاد نے افسوس سے تیشہ مارا | جانِ شیرین کو ملا شربتِ دیدار نہین
یہ سنا دیجے کوئی جاکے زلیخا کو ضرور | تیرے یوسف کا کوئی تجھسا خریدار نہین
کفر و اسلام کے جھگڑے سے وہی دور رہا | دین و دنیا سے رہا جسکو سروکار نہین
کچھہ اثر ہوتا نہین آہ کا میرے یا رب | دردِ دل کس سے کہون قابلِ اظہار نہین
ہے مسیحا تو کہان جلد خبر لے اوس کی | تیرے بیمار کے کچھہ خیر کے آثار نہین

(۱۱۳) اوسکو پروا نہین اے صحو کسیکی ہرگز
ہے بشر کون سا جو طالبِ دیدار نہین (۵)

عشق مین تیرے صنم دولتِ ایمان ہی نہین
بندہ کافر ہی نہین اور مسلمان ہی نہین

ایک نقطہ سے اُٹھا نقشِ طلسماتِ جہان
خود وہ ظاہر ہے ہر اک نفس مین پنہان ہی نہین

نظر آئی ہے ہر اک صورتِ وہمی مجھکو
تن نہین جان نہین جان کا جویان ہی نہین

درِ دولت پہ ترے آٹھ پہر حاضر ہون
حضرتِ دل کے سوا آپ کا دربان ہی نہین

(۱۱۴) (۵)

تیرے دربار مین ہین ادنیٰ و اعلیٰ یکسان
صحوؔ عبرت کی ہے جا رتبۂ سلطان ہی نہین

دردِ دل کی مرے دوا ہی نہین
وصلِ جانان سوا شفا ہی نہین

کیا کرے گا طبیب افلاطون
ایسا نسخہ کبھی لکھا ہی نہین

چھوڑ دو میرے حال پر مجھکو
پندِ ناصح سے کچھ ہوا ہی نہین

تھا جو پردہ دوئی کا دل سے اُٹھا
میرا مجھکو پتہ ملا ہی نہین

(۱۱۵) (۲)

باغِ عالم مین کھل گئے گل صحوؔ
غنچۂ دل مرا کھلا ہی نہین

(۱۱۶)
رازِ پوشیدہ ابھی آپنے سمجھا ہی نہین
حسنِ یوسف ہی نہین عشقِ زلیخا ہی نہین

لب پہ ہر رند کے ہے آج انا الحق کی صدا
کوئی قاضی نہین سولی پہ چڑھاتا ہی نہین

(۱۱۷) (۵)
عاشقونکو خوف کیا ہے گرچہ وہ ناکام ہین
مر چکے ہین جیتے جی زندہ برائے نام ہین

آج تک نہین کیا وہ دیکھا گر نہ دیکھا آپ کو
اونکی آنکھین ظاہری بے مغز کا بادام ہین

ہاتھ سے صیاد کے مشکل ہے بچنا دوستو — مرغِ دل بیچارہ تنہا اور بلا کے دام ہین
حق کہا منصور نے جو کچھ کہا حق کی قسم — چار جانب اوسنے دیکھا عشق کے صمصام ہین

(۱۱۸) نام روشن ہو کسی کا ہے نگینہ روسیاہ
دیکھ لو اے صحو عاشق خلق مین بدنام ہین (۲)

ولہ قدس سرہ

جو تمکو پردہ تہا ہمسے صاحب تو کون مانع تہا پہلے کرتے — وصال مین اب فراق کیسا جو منہ دکھا کر چھپا رہے ہین
جسے مین سمجہا تہا دوست اپنا وہ میرا دشمن عزیز نکلا — مزے اوڑاتے ہین گہر مین بیٹھے وہ صحو کا دل جلا رہے ہین

دل ناشاد کو مین شاد کرون یا نکرون — خانہ برباد تجہے یاد کرون یا نکرون
تنگ رہتی ہے طبیعت قفسِ تن مین مری — ہمدمو مرغِ دل آزاد کرون یا نکرون
ہے تقاضے پہ تقاضا مجہے ہر دم ہر آن — عالمِ غیب کو ایجاد کرون یا نکرون
ہاتھ ہے بڑہنے لگا جیب و گریبان کی طرف — اے جنون کچھ تری امداد کرون یا نکرون

(۱۲۰) توڑ مسجد کی بنا ڈالی ہے ہمنے اے صحو
ساقیا میکدہ آباد کرون یا نکرون (۵)

ذکر کسکا ہو رہا ہے محفلِ احباب مین — ہے حرارت اور ہی کچھ اس دلِ بیتاب مین
جامِ ساقی آئینہ ہے محتسب سے خوف کیا — دیکھتے ہین روئے دلبر ہم شرابِ ناب مین

حسرتِ دل دربدر اوسکو پھرائے اے عزیز
بیٹھنا اک دو نفس ملکر غنیمت جانیئے

حضرتِ یوسف کو دیکھے گر زلیخا خواب مین
تفرقہ انداز ہے چرخِ کہن احباب مین

(۱۲۱)

صحو پردہ ہمسے کیون تم غیر سمجھے ہو کسے
دیکھتے ہو کسکو بیداری مین کسکو خواب مین

(۵)

بحرِ الفت مین ترے اشکِ روان رکھتے ہین
ہم وہ مجنون ہین کہ لیلی کو نہان رکھتے ہین
تاقیامت ترے عشاق نہون گے سیراب
جنس ارزان ہے جو جی چاہے خریدو ہمسے

سوزِ دل آہ شرر سوز فغان رکھتے ہین
عرشِ اعظم کے سوا اور مکان رکھتے ہین
جامِ جم مے سے بھرا لب پہ فغان رکھتے ہین
اے خریدارو مگر عشق گران رکھتے ہین

(۱۲۲)

صحو لائے ہین نہ لیجائین گے کچھ خوب سمجھ
لوگ دیوانے ہین یہ وہم و گمان رکھتے ہین

(۵)

راز ہے کیا حضرتِ انسان مین
بوالعجب ہے حسن تیرا الامان
عشق مین کافر ہوئے ہم برملا
سن چکا پیرِ مغان رازِ نہان

جسکو دیکھا ہے اوسی کے دھیان مین
جیتے جی لاکھون مرے ارمان مین
کیا ضرر آیا ترے ایمان مین
کیا چھپا ہے پردۂ امکان مین

(۱۲۳)

دیکھنا ہے دیکھ لو عالم مین تم
صحو اوسے ہر آن مین ہر شان مین

۵

شور بیجا ہو رہا ہے محفلِ اغیار مین

جا ہی پہنچین گے ہم اے دل کوچۂ دلدار مین

میرا معبد میرا مسکن آستانِ یار ہے
تجھکو جنت ہو مبارک مجھکو دوزخ ہی سہی
کس کو ہم کافر کہین کس کو مسلمان ناصحا

دفن کرنا بعد مردن سایہ دیوار مین
لطف اب پاتا نہین واعظ تری گفتار مین
ایک رشتہ ہے فقط تسبیح اور زنار مین

(۱۲۴)
صحو مقتل مین چلی آتی ہے خلقت دور سے
سر مرا لٹکا ہوا ہے اور کیا ہے دار مین
(۹)

ہین عجب طرح کے سامان ترے کوچہ مین
ایک سے ایک ہے ذیشان ترے کوچہ مین
دین و دنیا کی تمنا نہین اب تیرے سوا
تن تو ہیجان پڑا رہتا ہے بستر پہ مرا
اے مرے شاہِ نجف مجھکو بلایا تو نے
چار دن کیلئے یان آیا تھا دل سیر کیا
جان رہے یا کہ نکل جاے مجھے خوف نہین
کبھی بھولے سے نہین مجھکو بلایا تو نے

جمع ہین گبر و مسلمان ترے کوچہ مین
نکل آئین گے سب ارمان ترے کوچہ مین
جان و دل ہو گئے قربان ترے کوچہ مین
دم مرا رہتا ہے ہر آن ترے کوچہ مین
ہو گی مشکل مری آسان ترے کوچہ مین
اب کوئی دم کا ہے مہمان ترے کوچہ مین
پایا مقصد کو مین اے جان ترے کوچہ مین
ایک مدت سے ہون دربان ترے کوچہ مین

(۱۲۵)
صحو رحمت کی ہے جا کیون ہو غضب تم مجھپر
چاک کر ڈالا گریبان ترے کوچہ مین
(۵)

وله فی مناقب حبیب اللہ سلطان الہند قدس سرہ

لامکان کا مکین معین الدین
بادشاہ زمین معین الدین

دین دنیا کے شہریار ہین وہ
نام باقی ہے کس جلالت کا
رازدارِ خفی جلی ہین وہ

عالمِ ملکِ دین معین الدین
ہند سے تا بہ چین معین الدین
محرمِ علمِ دین معین الدین

(۱۲۶)

بے ادب چشم ہے یہ صحو رہی
دیکھے ہے ہر کہین معین الدین

(۵)

ہے سلام اوس پر جو ہے محبوبِ ختم المرسلین
مرتبہ اس سے بڑا کیا ہو سکے گا دوستو
کچھ نہ سمجھا پڑھکے قرآن ظالمون نے حیف ہے
ہر طرفہ غنچہ شگفتہ باغ مین پر اہل شام

سر سے تا پا ہے سراپا رحمةٌ للعالمین
جسکا تہا گہوارہ جنبان حضرتِ روح الامین
معنی قران ہے وہ آیتِ خیر المبین
خار سے بدتر سمجھہ وہ گل کہ حسین تو نہین

(۱۲۷)

غیب سے آی ندا جب شمر کا خنجر چلا
صحو مہرِ معرفت لوچہپ گیا زیرِ زمین

(۷)

تیرے ہاتون سے جنون جیب و گریبان چاک ہون
کوی بہی بہاتا نہین تیرے سوا تیری قسم
ہے مرا رتبہ بڑا جسکو ملک سجدہ کیا
سب معما پا گئے احباب کس سے کیا کہون
مین کسی کا آشنا میرا نہ کوئی آشنا
بے نشان کے چلہ کا اک تیر مین ہون دوستو

خوف کی کیا جا ہے ہے بیٹھا ہوا بیباک ہون
سر سے پا تک ہے قیامت - دیدہ ادراک ہون
پہر کہون کیا دیکھنے کو مین تو ادنی خاک ہون
ہان کسی کی آرزو مین چشمِ نم غمناک ہون
قید سے بے قید ہون مطلق سے یار و پاک ہون
ناوک اندازی مین بس مشہور مین چالاک ہون

(۱۲۸)

جو کوی پوچھے گا مجھسے صاف کہدونگا مین صحو
مین سگانِ کوی والا صاحبِ لولاک ہون

(۵)

عالم مین سب سے پہلے ایجاد ہین تو ہم ہین
پوچھو نہ ہمسے حاصل اوس تخم بے نشان کا
چاہو تو میرا ہر اک تم امتحان کر لو
عریان ہے تیغ اپنی نقشِ عدو کے سر پر

بیت الحرم کی صاحب بنیاد ہین تو ہم ہین
آباد ہین تو ہم ہین برباد ہین تو ہم ہین
نسبت سے خیر و شر کے آزاد ہین تو ہم ہین
مشہور دو جہان مین جلاد ہین تو ہم ہین

(۱۲۹)

اے صحو اپنی حالت ہے مثلِ خاک ہر دم
کوچہ مین دلربا کے برباد ہین تو ہم ہین

(۵)

جسمے جلوہ نیا ہر پل کہون کیا وہ دکھاتے ہین
مین از خود رفتہ ہون یارو نہ پوچھو حال لیلی کا
تجھے مطلب ہے کیا واعظ عبث کرتا ہی بدگوئی
مین سو جان سے ہوا قربان وہ مردہ کو کرے زندہ

ادسے دیوانہ اپنا سب بسر صاحب بناتے ہین
سنے ہو یا نہین سن لو انا لیلی سناتے ہین
جو پردہ کو اُٹھاتے ہین وہی محبوب پاتے ہین
تڑپتے مرغِ بسمل ہین جو وہ باتین بناتے ہین

(۱۳۰)

جفا کو ہمنے پیارے کی سراسر کیمیا سمجھا
جلا کر خاک کرتے ہین وہ صحو اپنا بناتے ہین

(۸)

پیدا کیا کون و مکان مین ملحدِ دیرینہ ہون
مطلق سے مقید بن گیا اور پہر مکلف ہو گیا
گر مین کہون تو شرک ہے گر حق کہون تو کفر ہے

پہچانتے ہو مہربان مین ملحدِ دیرینہ ہون
دیر و حرم مین ساجدان مین ملحدِ دیرینہ ہون
بولو تو کچہہ مجھکو میان مین ملحدِ دیرینہ ہون

مجبور ہون تو آپ ہون مختار ہون تو آپ ہون
نیکی بدی کا کاروان ہین ملحدِ دیرینہ ہون

اک حافظِ قرآن ہے اک وردخوان شام و سحر
غافل خودی سے حافظان ہین ملحدِ دیرینہ ہون

کہتے بشر ہین بر فلک اہل فلک زیرِ زمین
انسان فلک پر بدگمان ہین ملحدِ دیرینہ ہون

موزون کلام دلنشین بے حرف ہے معنی عیان
ہے گوش زد غیب اللسان ہین ملحدِ دیرینہ ہون

(۱۳۱) پرتو سے کسکے مہر و مہ تابان ہوے ہین بر فلک
ہے صحو روشن دوجہان ہین ملحدِ دیرینہ ہون (۵)

دو عالم کو ہر دم عدم دیکھتا ہون
تو جلوہ صنم دمبدم دیکھتا ہون

اُٹھا دل سے پردہ دوئی کا جو میرے
تو تن اپنا بیت الحرم دیکھتا ہون

کرون شوق سے کیون نہ سجدہ مین اوسکو
جہان تیرا نقشِ قدم دیکھتا ہون

سمایا ہے آنکھون مین جلوہ جو تیرا
جدھر دیکھتا ہون صنم دیکھتا ہون

(۱۳۲) تیرے واسطے چھوڑ جنت کو آیا
مقدر کا صحو اب رقم دیکھتا ہون (۱)

ناصحا تو نہ ڈرا خالی تری باتین ہین
یار کی کیا نہین ہمسے بہی ملاقاتین ہین

(۱۳۳) ولہٗ (۵)

شمع رویون پہ یہ عاشق جو جلے جاتے ہین
وصل کا تیرے صنم وہ ہی مزا پاتے ہین

ہوگئے ہم پہ خفا گھر سے نکالا باہر
چھوڑ کر اِس در دولت کو کہان جاتے ہین

ہون گنہگار مگر اتنا وسیلہ ہے بہت
یہ تمنا ہے مجھے آپ سے اے شاہِ عرب

امتی دیکھیے سرکار کے کہلاتے ہین
آپ کیون یاد مری اب نہین فرماتے ہین

(۱۳۴)

شوق ہے صحو کے دلمین کہ تصدق جاؤن
مجھے صورت بھی نہین اپنی وہ بتلاتے ہین

(۵)

کیا ہے اندنون پیرِ مغان شرابِ گران
عزیز و حال ہے پوشیدہ کہہ نہین سکتا
سمجھ گئے ہین وہ مغزِ سخن کو نازک ہین
اودھر سے روز ہے طلبی ادھر سے غفلت ہے

خبر ہے دل کا ہوا شہر مین کباب گران
فراقِ یار مین ہے عالمِ شباب گران
کہ بے پڑھے ہے کے پڑھی عشق کی کتاب گران
ہمارے اوسکے ہوا بیچ مین حجاب گران

(۱۳۵)

حضور کا ہے سہارا لکھا پڑھا تو نہین
ہے خوف صحو کو محشر کا ہے حساب گران

(۵)

جنابِ عزت اللہ سے عزیز و دست و امان ہون
کمالِ حسن و خوبی مین مقابل حور و غلمان ہون
نظر بازون کا میلہ ہے مجھے دیکھین ہین مڑ مڑ کر
حقیقت سے نہین واقف جو جی چاہے سو کہتا ہے

میان نقد امانت کا ازل سے مین ہی خواہان ہون
جہان مین بےمثل دیکھو سراپا باغ رضوان ہون
تماشا گاہ عالم مین نوادر چیز انسان ہون
مجھے سمجھا نہین زاہد مین ہندو یا مسلمان ہون

(۱۳۶)

ستاتے صحو کو کیون ہو نہین اچھا مزاج اوسکا
یہ دلِ بیمار ہے میرا ہوا خواہ گلستان ہون

(۶)

نہان ہو رہا ہون عیان ہو رہا ہون
مین موصوفِ جانِ جہان ہو رہا ہون

کوی کیا حقیقت کو سمجھے گا میری
دو عالم کو وہم و گمان ہو رہا ہون

تری جاہِ الفت مین اے عشق ہردم
خمیدہ مین ابرو کمان ہو رہا ہون

حکایت نہین یہ شکایت ہے میری
خلایق مین مین ترجمان ہو رہا ہون

نہ پہچانا کوی خریدے بہت سے
مین یک جنس سو دو زیان ہو رہا ہون

(۱۳۷)

تہا کیا صحو دیتے تجھے نام اپنا
مین اوس بے نشان کا نشان ہو رہا ہون

(۶)

جان بلب ہے تشنہ دیدار جانان اندنون
زہر سے کچھ کم نہین ہے آب حیوان اندنون

دیر مین ناقوس ہیونکا اور حرم مین دی اذان
دم مرا بہرتا ہے ہر گبر و مسلمان اندنون

عید ہے اہل نظر کی اور خوشی کی بات ہے
خانۂ تن مین ہوا وہ خوب مہمان اندنون

دور مین ساقی کے میرے جسنے پی لی ہے شراب
مست ہیرتے شہر مین ہین اہل عرفان اندنون

غنچۂ دل کہل گیا ہے ہے معطر اب دماغ
چاک کر ڈالا ہون مین جیب گریبان اندنون

(۱۳۸)

دیکھیے اے صحو اب کیا ہوے گا انجام کار
روبرو اس بت کے ہون مین چشم گریان اندنون

(۵)

مجھے دیکھو تو مین بیت الصنم ہون
بنا بیٹھا یہان شیخ حرم ہون

مجھی سے خیر و شر نے پای ایجاد
برا ے نام ہین لوح و قلم ہون

نہ چھیڑے اہل دنیا کوی مجھکو
نشہ مین جہومتا بے کیف و کم ہون

مجھے دیکھے نہ کوی چشم اغیار
سراپا مظہر نور قدم ہون

(۱۳۹)	یہ میخانہ رہے آباد اے صحو لبالب بادہ کش مین جام جم ہون	(۵)

نہین سمجھے اوسے ہندو مسلمان
جسے دیکھا جہان مین مبتلا ہے
قیامت تک یہی نوبت رہیگی
تری جادو بہری کیسی ہے صورت

لئے بیٹھے ہین جھگڑا کفر و ایمان
یہ قصہ طول ہے عالم ہے حیران
تلاش یار مین ہر اک ہے جویان
غضب کرتی ہے یہ زلف پریشان

(۱۴۰)	بہلا ہے یا بُرا ہے روز محشر یہ دست صحو ہے اور تیرا دامان	(۴)

مُلا نہین سمجھا تو کیا یان مین نہین تو کون ہون
دہوکا نہین اسمین ذرا صورت سے ہین معنی عیان
خانہ خرابی ہو چکی اے جنبش خانہ خراب
مین شیخ ہون مین برہمن مین بت مین آتش آذر بہی ہون

عالم مین ہون عالم نمایان مین نہین تو کون ہون
اے عاشقان بو العلایان مین نہین تو کون ہون
پردہ خودی کا خود ہوا یان مین نہین تو کون ہون
دیر و حرم مین جا بجا یان مین نہین تو کون ہون

تمہاری یاد مین جانا دم بیباک بیٹھا ہون
نہ سمجھین گے یہ نکتہ وہ جو کوئی اہل دنیا ہون
خبر اصلا نہین اسکی کراماً کاتبین کو بہی
در دولت پہ جانان کے مین اک عرصہ سے ای یارو

کیا ہے سر جیب اپنا دل غمناک بیٹھا ہون
جہان مین جب کہین بیٹھا تو مین بیباک بیٹھا ہون
کسیکی انتظاری مین ہین پوشاک بیٹھا ہون
نہ سمجھو مجھکو سوتا ہون بہت چالاک بیٹھا ہون

(۱۴۲) ستاتے صحو کو کیون ہو خودی کو خود وہ بھولا ہے
مین اپنے نام پر یارو اٹھا کر خاک بیٹھا ہون (۵)

یار بڑا ہے بیوفا مقصدِ دل بر آئے کیون	کھوئے نہ خود کو جب تلک وصل کا لطف اٹھائے کیون
ایسا نہ تھا وہ پیشتر رہتا جو یون الگ الگ	اب بھی وہی ہے وہ اگر پردہ مین منہ چھپائے کیون
اوسکی پسند اگر نہین اوسکی خوشی اگر نہین	خواب عدم مین چین تھا بزم جہا مین آئے کیون
دل مین وہ آتے جاتے ہین راستے ہین کھلے پڑے	غم سے جو جان سینہ ہو کوہی اوسے بلائے کیون

(۱۴۳) عابد و متقی نہین بادہ پرست صحو ہے
کوئی نماز ہی اہل دین اوسکے مکانمین جائے کیون (۵)

تہمتِ بیہودہ سے لاچار ہون	غیر نہین ہون مین ترا یار ہون
جامۂ حنا کی مجھے پہنا کے یان	لائے کہان سے مین گرفتار ہون
قابل دیداب یہ تماشا ہے خوب	ہر جگہہ ہر رنگ نمودار ہون
ہر دو جہان آئینہ خانہ ترا	شخص ہون یا عکس پدیدار ہون

(۱۴۴) صحو ہوا خانۂ دل مین گزر
صاحب خانہ ترا مختار ہون (۵)

بت بھی تو ایک صورتِ جانان ہے اندرون	سمجھا نہ جو کہ اوسکو وہ نادان ہے اندرون
عشقِ بتان مین عمر تمامی گزر چلی	کیا شیخ بنکے بیٹھا مسلمان ہے اندرون
پہنے لباس سرخ ہے قاتل کھڑا ہوا	کپڑون مین رنگ خون شہیدان ہے اندرون

سکتا ہے آئینہ کی طرح سے ہر ایک کو
عالم مرے جمال سے حیران ہے اندنون

(۱۴۵)
بیچارہ ایک صحو اکیلا ہے کیا کرے
وحشت سے چاک چاک گریبان ہے اندنون
(۵)

تن کہان ہے جان کہان ہے خسرو جانان کہان
عاشق مضطر ہے حیران عشق بے سامان کہان
صورت اوس بت کی بنے ہم بتکدہ مین آنکر
پردہ وہی اٹہا جب صورت انسان کہان
گرم ہے بازار نابینا جہان مین آجکل
ہے بغل مین مصحف اور حافظ قران کہان
دہوکا دے رکہا ہے ماومن نے بس اوس شوخ کا
یہ طلسم سامری ہے طاقت انسان مین

(۱۴۶)
خواہش وصل صنم اے صحو کچہہ مجہکو نہین
آپ کو مین ڈہونڈتا ہون حسرت ارمان کہان
(۷)

کئے کیا تہے اقرار ہم سے کہو تم
خلاف اوسکے باتین بنائے ہوئے ہین
خبر عاشقون کو کرے کوئی جاکر
یہان رخ سے پردہ اٹہائے ہوئے ہین
جو دلبر ہے قاتل وہی ہے ہمارا
غضب یہ کہ دل سے بہلائے ہوئے ہین
یہ دنیا کے جہگڑون سے کیا کام ہمکو
دو عالم کو دل سے بہلائے ہوئے ہین
کرے امتحان جسکا جی چاہے آکر
محبت کے صدمے اٹہائے ہوئے ہین
نہین خوف کچہ نار دوزخ کا زاہد
وہ سینہ سے سینہ لگائے ہوئے ہین

(۱۴۷)
نہین آرزو دل مین اے صحو باقی
ہمین جلوہ اپنا دکھائے ہوئے ہین
(۵)

ہوا دل کسکا ہے دربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
کوئی صورت پہ مرتا ہے کوئی سیرت پہ مرتا ہے
یہ کیسا گھر بنایا ہے نہ شادی ہے نہ ماتم ہے
مسلمان کسکو کہتے ہین برہمن کسکو کہتے ہین

تمہارے شان کے شایان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
مین تیرے ناز کے قربان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
کہان ہے عیش کا سامان نہ یہ جانون نہ وہ جانون
محبت مین ترے جانان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

(۱۴۸)

محبت کسکو کہتے ہین کوئی جا صحو سے پوچھو
کہان ہے سینۂ بریان نہ یہ جانون نہ وہ جانون

(۸)

ردیف واو

دل مین خیال تیرے سوا دو جہان نہو
گھر مین سوائے تیرے کوئی دلستان نہو
ہین ذات سے یہ تیرے سب آباد دو جہان
نقشِ قدم کی طرح سے خانہ خراب ہون
صورت پرست بلبل وحشی سا کو بکو
اغیار ہین بہت سے مگر یار ایک ہے
اہل زمانہ کس لئے انجان ہو گئے

تو ہو جہان مین باقی یہ کون و مکان نہو
ہنگام وصل گرد مرے پاسبان نہو
کیا وصف تیرا کوئی کرے گر زبان نہو
مجھسا کہین جہان مین کوئی بے نشان نہو
لازم ہے عاشقون کا کوئی آشیان نہو
دل کے سوا تو اپنا کوئی مہربان نہو
بیقدر کر دئے ہین مرے قدردان نہو

(۱۴۹)

لیلیٰ کی یاد مین دل مجنون مچل گیا
ناقہ کے پیچھے صحو کہین ساربان نہو

(۵)

جانان مین جان دونگا ایمان ندونگا تجھکو ‏— ایمان اگرچہ چاہے نادان ندونگا تجھکو
آتش پرست جانان مین خود پرست تیرا ‏— چھونے کبھی مین ایجان قران ندونگا تجھکو
جبتک کہ مین و تو ہے تیرے گمان مین باقی ‏— ہرگز وصال اپنا انسان ندونگا تجھکو
یار و خلیفہ زادہ محجوب ہو رہا ہے ‏— تخت سکندری کا سلطان ندونگا تجھکو

(١٥٠) بھولو نہ صحو کو تم وعدہ وفا کرے گا
حسرت کا داغ دل پر جانان ندونگا تجھکو (٥)

بے گنہ کسلیئے جلاد نے مارا ہمکو ‏— خون بہائی مین ہے کونین اجارہ ہمکو
کیا پتہ خوب دیا یار ہمارا ہم کو ‏— نحن اقرب کا ہوا جبکہ اشارا ہمکو
قبر مین بھی نہین آرام سے سونے دیتے ‏— پوچھنے آئے نکیرین دوبارا ہمکو
دربدر ہم نہین پھرتے ہین ترے در کے سوا ‏— تیرے کوچہ کے سوا کب ہے سہارا ہمکو

(١٥١) بے ترے دیکھے کے مشکل ہے مرا جینا صحو
تیری فرقت نہین ہرگز ہے گوارا ہمکو (٥)

کدھر جاتے ہو ہمسے ملکے تم ایجان ادہر آو ‏— بچھوڑو ساتھہ میرا تم خوشی سے میرے گھر آو
تمہارے دیکھنے کو ہم پڑے پھرتے ہین ہر ہر جا ‏— نہین قابو مین دل اپنا کہین تو تم نظر آو
تمہین مین جانتا ہون تم بدلتے ہو ہزارون رنگ ‏— نہین مین غیر اٹھا کر پردہ روے بشر آو
دل مضطر تڑپتا ہے لبون پر جان آئی ہے ‏— ہوے بیزار کیون ہمسے کبھی بھولے ادھر آو

یہ دو ہی وقت ہین موقوف جن پر ہمسے ملنا ہے

(٧)	شام آؤ تم اے صحو یا وقت سحر آؤ	(١٥٢)

رخِ جانان کے تصور مین سدا شاد رہو — زلف و کاکل سے بچو قید سے آزاد رہو
مایۂ عمر کو بیجا نہ کبھی صرف کرو — کسی رہبر سے ملو طالبِ ارشاد رہو
صحبتِ غیر مین جانے سے ہے نقصان بہت — اغنیا سے نہ کبھی شایق امداد رہو
مکتب عشق مین اُستاد سے پایا یہ سبق — سب فنا ہونگے نہ ہر یاد سے بے یاد رہو
تکیہ اچھا نہ کسی شے پہ ہے درویش ترا — خانۂ جسم پہ تم درپئے برباد رہو
قصہ مشہور ہے شیرین کا جہان مین اب تک — تم ہی پرویز سے خوش ہان میان فرہاد رہو

(٧)	حالتِ سکر مین کہہ شاہ حسن سے ای صحو جام اک اور بھی دے ساقیا آباد رہو	(١٥٣)

میرے قبلہ میرے کعبہ میرے دلبر تمہین تو ہو — میرے ہادی میرے مرشد میرے رہبر تمہین تو ہو
خاک اور باد اور آب اور آتش ہر شے مین ہے جلوہ نما — رنگ رنگیلے اول و آخر باطن و ظاہر تمہین تو ہو
تمکو ہم پہچان گئے ہین پھر کیون پردہ کرتے ہو — احد سے احمد بنکر آئے بندہ پرور تمہین تو ہو
وصل مین ہے یہ فرقت کیسی پردہ دوئی کا دیجے اُٹھا — جانِ عالم تمہین تو ہو اور میرے دلبر تمہین تو ہو
گلا کٹا کے برائے امت ہین آپ صل علی مین بولا — شہید اکبر تمہین تو ہو اور ساقی کوثر تمہین تو ہو
تہمت دے منصور کے اوپر کون تماشا دیکھا تھا — کہکے انا الحق بر سر محفل دار کے اوپر تمہین تو ہو

(٥)	در پر حاضر شام و سحر ہے روز ازل سے بندہ نواز شہا نہ بھولو صحو کو ہرگز ساقی کوثر تمہین تو ہو	(١٥٤)

فرقت یار نے آتش مین جلایا مجھکو
غیرت یار نے مارا یہ دو بارا مجھکو
اوسکو منظور تھا شاید کہ تماشہ دیکھے
اے منجم بخدا کچھ تو سبب اسکا بتا

ہائے اس عشق نے دنیا سے اٹھایا مجھکو
خواب مین تک نہین چھاتی سے لگایا مجھکو
خواب راحت سے جگا خوب ستایا مجھکو
کسلئے گھر سے مرا یار نکالا مجھکو

(۱۵۵)

کیا تجھے اور نہ تھا میرے سوا دنیا مین
در بدر ناچ جو اے صحو نچایا مجھکو

(۴)

سات پردے مین ہے کیا عیش کا سامان تجھکو
مین تو بندہ ہون ترا تو مرا مولا صاحب
مجھکو خوبان جہان خط ہین غلامی کا دئے

جیتے جی دیکھ لیا آنکھون سے جانان مجھکو
کوئی ہندو کہے اور کوئی مسلمان مجھکو
کیا مزاوار ہے اب تخت سلیمان مجھکو

(۱۵۶)

تیرے رتبہ کو نہین سمجھے کوئی آج تلک
صحو کہتا ہے کوئی طفل دبستان تجھکو

(۵)

رکھتا ہے دلمین ہر اک اوس مہ لقا کی آرزو
خون بہا مفت مین میرا رقیبون نے عبث
اون رقیبون کا کلیجہ اب بھی ٹھنڈا کیون نہو
جیتے جی وہ مر گئے زندہ برائے نام ہین

زندگی دم بھر کی ہے لیکن بلا کی آرزو
شوخ کو ہے اندنون دست حنا کی آرزو
مجھکو دنیا سے اٹھائے آشنا کی آرزو
دلمین باقی کیا رہے اہل فنا کی آرزو

(۱۵۷)

کان مین واعظ کے تو آہستہ کہدے صحو یہ
بر نہ آئی ایک بھی خوف و رجا کی آرزو

(۵)

جناب شاہ قاسم سے دلا تو دست و دامان ہو
غلامون کو توقع ہے اسی دربار عالی سے

مثالِ مور ہنجا یہ عجب کیا ہے سلیمان ہو
کہ ایک ادنی توجہ سے ہماری مشکل آسان ہو

بھنور مین ناؤ آئی ہے بچانا اے حضور ابتو
تری ترچھی نگہہ پیارے عجب کچھہ کام کرتی ہے

تمہارے نام کے صدقے لسے ہرگز نہ طوفان ہو
بنائے آپ ذرہ کو فلک پر مہر رخشان ہو

(۱۵۸)
یہ موقع پھر کہان ملتا برآمد ہے شہ خوبان
ہے صحو ایسے مین اچھا تو فدا جان جانان ہو
(۴)

فرقتِ یار نے دم بھر نہ سلایا مجھکو
لوگ ہنستے ہین مجھے دیکھکے آتے جاتے

بختِ خوابیدہ سے یہ کسنے جگایا مجھکو
خوب اچھا ہوا دیوانہ بنایا مجھکو

باڑ پر باڑ رکھی صاف یہ بیرحمی ہے
کیا کوئی اور نہ تھا آپنے پایا مجھکو

(۱۵۹)
صحو کیا دیکھئے ہوتا ہے ہمارا کل حال
راستہ بھول گئے یار بلایا مجھکو

ردیف ہائے ہوز

بلوا سے مدینہ مین جو سلطان مدینہ
کردون گا دل و جان کو قربان مدینہ

دن رات تصور مین گزرتا ہے عجب کیا
شاید نظر آجائے بیابان مدینہ

مدت سے کھٹکتا ہے مرے دلمین عزیزو
یہ خار ہے کیا خار مغیلان مدینہ

حسرت مین مرے جاتے ہین ہم روز ازل سے
جبریل بنا جب سے ہے دربان مدینہ

بلبل کیطرح دل ہوا شیدا جو ہمارا
کیا شکر ادا اوسکا کرین ہو نہین سکتا
جلدی سے خبر لیجیئے یا سرورِ عالم

ہے پیشِ نظر میرے گلستانِ مدینہ
کہلاتے ہین ہم بہی تو گدایانِ مدینہ
ہم روزِ ازل سے ہوے مہمانِ مدینہ

(۱۶۰)

اے صحو کدہر دہیان ہے کیا بکتا ہے یہ تو
معلوم نہین غیر خدا شانِ مدینہ

(۴۳)

عاشقِ حیرت زدہ دلگیر پشتِ آئینہ
ہے لکہا تیری جبین پر کاتب اپنے ہاتہ سے
چہوڑ کر اوس قبلہ رخ کو ہین بہٹکتے زاہدان

ماہرو ہے سامنے تصویر پشتِ آئینہ
واہ کیا اولٹی ہوئی تدبیر پشتِ آئینہ
لو مبارک ہوا نہین تکبیر پشتِ آئینہ

(۱۶۱)

لبِ اعجاز جو ہلجاے تمہارا خواجہ
جب مین جانون کہ مقاصد مرے سب آئین
مزرع یہ دل کا مرے خشک ہوا جاتا ہے
اب جو چاہین سو کہین ہندو مسلمان مجہکو

(۵۱۰)

کام بنجاے گا فی الفور ہمارا خواجہ
کبہی اجمیر مین ملجائے جو تمہارا خواجہ
آپ برسات ہین برسات کو برسا خواجہ
مین دل وجان سے ہون بندہ تمہارا خواجہ

(۱۶۲)

مصحفِ رخ کی تلاوت کیا جسنے ای صحو
نارِ دوزخ سے نہین خوف ہے خواجہ خواجہ

(۴۱)

صدق دل سے بخدا جو کوئی آیا خواجہ
کیون نہ مقصد اوسے حاصل ہو تمہاری در سے

مقصدین دل کی وہی آپ سے پایا خواجہ
جو کوئی آپ کے دربار مین آیا خواجہ

اسی امید پہ حاضر ہوں در دولت پہ | کوئی باقی نہ رہے دل کی تمنا خواجہ

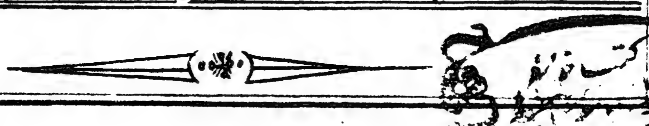
(۱۶۳) تیرے دربار سے کوئی نہیں محروم گیا
کیا عجب صحو کو ہو جائے اشارا خواجہ (۷)

ہمارا بخت خوابیدہ جگا دو یا حبیب اللہ | جمال پاک کا جلوہ دکھا دو یا حبیب اللہ
ہوا برخاستہ دل ہے تمہارے در دو فرقت میں | نہیں منتا ذرا اسکو مٹا دو یا حبیب اللہ
تمنا اب مجھے ہردم نہیں اسکے سوا ہرگز | خودی کو اب میرے دل سے بھلا دو یا حبیب اللہ
گزارش کر نہیں سکتا کہ روئے پاک کو دیکھوں | مجھے نعلین تم اپنی دکھا دو یا حبیب اللہ
جلائے عشق کی آتش ہر اک لحظہ نئی صورت | مزے یہ عاشقوں کے ہیں مزا دو یا حبیب اللہ
رہی طاقت نہیں مجھ میں کہ واں تک چل کے میں آؤں | قدم ہٹتا ہے اب پیچھے بڑھا دو یا حبیب اللہ

(۱۶۴) یہی ہے صحو دل میں شوق دیکھوں روضۂ اطہر
زمیں پلکوں سے میں جھاڑوں بلا لو یا حبیب اللہ (۴)

بیچتا ہوں بیدرم یوسف سر بازار دیکھ | مفت میں وصل صنم ہے طالب دیدار دیکھ
چشم نابینا میں ہے گر سرمۂ وحدت لگا | آئینہ میں شکل اوسکی جھک کے سو سو بار دیکھ
میں نہیں کہتا انا الحق مفت میں بدنام ہوں | اور رکھا کافر گلے پر عشق کی تلوار دیکھ

بندۂ بت بت نباشد لیک از بت کے جدا
شوق سے ڈالا گلے میں زاہد از نار دیکھ



ردیف یا

(١٦٥) — (٥)

ہوا ہون گم مین جو یار تجہہ مین نظر مین بس سربسر تو ہی تو ہے
چھپا پایا بالکل وہ ایسا مجہکو کہلین جو آنکھین تو روبرو ہے

جو ہونگے ناقوس و برہمن ہے اذان ہین دیتے حرم کے اندر
کہ برہمن اور شیخ جی کو ہمارے صاحب کی جستجو ہے

ہے خوف کسکا مجھے رقیبو ہے یار میرا مین یار کا ہون
رہی نہ باقی ہمارے دلمین کسیطرح کی بہی آرزو ہے

وہ گلبدن گل ہوا مین جامہ مجہی سے حسن اوسکا بس کہلا ہے
لگایا چہاتی سے اوسنے مجہکو بسی ہے دلمین بہی اوسکی بو ہے

(١٦٦) — (٧)

نہونا تو صحو بیخبر بیان یہ جاسے فکر عجیب تر ہے
بنایا صورت پر اپنے آدم جسے مین دیکہا سو ہو بہو ہے

مری او بیخبر تجہکو خبر ہے
مرے پہلو مین بیٹھا سیمبر ہے

نہ جا زاہد کے دہوکے پر تو ہرگز
شب آخر ہو چکی وقت سحر ہے

وہ ظالم رات بہر یہ چہاپنہو ڑا
مقام عاشقی جاے خطر ہے

نہین خالی ہے کوی جا ہے اوس سے
مکان اوسکا کہان یارو کدہر ہے

دل عاشق نے کہائی چوٹ پر چوٹ
نگاہ یار کیا جادو اثر ہے

اوجاڑا گہر کو میرے باغبان نے
درخت معرفت کا یہ ثمر ہے

(١٦٧) — (١١)

علاج اسکا بہی کچہہ معلوم ہے صحو
فراق یار مین درد جگر ہے

یہ واقف رمز قالو بلی اور انی انا کا صندل ہے
لولاک لما کے عاشق کا کس شان سے نکلا صندل ہے

لے سر پہ آئے در پہ ترے جبرئیل امین ادہار تک
فیاض ازل نے بھیجا ہی محبوب علا کا صندل ہے

ہی پیر و جوان کو بھی یہ ہوس ہم سر سے چلے جائینگے بس
ملتا ہے کسے اب دیکھین بھلا محبوب علا کا صندل ہے

مجموع لطافت صندل ہے ہر دل کے لیے یہ قوت ہے
مجنون کو ملی ہو لیلی بھی کیا روح فزا کا صندل ہے

تاثیر کہون کیا اسکی مین دنیا کو بھلا دل سے ابھی
حوران جنان تیار کیے تسلیم و رضا کا صندل ہے

بھولا بھنکارہ مین انکا اب ساتھ لیئے وہ آتا ہی
عالم مین ہدایت غیبی ہی اوس راہ نما کا صندل ہے

ہر ماہ جمادی الثانی مین تاریخ بست و یکم بیشک
خوشبو یہ جہان مین ہوتی ہی کیا اہل صفا کا صندل ہے

کیا عرش سے لیکر فرش تلک ایک نور کا عالم روشن ہے
ہے زیر زمین تارونکی جھلک کس بدر دجی کا صندل ہے

رضوان نے بھی کھولا دروازہ مشتاق کھڑا کب آتے ہین
حوران جنان تیار کیے تسلیم و رضا کا صندل ہے

بس دور سے آتے عالم مین مشہور تمہارا کوچہ ہے
بیمار ابھی پاتے ہین شفا کیا دار شفا کا صندل ہے

(۱۶۸) (۷)

کوئی زہد کو - کوئی تقوی کو مین سر پہ لیکر صندل کو
اے صحو مجھے اب خوف ہے کیا یہ در مجرا کا صندل ہے

ہمارا ہادی ہمارا رہبر ہمارا مرشد ابو العلا ہے
بنی کا وارث علی کا نائب ولی کامل ابو العلا ہے

عرب سے لیکر عجم تلک کا ہوا ترقی یہ دین احمد
ہے فیض جاری جہان مین انکا عزیز دیکھو ہر اکجا ہے

ہی وجد حالت یہ اپنی دولت جسے وہ چاہین عطا ہین کرتے
نصیب ایسے کہان گدا کے جو دیکھے شاہ تو کیمیا ہے

وہی ہی ظاہر وہی ہی باطن وہی ہی اول وہی ہے آخر
یہ سمجھے ہم ہین لباس بدلے ہے نام رکھے ابو العلا ہے

کہے ہو قرآن مین نحن اقرب یہ ہمسے ملتے نہین ہو جدا
ہوئی ہی تقصیر ہمسے کیا اب بتاؤ صاحب عتاب کیا ہے

تمہاری خواہش مین یار جانی ہین دین دنیا کو چھوڑ بیٹھا
ہوے نہ یان کے نہ ہم وہان کے جو ایسی خواہش مین مبتلا ہے

(۱۷۰)

بلاؤ پاس اپنے صحوکو تم بہت ہُو لائے گلے لگالو
تمہارے ملنے کے شوق مین وہ عجب بلا مین پھنسا ہوا ہے

(۵)

عجب خوب مژدہ یہ قرآن مین ہے
پتہ تو ہمین مین تھا اوس نازنین کا
احد جب تعیُّن مین احمد سے آیا
کہان ذات مطلق کہان ہم مقید

وہ شہرگ سے نزدیک انسان مین ہے
عبث بحث ہندو مسلمان مین ہے
وہی رنگ ہر رنگ ہر شان مین ہے
ظہورِ کُل اب جزوِ اعیان مین ہے

(۱۷۱)

تمنا یہی صحو کی ہے حسن سے
پتا دے بتا دے جو انسان مین ہے

(۶)

ہمارے نقش یہ یہ سب جفا ہمین سے ہوئی
نہین فلک مین یہ طاقت ترا اُٹھانا بار
طریق عشق مین ثابت قدم ہے ہم ہی
نہین ہے آیتِ قرآن ثم وجہ اللہ
لگانا تہمتِ عالم کا بے سبب تو نہین

پرائے آپ ہین ہم پر خطا ہمین سے ہوئی
ادائے خدمتِ قالو بلیٰ ہمین سے ہوئی
جفا تمہین سے ہوئی اور وفا ہمین سے ہوئی
جہان مین دخترِ رز کی ادا ہمین سے ہوئی
بھلے بُرے کی جا ہمین بنا ہمین سے ہوئی

(۱۷۲)

نہین ہے شیوۂ دلدار عاجزی اے صحو
طریقِ عشق مین فکر دعا ہمین سے ہوئی

(۵۱)

اے مسلمانان وہ جانان اور ہے
جانتے ہر اک ہین اپنے حال کو

اپنا اپنا دین و ایمان اور ہے
کون کہتا ہے کہ انسان اور ہے

شور ہے نازل ہوئے مصحف ہین جا بجا
کھیلتے کیا ہو گلی کوچہ مین تم

ہے یقین پر اپنا قرآن اور ہے
ثم وجہ اللہ کا میدان اور ہے

(۱۷۳) خوف سے بے خوف ہو جا صحو تو
اب ترے گھر کا نگہبان اور ہے (۷)

پوچھتے کیا ہو آرزو کیا ہے
دربدر کس لئے بھٹکتے ہو
شش جہت مین یہ جلوہ ہے کس کا
مین کو مین مین فنا تو کر دیجئے
آرزو کو اوٹھا کے پھر دیکھو
کیون نہین دیکھتے ہو اپنے کو

گھر مین دلبر ہے جستجو کیا ہے
ڈھونڈھتے کس کو روبرو کیا ہے
بر سرِ بام ماہرو کیا ہے
پھر بقا ہو تو مین و تو کیا ہے
بیٹھ دم بھر یہ گفتگو کیا ہے
یہ تگا پوے کو بکو کیا ہے

(۱۷۴) جب یقین ہو چکا یہی ہے وہ
صحو کہتے ہین آبرو کیا ہے (۵)

جبکہ پہلو سے مرا یار چلا جاتا ہے
ملک الموت بہی شاید کہ مجھے بھول گئے
حضرتِ عشق نے کی ہے یہ خرابی دیکھو
آجتک ایسا مسلمان نہ کوئی دیکھا

ساتھ اوسکے دلِ ناچار چلا جاتا ہے
چھوڑ کر گھر مین وہ بیمار چلا جاتا ہے
پوچھنا تک نہین مختار چلا جاتا ہے
چھوڑ کر کعبہ کو دیندار چلا جاتا ہے

برملا پیر و جوان کہتے ہین کیا خوب مجھے

(۱۷۵) صحو یہ تیرا گرفتار چلا جاتا ہے (۷)

لب اعجاز سے فرماؤ تبسم کیا ہے
نہین بے پردہ او نہین دیکھا کسی نے ابتک
ناخدا سے ہنین کچھہ کام خدا حافظ ہے
اپنے آغوش مین اکدم تو مجھے سونے دے
تجھکو منظور تہا جنت سے کہ نکلے آدم
ہم گنہگارون کو کافی ہے وسیلہ تیرا

گھر مرے آنے مین پھر تم کو تکلم کیا ہے
نور مردم کا ہے کیا آنکھہ مین مردم کیا ہے
کشتی دل کو مرے خوف تلاطم کیا ہے
لوری کیسی ہے یہ جبریل کی قم قم کیا ہے
خیر ہے قبلہ من حیلہ گندم کیا ہے
تیری رحمت کے مقابل مین یہ قلزم کیا ہے

(۱۷۶) شہ قاسم ہے ترا روز ازل سے حامی
صحو پھر تجھکو شفاعت کا تو ہم کیا ہے (۵)

مبارک آپ کو ہو تخت شاہی
تری چوکھٹ پہ جب کی جبہہ سائی
مرے ہر کام کا حامی تو ہی ہے
بہروسہ آپکا ہے میرے دل کو

ہمین کافی ترے در کی گدائی
تمنا نامرادون کی بر آئی
کہ تیرا کام ہے حاجت روائی
عجب کیا گر کرے مشکلکشائی

(۱۷۷) ہے قربان صحو دل اور جان سے اسدم
صدائے نحن اقرب جب سنائی (۴)

ترا اے صنم یہ ستانا غضب ہے
رقیبون کے گھر آنا جانا غضب ہے

کہ ہم بیکسون کو رلانا غضب ہے
حسینون سے دل کا لگانا غضب ہے

وہ روپوش ہو کر کئے ہم کو ظاہر | نگاہوں سے یہ مسکرانا غضب ہے

(۱۷۸)

زبانی مری اون سے اتنا تو کہدو
کہ صحو حزین کو ستانا غضب ہے

(۷)

جو قطرہ تھا دریا مین آکر سمایا
کرو شمع روشن نہ مرقد پہ میرے
عزیزو ستاؤ نہ تم چھوڑو اسکو
لگی آگ عشق پیمبر کی ایسی
طفیل شہیدان کرب و بلا اب
جدا تن سے سر ہو تو قدمو نپہ دہرلو

دوئی کا یکایک جو پردہ اوٹھا ہے
کہ شمع رسالت سے دل پر ضیا ہے
محبت مین حضرت کے دل گل گیا ہے
جو تھا ماسوا سب کا سب جل گیا ہے
مدینہ دکھا دو یہی التجا ہے
خوشی مجھکو حاصل ہی پہر عذر کیا ہے

(۱۷۹)

اگر دل ہے بیمار اے صحو جاؤ
مدینہ تمہارا تو دار الشفا ہے

(۵)

جان فدائے جان جانان یار انسان ایک ہے
پرتو رخسار سے روشن ہوئے دونون جہان
بات اک نادر تجھے کہتا ہون اے طالب سمجھ
ہمنے دیکھا شہر مین پالی خلائق بیشمار

جان عالم لاکھہ ہین اور جان جانان ایک ہے
ماہ رخشان ہین بہت مہر درخشان ایک ہے
شک نہ رکھہ دلمین ذرا گبر و مسلمان ایک ہے
تاج گیر و تاج بخش اور سب کا سلطان ایک ہے

(۱۸۰)

ہوش مین آ صحو نادان چھوڑ دے بس تو اصول
مختلف صورت ہین حرفان دیکھہ قرآن ایک ہے

(۵)

کہان رہ گئے تہے میان آتے آتے
ہوا کام پورا یہان آتے آتے

فقط شور باقی ہے زاغ و زغن کا
چمن لٹ گیا باغبان آتے آتے

امانت کے بدلے ہے عصیان کا دفتر
لے آئے ہین بار گران آتے آتے

مین انسان ہون صاحب فرشتہ نہین ہون
بیان کر چکا داستان آتے آتے

(۱۸۱) سنا دے مرا حال اے صحو انکو
جگر پھٹ گیا ہچکیان آتے آتے (۴)

تیری صورت کی قسم صورت مری آنکھو نمین ہے
جب سے دیکہا مٹا حیرت مری آنکھو نمین ہے

باغ وحدت کا کہلا رہتا ہے دروازہ مدام
کون کہتا ہے غلط کثرت مری آنکھو نمین ہے

انتظار یار مین آنکہین مری پتہرا گئین
ایک دو دم کی بہی فرصت مری آنکھو نمین ہے

(۱۸۲) صحو اب مجہکو نہین ہے مال و زر کی آرزو
دولت دیدار کی دولت مری آنکھو نمین ہے (۵)

وله قدس سره فی النعت

محمد یہ ارض و سما آپ کا ہے
قسم ہے خدا کی خدا آپ کا ہے

مجہے ہر طرح سے بچا لو محمد
یہان اور وہان آسرا آپ کا ہے

مقید کہون گر تو مطلق ہین حضرت
بتاؤن مین کیا جو پتا آپ کا ہے

مرا دل سراپا ہے آئینہ خانہ
خدا کی قسم رونما آپ کا ہے

نہین آنکھ کھولے سے کھلتی ہے ہو اللہ
یہ دل مین تصور بسا آپ کا ہے

محمد یہ کون و مکان آپ کا ہے
زمین آپ کی ہے زمان آپکا ہے

سما سے سمک تک ہے آئینہ خانہ
دو عالم مین جلوہ عیان آپکا ہے

نہ موقوف نزدیک اور دور پر ہے
وصال اب مجھے تو عیان آپکا ہے

تصدق تمہارا ہے جو کچھ کہ ہے سو
نہان و عیان لابیان آپکا ہے

(۱۸۴)
امسے ہر طرح سے بچانا محمد
یہ صحو حزین مدح خوان آپکا ہے
(۷)

بزم جانان تک کہین کیا جب رسائی ہو چکی
منقطع عالم سے دل کی آشنائی ہو چکی

چھوڑ دے اسلام کو اور بتکدہ سے کام کیا
تہمت ناحق برائی اور بھلائی ہو چکی

آئینہ مین کچھ نہین تیرے سوا آئینہ رو
اب کدورت جا چکی یارو صفائی ہو چکی

بادہ خواری خوب ہے لیکن جوانی چاہئے
عہد پیری مین مزا کیا جب خضابی ہو چکی

الوداع اے زہد و تقوی الوداع اے عقل و ہوش
جام وحدت پی چکا ہون پارسائی ہو چکی

خاتمہ بالخیر کا اب خوف کیا ہے ہو نہو
سنگ دہلیز صنم پر جبہہ سائی ہو چکی

(۱۸۵)
صحو ظاہر صحو باطن ایک تھا اب دو ہوئے
مختلف صورت ہوئے ظاہر جدائی ہو چکی
(۵)

صبحدم محفل مین ساقی کے شراب اچھی ملی
دل جلانیکے لئے زاہد کباب اچھی ملی

ہے بغل خالی ہمارا ایک حمایل کے سوا
مصحفِ رخسار کی اُم الکتاب اچھی ملی

آسمان کی ہے رضائی اور زمین کا بسترا
فرشِ مخمل سے ملایم کیا سرا اب اچھی ملی

مُنہ سے چھٹتی ہی نہین اب کیا کرون تدبیر ہین
دختِ رز پیرِ مغان خانہ خراب اچھی ملی

(۱۸۶)
صحو نازان کیون نہو دل خوش نصیبی پر مرا
دولت پابوس اوسکی آنجناب اچھی ملی
(۵)

عاشقون کی جانفشانی اور ہے
حُسن یوسف کی کہانی اور ہے

کون سمجھے ہے کسی کی بات کو
اپنی اپنی لن ترانی اور ہے

یاد پیری مین کروگے یا نہین
موسمِ خوش نوجوانی اور ہے

ہو لو آگہ جلدہی اپنے حال سے
اوسکی ہردم مہربانی اور ہے

(۱۸۷)
جانتا کب ہے مسیحا صحو اسے
دردِ دل تیرا نہانی اور ہے
(۶)

کیا جانے کوی اوسکو ادہر ہے کہ ادہر ہے
ابتک تجھے اے دل نہین کچھ اپنی خبر ہے

بازارِ محبت مین نجا ہاتہ تو خالی
اِس راہ مین سالک کے لئے سود و ضرر ہے

رہتا ہے امانت کا مرے سر پہ گران بار
ہستی مین مسافر ہون مجھے بیم و خطر ہے

آزاد جو دنیا سے ہین وہ لوگ ہین اچھے
موجب دہر اک حال مین سامان سفر ہے

صورت کو مری دیکھ کے کہتا ہے پری رو
اوس شوخ کے رتبہ کیلئے خوب یہ گھر ہے

گھبراتا ہے واعظ کے تو کیا کہنے سے بندے

(۴)	ضامن ہے ترا صحو تو پھر کیا تجھے ڈر ہے	(۱۸۸)

آج مشہور ہے سرکار کی گلپوشی ہے
تیرے میخواروں کو کیا دیکھیے بیہوشی ہے
کوئی جھگڑا نہ رہا یار سبکدوشی ہے

دن ہے یہ عید کا رندوں میں ہم آغوشی ہے
درِ میخانہ کھُلا یار کی مے نوشی ہے
جیتے جی جو کہ مرا پھر اوسے مرنا کیا ہے

(۴)	جان اور بوجھ کے پھر دور سمجھنا اوسکو صحو یہ کیسی تری ہائے فراموشی ہے	(۱۸۹)

ستمگر ہاتھ میں خنجر لیا ہے
ہزاروں تن جدا سر سے کیا ہے
سرِ تسلیم ہوں جو کچھ رضا ہے
ہوا اقرار تو انکار کیا ہے

دلِ ساقی زمینِ کربلا ہے
کسے طاقت مقابل ہو اجل سے
تجھے منظور ہے گر قتل پیارے
مجھے ہندو کہو تم یا مسلمان

(۵)	ہوا صادر جو فرمانِ الستُ جوابِ صاف صحو اپنا بلیٰ ہے	(۱۹۰)

فی الحقیقت میں نہیں ہوں یار ہے
دیدہ خود بین تیرا بیکار ہے
دیدۂ حق بین تجھے درکار ہے
خوابِ غفلت سے اگر بیدار ہے

عاشقوں کو روز و شب دیدار ہے
سرمۂ وحدت تجھے اب چاہئے
وہ تو تیرے پاس ہے اے بی بصر
دم میں وصلِ یار ہے اے بے خبر

خوف محشر کا تجھے ہے صحو کیا

(۱۹۱) تیرا حامی حیدرِ کرار ہے (۵)

کلبۂ خاص میرا رشکِ درِ جنت ہے
گر ملاقات کو آئے تو خوشا قسمت ہے

مین نہین جاؤنگا کعبہ کو کبھی چھوڑ تجھے
پاس کے پاس مجھے گھر مین ملی دولت ہے

دہوکا زاہد کو ہوا پیچھے پڑا جنت کے
وصل کی کہو بہی چکا ہاتھہ سے وہ دولت ہے

ہونٹ بہی میرے ہین اور دانت بہی میرے پیارے
مُنہ سے گر بولون تو پہر سر پہ کھڑی آفت ہے

(۱۹۲) کیا ضرورت تہی انا الحق کو جو بولے منصور
نےُ مین نائی کی صدا نےُ پہ صحو تہمت ہے (۵)

صورتِ تصویرِ جانان دو جہان مین کون ہے
گر مکین لامکان ہین اس مکان مین کون ہے

فہم مین آتا نہین پھر جسم و جان مین کون ہے
بندہ پرور آپکے وہم و گمان مین کون ہے

مختلف صورت سے ظاہر عالمِ امکان مین
شعبدہ بازی دکہاتا آسمان مین کون ہے

ہے منزہ قید سے وصفِ جمال اوس یار کا
صورتِ ماہ و شما مین این و آن مین کون ہے

(۱۹۳) صحو کس بیقدر کو اپنا دئے ہو نقدِ دل
یہ تو فرماؤ مجھے سود و زیان مین کون ہے (۷)

مقید نہ مطلق مسلمان تو ہے
میرا کفر و اسلام و ایمان تو ہے

مجھے جان کی اپنی پروا نہین کچھہ
تو ہی میرے پیارے میری جان تو ہے

ہوا حال ابتر گلے سے لگا لے
مصیبت زدہ دل کا ارمان تو ہے

مجھے دے نہ دہوکا خدا کیلئے اب
مین سمجھا تجھے شاہ جیلان تو ہے

لگا کر مجھے کفر کا تو نے فتوی
صدا سن رہا ہون تری گوش دل سے

چڑہاتا ہے سولی پہ سلطان تو ہے
میری جسم اور جان مین ہر آن تو ہے

(۱۹۴)

امانت اوٹھا صحو لائے ہین سر پر
یہان وہان سے آیا سو انسان تو ہے

(۲)

کیا کہون قاصد مرا درد نہانی اور ہے
خاک چھانی اک زمانہ جستجوے یار مین
کب برابر ہو شنیدہ جسنے دیکھا آنکھ سے
ہے کسیکو حب دنیا ہے کسیکو حب جاہ
اے زلیخا یا در کھہ تو روبرو کہتا ہون مین
سختیان آیا عنبان اوس گل کی خاطر سہین

خط مین کچھہ لکھا ہے اور اونکی زبانی اور ہے
عمر بہر کی جان عالم یہ کہانی اور ہے
عشق بازی مین مذاق ہم دگرانی اور ہے
بندہ پرور اپنا اپنا یار جانی اور ہے
تیرے یوسف کی قسم یہ میرا جانی اور ہے
بلبل دل سے تو سن اوسکی زبانی اور ہے

(۱۹۵)

مے سے توبہ جا ہوئے عہد مین پیری کے صحو
جو چلے جاتے نہین لطف جوانی اور ہے

(۳)

عزیزو کہتے ہین لن ترانی ہمارا اونکو خیال کب ہے
ہوا پہ خاکی کے خاک اوڑا کر رہا نہ نام و نشان باقی
شراب غفلت پئے ہین زاہد وہ جو ہر اپنا دکھا رہے ہین

پسند موسئی کی چاپلوسی فقیر صورت سوال کب ہے
خودی کو دل سے بھلا چکے ہین پھر اونکا ملنا محال کب ہے
بنا رہے ہین وہ باتین گھر مین تمیز اونکو خیال کب ہے

(۱۹۶)

نرالا ہے سب سے صحو میرا فلک کا والی زمین کا سلطان
قسم ہے تیری زلیخا مجھکو کہ تیرا یوسف مثال کب ہے

(۵)

خوشی اونکی ہماری آبرو در بان جاتی ہے
ندامت پر ندامت ہے لگا کر چاند پر دہبہ
بلائے ناگہانی ہے خبر ہے دختِ رز کو بھی
ڈراتا ہے مجھے مرنیکے پہلے کس لیے زاہد

نکلکر روح قالب سے کہین مہمان جاتی ہے
غضب ہین شوخیان اونکی ہماری جان جاتی ہے
ملائے خاک ہین چاہت مری ہر آن جاتی ہے
پلٹ کر پاس سے میرے قضا ہر آن جاتی ہے

(۱۹۷)

تری صورت نہین چھپتی چھپائین لاکھ پردے مین
جدہر دیکھا اودہر اے صحو پہچان جاتی ہے

(۸)

دلکو ہر دم ہر گھڑی سودائے زلفِ یار ہے
عاشقون کو دردِ دل سوزِ جگر درکار ہے
آجکل مین کس کشاکش مین پڑا ہون دوستو
ہو گیا شاید جنون بستی سے گھبراتا ہے دل
عشقِ لیلی مین ہوئی مجنون کی کیا نوبت کہون
رنج و راحت کچھ نہو جبتک جیتے جی وہ پاگئے
بعد مرنے کے زمین پر ہے کہان اونکا مزار

اور قفس مین جان وحشی طالبِ دیدار ہے
جامِ جم کی کب ہے پروا جس لبِ لعل مین یار ہے
نہ کوئی مونس ہے میرا نہ کوئی غمخوار ہے
طفلِ نادان کر رہے ہے خالی نہین سنگسار ہے
چشمِ عالم مین سراپا بس ذلیل و خوار ہے
سب سے بہتر عاشقون کو دولتِ دیدار ہے
نام ہستی سے عزیزو اونکو ننگ و عار ہے

(۱۹۸)

کیا غرض ہے عاشقون کو دین اور دنیا سے صحو
تیرے عاشق کے تئین چاہت تری درکار ہے

(۵)

گلِ باغِ الستی ہی رخِ روشن گلابی ہے
رقیبون کے سکھانیسے ہوئی میری خرابی ہے

ملا معشوق قسمت سے بلا کا وہ شرابی ہے
مگر اونکی جہان مین اے عزیزو کامیابی ہے

تلاوت مصحفِ رخ کی کرے بے مقدور ہے کسکا ‌ ‌ مصفا چہرہ ہے اوسکا عجب وہ خوش کتابی ہے
گداز و سوز و غم کی کچھ نہین لذت ہے عالم کو ‌ ‌ مرا رونا وہی جانے دل بریان کبابی ہے

(۱۹۹)

ہے فکر اے صحو فردا کی قضا سر پر کھڑی ہر وقت
بصورت برف ہے دنیا بقا تیری حبابی ہے

(۵)

چمن مین صبحدم بادِ بہاری تیکے آئی ہے ‌ ‌ ہوئے ہین نغمہ زن بلبل کی گل سے آشنائی ہے
مشیخت آنکر گھیری لیا جب ہاتھ مین تسبیح ‌ ‌ خرابی کے ہوا در پے خیالِ پارسائی ہے
نہین ہے کھیل لڑکون کا محبت سخت مشکل ہے ‌ ‌ ہو کیسے گرم بازاری کہ دل مین خود نمائی ہے
ڈراتا ہے کسے زاہد ہوئے مشہور عالم مین ‌ ‌ خبر ہے شہر مین صاحب کہ اونکی رونمائی ہے

(۲۰۰)

روش ایسی جہان مین کم نہین ہے صحو غیریت
خدائی مین عیان دیکھا طریق بوالعلائی ہے

(۴)

گران فروش ہے پیرِ مغان شرابی ہے ‌ ‌ جلا چکا ہے مرے دلکو وہ کبابی ہے
بتون کا سامنا تدبیر کیا کرے کوئی ‌ ‌ حیا کرے نہ کرے عین بیحجابی ہے
نہ کیون خجل ہو زلیخا جو دیکھے آنکھون سے ‌ ‌ عزیز و یار کا چہرہ مرے کتابی ہے
شکار کرتے ہین دنیا کا آڑ مین دین کے ‌ ‌ ملی یہ صفت ہین صاحب تمھین نوابی ہے

(۲۰۱)

دگرگون حال ہوا صحو کا ہے ملنے سے
زیادہ کل سے مرے دلکو اضطرابی ہے

(۶)

خانہ بردوش پڑے پھرتے ہین نادان ابھی ‌ ‌ خاک سمجھے نہ اوسے گبر و مسلمان ابھی

عظمت و شان سے تیرے ہین گدا سب ممتاز
کیون نہ حاصل ہوا ونہین تخت سلیمان ابھی

سیری ہوتی نہین عاشق کو بجز روزِ جزا
دلمین باقی ہے ترے وصل کا ارمان ابھی

رنگ بیرنگ ہوا اونکا اشارہ ہے غضب
دیکھیئے ہوتا ہے کیا صا جو سامان ابھی

منفعل ہو گئے اب دیکھ عنایت کو تری
اپنا محرم کو کیا حضرتِ السنان ابھی

(۲۰۲)

طفلِ مکتب ہی رہا خیر تو ہے ہوش مین آؤ
صحو سمجھا نہین تو معنئ ایمان ابھی

(۱۲)

ہوا دل آپ پر جو مبتلا ہے
ہزارون طرح کی اسپر بلا ہے

یہ عقدہ ہم پہ کچھ کھلتا نہین ہے
ابھی تو قسمتون مین کیا لکھا ہے

کبھو ٹلتا نہین قسمت کا لکھا
ہین ہم اب اور ہمارا دلربا ہے

نہین سننے کے واعظ کی نصیحت
قفس سے مرغِ جان اب اڑ رہا ہے

ہین دیوانے ہوے اوس گھر کے اب ہم
پڑی پیرون مین گو زنجیر پا ہے

تو یوسف ہو تو مین بیشک زلیخا
اگر ہمسے ملے تو کیا برا ہے

یہ سر ہے آپکے قدمون پہ حاضر
جو کرتے قتل ہو پھر عذر کیا ہے

پکارو نام سے اک بار مجھکو
تمنا ہے یہی اور مدعا ہے

چلون گا پیچھے محشر مین تمہارے
بغل مین بس خیالِ دلربا ہے

مجھے غافل نہ سمجھو غافلو تم
حضوری لی مع اللہ برملا ہے

کہانتک مین چھپاؤن عشق کی بات
کہ باتون مین مرا مطلب ادا ہے

(۲۰۳)	کہان ہے صحو مین کسکو سناؤن میرا قصہ نہایت بس بُرا ہے	(۵)

مستفیض فیض اقدس دونون عالم ہو چکے	تخم وحدت درزمین دل ہراک بو چکے
ہین قفس مین بند بیجا آب ودانہ تنگ ہے	بس ستم سے باغبان کے مرغ بیکس رو چکے
آہ مظلومان سے ابتک نیلگون ہے آسمان	اپنی اپنی زندگی سے ہاتھ ہراک دہو چکے
جو گئے بیتے جی وہ خوشحال ہین ہر حال مین	منگلے جھگڑے تمامی ملک ہستی کہو چکے

(۲۰۴)	پاسبان ہے اوسکے در پر رات بہر سویا نہین کون کہتا ہے رفیقو صحو کیا بس ہو چکے	(۴)

جامۂ توحید کی سر پر ہین کچھ اور ہے	یار کا سب سے نرالا بانکپن کچھ اور ہے
کسکو ہے یارا کہ دم مارے کوئی اہل جہان	اوسکے سنّے کا ہراک جا پر چلن کچھ اور ہے
یہ لطافت لائینگے شاعر کہان سے شعر مین	ہر زبان پر یار کا شیرین سخن کچھ اور ہے

(۲۰۵)	اوس کے کوچے مین گیا دل عاقبت محمود ہے ظاہر اہل شرع کا گور و کفن کچھ اور ہے	(۷)

دل سے پوچھا کہ آرزو کیا ہے	ہنس کے بولا کہ مین وتو کیا ہے
جبکہ تو سُن چکا ہو اظہار	پھر دوبارہ یہ گفتگو کیا ہے
رازِ معشوق ہے مرے صاحب	فاش کہتا یہ کو بکو کیا ہے
وہ تو غماز ہے زمانے کا +	پیشِ آئینہ موبمو کیا ہے

ہر صفت سے تو خود ہوا موصوف
عشق کا جب سے مین ہوا بندہ

بندہ پرور یہ جستجو کیا ہے
پوچھیئے اوس سے آبرو کیا ہے

(۲۰۶) (۵)

صحو آیا ہے پاسے بوسی کو
تجھہ سوا اوسکی آرزو کیا ہے

مست ساقی کیون ہنو بندہ نوازی آج ہے
ڈہنگ ہے سب سے نرالا فیض بخشی کا ترے
مست ہین ادنی و اعلی ہے ملک حیرت زدہ
دیکھیا چوگان و میدان روبرو ہے آپکے

دست بیعت کر چکا ہون سرفرازی آج ہے
حد سے بیحد ہے حرارت دلگدازی آج ہے
شان پاک بو العلا کیا بے نیازی آج ہے
وقت فرصت ہے غنیمت عشق بازی آج ہے

(۲۰۷) (۴)

کیا خبر کل کی ہے کسکو فکر کیا کرتا ہے تو
صحو یہ پوشیدہ تجھہ سے کارسازی آج ہے

عاشق نہین معشوق ہین پردہ نشین وان کون ہے
کیسہ ترا خالی نہین کرتا گدائی ہے عبث
دہوکا ندے زاہد مجھے قرآن کے معنی ہین ہم

غافل ہین عالم آپ سے جانے مجھے وہان کون ہے
محتاج اپنے آپ ہین بیساز و سامان کون ہے
پردہ کیا ہے یار نے ہندو مسلمان کون ہے

(۲۰۸) (۵)

کہنا میرا سن صحو تو نسبت اضافت چھوڑدے
لیلی کہان مجنون کہان صحرا نوردان کون ہے

آجکل پنکھے کی جنبش ہی نئے طور پہ ہے
منتظر کب سے کھڑا ہون اونہین پروا کیا ہی

بزم عشاق مین آمادہ وہ کچھہ جور پہ ہے
خیر ہے صاحب اب اونکی توگہ اور پہ ہے

مجھکو جس کام کی دُہن ہے وہ فلک کیا جانے
مست و بیخود ہین ہر اک پیر و جوان آ جکے دن

چکر اوسکو بھی مری فکر میں غور یہ ہے
جگمگاتا یار کی محفل ہین نئے طور یہ ہے

(۲۰۹)

صحو رندان ازل جمع ہین میخانہ ہین
کل تھا جس دور پہ جام آج بھی اُس دور یہ ہے

(۷)

جس نے دیکھا ہو گیا حیران ہے
رتبہ عالی جہان ہین تین ہین
دل لگانا غیر سے اچھا نہین
کیا کیا صیاد نے بیدام کے
آکے دروازہ پہ میرے پھر گیا
اب مسیحا نے اوٹھایا ہاتھ کو
سیکڑون سر اُڑ گئے بے مار کے

کیا ہمارے یار کی تصویر ہے
باپ ہے اُستاد ہے یا پیر ہے
جا چکی عزت ہوا دلگیر ہے
بن چکا دل اندنون نخچیر ہے
کیا ہماری شومئی تقدیر ہے
کر نہین سکتا کوئی تدبیر ہے
کہنچ گئی ظالم کی کیا شمشیر ہے

(۲۱۰)

اقرار کرکے آپ جو ہمسے مکر گئے
کیا فائدہ ہے جینے سے آخر تو موت ہے
جاتا ہے جو ادہر کو پھر آتا نہین ادہر
افسوس کی ہے جائے کہ آئے تھے کسلئے

(۵)

ہم جیتے جی ہی جان سے ابھی گذر گئے
لاکھون ہزارون دیکھنے بس منتظر گئے
کیا جانئے کربلا ہے کہ قاصد بھی مر گئے
قول و قرار بھول گئے بے خبر گئے

آئے تھے ہم جہان ہین کچھ دیکھنے کو سیر

(۲۱۱) کھلنے نپائی آنکھہ کہ ہم بے سفر گئے (۶)

رات کو صاحب سلامت سو گئے
عہد مین ساقی کے میرے صاجبو
آئے تھے کس کام کو بازار مین
آئینہ تھا جب تلک یہ کچھہ بھی نہ تھا
ہر دل ناچیز آہن آپ سے
چھوڑ کر مجھکو اکیلا دشت مین

مفت مین دیدار دولت کھو گئے
شہر کے زاہد شرابی ہو گئے
نقدِ دل دیکھے نہ بھالے کھو گئے
دیکھہ صورت کو عزیزان رو گئے
ملتے ہی پارس سے سونا ہو گئے
قافلے والے روانہ ہو گئے

(۲۱۲) آج میرے دفترِ عصیان کو صحو
آب رحمت سے ملائک دہو گئے (۵)

غمزے سے لاکھون آپکے بیہوش ہو گئے
پیر و جوان دور مین ساقی کے مست تھے
انجان کسقدر ہین کہ پہچانتے نہین
مشاطہ عشق کی اونہین لائی جو کھینچکر

بزم جہان مین حیف سے روپوش ہو گئے
زاہد تمام شہر کے مے نوش ہو گئے
قول و قرار دل سے فراموش ہو گئے
اچھا ہوا خوشی سے ہم آغوش ہو گئے

(۲۱۳) لو جیتے جی نجات کا پیغام آگیا
بارگنہ سے صحو سبکدوش ہو گئے (۵)

بدل گیا ہے زمانہ جناب کے بدلے
قسم مین کہا کے کہون گا گلہ نہین تیرا

پلایا ساقی نے پانی شراب کے بدلے
عذاب دین کوئی مجھکو ثواب کے بدلے

بجا وُ وعظ و نصیحت پر اسکے تم ہرگز
فقط مزے کے لئے اپنی آگ پہونکا وہ

بغل مین اوسکے ہے شیشہ کتاب کے بدلے
جلایا دل کو ہے ظالم کباب کے بدلے

(۲۱۴)

کہان یہ لطف عنایت تہی بعد مدت کے
وہ صحو جلتے ہین اب تو عتاب کے بدلے

(۵)

صاف فرمایئے اب مجھسے تکلف کیا ہے
رنج و غم روز فزون مجھکو عطا ہوتا ہے
کسکو یارا ہے ترے آگے کوئی بات کرے
پاس کے پاس رہے گھر مین نہ آئے صاحب

عشق بازی مین جنون تیرا تصرف کیا ہے
تیرے سرکار مین اے عشق تلطف کیا ہے
علم سینہ ہو جسے علم تصوف کیا ہے
عذر معقول ہے اور وجہ توقف کیا ہے

(۲۱۵)

صحو تم ہمکو کبھی آپ بُلاتے ہی نہین
جمع اغیار رہین سب دن سے تعرف کیا ہے

(۵)

دلِ مضطر ہمارا آشنا ہے
جدہر دیکھا جہان مین تجھکو دیکھا
بنایا آئینہ دونون جہان کو
نہین پہچانتا کوئی کسیکو

جو تھا باطن وہی ظاہر ہوا ہے
تو ہی کیا صورت آدم نما ہے
کہ ہر صورت مین صورت دیکھتا ہے
یہ کیسا یار نے پردا کیا ہے

(۲۱۶)

مجھے دہوکا ہوا ما دو شما سے
نہین تو صحو کوئی دوسرا ہے

(۵)

دل نہین دلبر ہمارے پاس ہے

جیسے پہولون مین مہکتی باس ہے

اون سے ملنا تو کبھو ہوتا نہین
اپنے اعمالون کا کیا کچھہ ہو بیان
کس بہروسہ پر ہین جیتے عاصیان

کیا قیامت پر قیامت یاس ہے
سب گناہون سے سیہ قرطاس ہے
اب رسولؐ اللہ کی ہم کو آس ہے

(۲۱۷)

مجھکو محشر کا نہین کچھہ خوف صحو
پیشوا میرا او ہان عباس ہے

(۵)

صورتِ یار کی تصویر ہے صورت میری
ہے قسم شیخ و برہمن کو میرا مُنہ دیکھین
ساتھہ مختاری کے عالم ہے تمامی مجبور
بات سمجھے نہ کوئی اور ستانے آئے

غیر سمجھے نہ کوئی بت ہی ہے مورت میری
دل مین اصلا نہ کہین دونون کدورت میری
بے ضرورت ہے جہان ہیچ ضرورت میری
بے نیازی کی ہے کیا شان عزورت میری

(۲۱۸)

صحو کیا عالمِ اجسام مین تم بہول گئے
لوگ کسطرح سے کرتے ہین کفورت میری

(۶)

شعورِ ہستیِ خاکی کی خاک اُڑائے چلے
نہ جاگی مین تو اونکی اب ایدلِ ناداں
کبھی نہ عرصہ ہے اِس بحر مین کوئی دیکھا
ابھی تلک یہی شک اونکے دلمین ہے باقی
جہان مین دیکھا یہ ہمنے مقامِ عبرت ہے

جفا و جور زمانے کے ہم اُٹھائے چلے
جہان مین دیکھا حسینونکو دل لگائے چلے
دمِ حباب ہے ہردم جہان مین آئے چلے
دمِ اخیر بھی ہم کو وہ آزمائے چلے
کفن مین دیکھا جو انکو مُنہ چھپائے چلے

کبھی رُلاتے ہو ہم کو کبھی ہنساتے ہو

(۲۱۹) جہان مین صحو کو تمنے میان ستائے چلے (۵)

یا نبیؐ مجھکو مدینہ مین بلا لیجے کبھی
دلِ ناشاد میرا شاد کرو بہر علیؑ

مجھکو دنیا کی ہوس ہے نہ ہوس عقبیٰ کی
روضہ والا کو دیکھون ہین تمنا ہے یہی

مجھکو وہ آنکھہ کہان دیکھون جمالِ روشن
گرد روضہ کے پہرونگا گویا شہپر سا کبھی

ضبط کب تک مین کرون آپ سنو یا نہ سنو
کبھی ہو جائے جو موقع تو کرون عرض یہی

(۲۲۰) (۳)

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

میری عمر گزر گئی رونے مین نہ تو خط ہی لکھا نہ تو آپ آیا
کرون کیا مین فراق کا تیری بیان نہین تجھسے چھپا ہے حال دلی

میان قول و قرار کو بھولے یہان جاؤ گے کیا مکہہ لیکے وہان
دُکھہ کے جھگڑے مین ہم تو پہنسے نہ تو دین ملا دنیا نہ ملی

(۲۲۱) (۵)

یہان آیا وہان سے تو کام تہا کیا ذرا ہوش مین آ کے خیال تو کر
کہون صحو اپنی نہ برائی کی تیرے دلکی تو ایک گرہ نہ کھلی

ہے خنک چشم وہی یار کا جلوہ دیکھے
عمر بھر پھر نہ کوئی ایسا تماشا دیکھے

کیا کرامت ہے تری اے مرے فخرِ عالم
تیری ہر بات مین اعجازِ مسیحا دیکھے

کس قیامت کی ہے رفتار کہو خیر تو ہے
آج تک شعبدہ ہم اک بھی نہ ایسا دیکھے

یہان ہر اُمتِ عاصی کو یہ مژدہ پہونچا
لکھا قرآن مین ہے طور پہ موسےٰ دیکھے

(۲۲۲) (۵)

صحو کیا تجھسے کہون اونکی خوشا قسمت ہے
دونون عالم مین ترا یار سہارا دیکھے

بندے کو کوئی بندۂ درگہ نہین سمجھے
کہتے ہین جسے دل وہ ترا خاص مکان ہے
بینش یہی دانش یہی فہمید یہی ہے
ظاہر ترا تشبیہ ہے باطن ترا تنزیہ

قطرہ کو بجز قطرہ کہ دریا نہین سمجھے
کعبہ نہین سمجھے اوسے قبلہ نہین سمجھے
بس اپنے سوا اور کو مولے نہین سمجھے
سمجھے ہین وہی آپ کو بیجا نہین سمجھے

(۲۲۳)
خود وحدت و کثرت مین وہی جلوہ نما ہی
ہم صحو الگ یار کا میلہ نہین سمجھے
(۷)

ہے جفا و جور زیبا نازنین کے واسطے
لامکان مین دل بنایا دل نشین کیواسطے
درد و غم رنج و مصیبت دل سے پوچھا چاہیئے
پیشتر برباد کرنا چاہیئے عاشق کے تئین
گوسفند موت ہی ہے اک غذاے عاشقان
خیر و شر کے آپ خالق ہم فقط محکوم ہین

چاہیئے صبر و رضا قلب حزین کے واسطے
جمع ہین احباب سارے اوس مکین کیواسطے
ہمنے سب کچھ سہہ لیا اوس مہ جبین کیواسطے
ہم بنا اوس گھر کی دیکھے کفر و دین کیواسطے
بے قضا کے ہے قضا اہل یقین کیواسطے
تہمتین ذمے ہین میری عیب بین کیواسطے

(۲۲۴)
صحو اب کیا خوف ہے تجھکو گناہونکا ترے
ہے دو عالم رحمۃ للعالمین کیواسطے
(۵)

میرے اونکے روبرو ہے سینہ درپن دیکھیئے
گلرخونکے چاہ کا جاتا نہین خالی اثر
ایسے کھیلے پھر رہے ہین ہر روش پر ناز سے

قلب کو سونا بنایا مثل کندن دیکھیئے
گور مین کانٹے بھرے ہین اونکے کارن دیکھیئے
ہے برآمد باغ مین وہ رشک گلشن دیکھیئے

قدر کیا بیقدر کو ہے اوس درنایاب کی | گرگئی خانہ خرابی عقل کو دن دیکھئے

(۲۲۵) دن نکل آیا مگر صحو اب تلک جاگا نہین
خواب غفلت سے نہ چونکا بخت خفتن دیکھئے (۳)

پردہ یہ اچھا نہین ہے عاشق بیمار سے
آنکھ سے آنکھین ملانا یہ بھی وہان ٹھیری خطا

زندگی کا لطف ہے جانان ترے دیدار سے
پوچھتے کیا خیریت ہو نرگس بیمار سے

(۲۲۶) سیر ہون جینے سے جانان جان کی پروا نہین
صحو کا کاٹے گلا جو چاہے اب تلوار سے (۴)

کیون ہمسے رکے جاتے ہو اے یوسف ثانی
عاجز ہے میری عقل ترے غمزے سے جانان
آداب ہے لازم تجھے اے چشم مجازی

پوشیدہ رقیبون سے ہے پیغام زبانی
سمجھے نہین جاتے ہین ترے رازنہانی
ہے پیش نظر عین میرے گنج نہانی

(۲۲۷) جو کچھ کہ ہے اے صحو محبت کی بدولت
پیری مین بھی باقی ہے میرا لطف جوانی (۵)

جی مین آتا ہے کرون شکوہ بیداد کبھی
یار بھولا ہے مجھے مین نہین بھولا اوسکو
آن کی آن مین کیا ہوگیا دل کو میرے
صبحدم روتے ہین مرغان چمن دیکھ مجھے

ہمسے راضی نہوا وہ ستم ایجاد کبھی
چشم گریان ہے میری لب پہ ہے فریاد کبھی
طفل مکتب تھا کہین ہوگیا استاد کبھی
رحم آتا نہین دلمین ترے صیاد کبھی

جب مین جانونگا تری صحو ہے قسمت اچھی

(۲۲۸) اوسکے دربار مین ہو تیری بہلا یاد کبھی (۵)

جب سے جانان تجھسے الفت ہے، سجھے
ہے یہی زاہد مرا روزہ نماز
اے بُت مغرور کیا پروا تجھے
وصل جانان جب نہووے جیتے جی

اپنی صورت سے بھی نفرت ہے، سجھے
دیکھنا اوسکا عبادت ہے، سجھے
یان ہر اک لحظہ قیامت ہے، سجھے
پھر میرا جینا ندامت ہے مجھے

(۲۲۹) تجھسے نہ پوچھو حال وصلِ دلرُبا
کیا کہون اے صحو حیرت ہے مجھے (۳)

نہین بن آتی ہے تدبیر کوئی یارب مجھے
نخن ۲ قرب کے اشارے سے عیان سب یہ ہوا
چھوڑکر جب مین وطن اپنا یہان پر آیا

پاس آنے نہین دیتے ترے اغیار مجھے
چھپ کے کیا خوب کیا آپنے اظہار مجھے
خوبرویون نے کیا خوب گرفتار مجھے

۲۳۰
لاُابالی ہر آن ہے تیری
گھر مین اس تن کے کیا رکھا باقی
کون فریاد کو سُنے میری
تجھہ سا ہر جائی کون ہوتا ہے

۵
بے نیازی کی شان ہے تیری
نذر قبلہ یہ جان ہے تیری
تیغِ بران زبان ہے تیری
ہر مکان مین دوکان ہے تیری

(۲۳۱) صحو مختار میری جان کا ہے
تیر تیرا کمان ہے تیری (۶)

نگاہِ لطف سے تھا کامیاب پہلے سے ہمارے اونکے تھا کچھ حجاب پہلے سے

بگڑ رہی ہے طبیعت اوٹھ رہا ہے مزاج رفیق ہے دلِ خانہ خراب پہلے سے

کہو یہ حوروں کو جاویں ادھر نہ آویں ادہر پلائی ساقی نے مجھکو شراب پہلے سے

پڑہایا یار نے ہے مجھکو کچھ سبق ایسا مٹائی ہستی کی ساری کتاب پہلے سے

سُراغ اوسکا زمین پر نہ کچھ فلک پہ ملا نہان زمین مین ہے آفتاب پہلے سے

(۲۳۲) کرین گے گور مین کیا منکر و نکیر سوال
بتایا صحو نے سب کچھ حساب پہلے سے (۴)

تماشا دیکھنے آئے جہان کا ہم بھی نشان بن گئے وہم و گمان کا ہم بھی

کسی کا کچھ نہین بگڑا جو کچھ ہوا سو ہوا اوٹھائے صدمہ یہ سود و زیان کا ہم بھی

خیالِ ابروئے مژگان مین ہون خمیدہ قد گمان کرتے ہین تیر و کمان کا ہم بھی

ہمین وہ بھولے ہین پر ہم اونہین نہین بھولے نظارہ کرتے ہین پیر و جوان کا ہم بھی

(۲۳۳) ہر شے مین نمودار رہا خیر و شر سے وہ بھولا نہین آپ کو غائب ہو نظر سے (۵)

معلوم ہوا آنکھ لڑائی ہے کسی سے برسات برستی ہے مرے دیدۂ تر سے

مجبور کیا یار نے مختار بنا کر یارا نہین بندے کو قضا اور قدر سے

فریاد بلا کس سے کرون کسکو سناؤن وہ ساتھ ہوا جسنے نکالا مجھے گھر سے

جامی تو تیرا یار رہا روز ازل سے

(۲۳۴) کیا خوف تجھے صحو بتا کو نظر سے (۵)

خانہ خراب کرتی ہے خواہش شراب کی
سینے سے اوسکے آتی ہے بُو یہ کباب کی

چوری سے مے کو پیتا ہے وہ طفلِ برہمن
صحبت پسند کیون نہو رندِ خراب کی

مجرم ہون مے پرست ہون کیجیے مجھے معاف
زاہد سے بات پوچھئے کارِ ثواب کی

دہوکا حضور دیتے ہین پوشاک کو بدل
پہچانتا ہین خوب ہون حضرت جناب کی

(۲۳۵) کیا خوف صحو کو ہے مسرت کی بات ہے
محشر مین تجھکو بس ہے مدد بوترابؑ کی (۵)

مری قمری روح اُڑتی پھریگی
ملے نہ ملے آگرہ مین ملے گی

الگ ہوگیا بھس مین چنگاری ڈالی
سلگ تو گئی آگ کیسے بجھے گی

نہین بوالہوس کا یہان پر گزارا
کہین بیل کلتھی کی منڈوے چڑھیگی

صدا ننگ رہتا ہے نام و نشان سے
ہماری زمین پر نہ تربت بنے گی

(۲۳۶) یہان صحو بیجان روتا کھڑا ہے
سُنے حال لیلے تو مجنون بنے گی (۵)

گلشنِ دنیا سے ہم بھی داغِ حسرت لیچلے
باندھکر گٹھری گنہ کی سر پہ تہمت لیچلے

مُٹھی باندہے آئے تھے ہم ہاتھ خالی لیچلے
آئے تھے کسواسطے ہم کیا ندامت لیچلے

طالبِ دنیا کوئی ہے طالبِ عقبیٰ کوئی
ہم فقط مینائے دلمین تیری حسرت لیچلے

بے بسی کا وقت نازک ہم کرین تو کیا کرین
دیکھتے اُسکو ہے ہم وہ غنیمت لیچلے

(۲۳۷)

صحو یان معلوم ہوگا کل کے دن احوال سب
سیر کو آئے یہان تھے پر مصیبت لیچلے

(۵)

میرا ہمنام نہین کوئی جہان مین باقی
تن تنہا ہون دلا جسم مین جان مین باقی

قید سے چھوٹ گئے ہوگیا زندان خالی
نام لیوا نرہا کوئی جہان مین باقی

جسکو دیکھا بس اوسے رنگ مین ڈوبا پایا
رنگ بیرنگ سے کیا پیر و جوان مین باقی

تیری اس شست کے قربان دل و جان سے ہون
آجتک اک نرہا تیر کمان مین باقی

(۲۳۸)

صحو مین دیکھنے آیا ہون تماشا اپنا
اک دو دن کا ہے مہمان مکان مین باقی

(۵)

موج دریا ہین ہم نہ دریائی
مفت مین ہو گئے ہین رسوائی

نہ تو بندہ ہون نہ خدا ہون مین
شرک اور کفر مین ہون سودائی

مجھسے پوچھو نہ کچھ صفت اوسکی
عاشق زار ہون مین سودائی

مین تو گمنام بے ٹھکانا ہون
رہنے والا ہون مین تو صحرائی

(۲۳۹)

نہ تو مطلق ہے نا مقید ہے
صحو ہے خوب تیری بن آئی

(۵)

عہد پیری مین ہوئی آج ملاقات مری
پھر وہی جام تھا ساقی تھا مدارات مری

مجھکو امید نتھی دیکھئے پاپوسی مین
آج مقبول ہوئی خوب مناجات مری

سنگ دلکو نہ کوئی موم سا ہوتے دیکھا
دیکھ لی اوس بت کافر نے کرامات مری

پوچھتے تک نہین انجان ہوئے جاتے ہین ۔ مرتے دم خاک کرے کوئی مکافات مری

اسقدر بھی نکہا سنکے مصیبت افسوس (۲۴۰)
صحو ہان خوب لکھی تمنے حکایات مری (۵)

آئینہ پیدا کیا ہے مُنہ دکہانے کیلئے ۔ دیکہہ صورت کو چلے صورت چھپانے کیلئے
ہے پریشان فکر ہر دم تیرے کوچہ مین مدام ۔ کیا کیا پیدا مجھے تو آزمانے کیلئے
ایلئے گیلئے پہر رہے ہین کوچۂ و بازار مین ۔ تلج کر اللہ منار کہے پہرتے دکہانے کیلئے
کُہل گیا نقشہ طلسماتِ جہان کا دوستو ۔ وہ ہمین پیدا کیا شاید مٹانے کیلئے

صحو اب تیرے سوا اپنا نہین فریادرس (۲۴۱)
کیا ہمین آنکھین دئے آنسو بہانے کیلئے (۵)

دوست سب دور ہوئے دیکہہ کے حالت میری ۔ کرتے اغیار ہین آ آ کے زیارت میری
برہمن دیر کو اور شیخ چلا کعبہ کو ۔ دو نون عالم کو ہے منظور عبادت میری
سر بھی سرکار کا ہے تیغ بھی سرکار کی ہے ۔ مجھکو پہر عذر ہے کیا کیجیے شہادت میری
جد امجد کو ملایک نے مرے سجدہ کیا ۔ تم تکلف نہ کرو دیکھو حقیقت میری

ایک کرشمہ سے کیا صحو ہے عالم پیدا (۲۴۲)
رنگ لائی ہے نیا خوب خجالت میری (۵)

خارج از عقل ہے دیکھو جو حقیقت دلکی ۔ کسطرح سے ہو بیان مجھسے یہ حالت دلکی
اوسپہ جب تک نہ پڑے اہلِ صفا کا پَرتو ۔ کب نکالے سے نکلتی ہے کدورت دلکی

ضبط گریہ جو کرون آہ نکلجاتی ہے
صرف اقرار زبان سے نہو ایمان کامل

کب چھپائے سے چھپی رہتی حالت دلکی
اوسکی وحدت مین نہو جبکہ صداقت دلکی

(۲۴۳) صحو مین اپنے حسن پیر کے صدقے جاؤن
ابھی ہو جاے گی طے دم مین مسافت دلکی (۵۱)

وجود پاک کا جلوہ نظر آئے تو کیا آئے
کہو اوس اہلِ غفلت سے کبھی تو دیکھہ معنی کو
خودی رخصت ہوئی منہ بیخودی نے جبکہ دکھلایا
لبون پر جان آپہونچی مریض عشق کی تیرے

اگر علم الٰہی مین بشر آئے تو کیا آئے
بصورت صورتِ انسان نظر آئے تو کیا آئے
میرے گھر مین اگر وہ فتنہ گر آئے تو کیا آئے
مین حیران ہون اگر رشک قمر آئے تو کیا آئے

(۲۴۴) وہ سب کے جد امجد ہین کہون کیا صحو مین بڑھکر
ہمارے دیکھنے کو بو البشر آئے تو کیا آئے (۷)

مجھے ساقی شراب آگرہ دے
ہوئی میلی میرے تن کی گدڑیا
مقابل آئینہ سا ہون مین تیرا
یہی اک آرزو باقی ہے میری
یہی ہے التجا پیرِ مغان سے
مجھے ظاہر کیا ہے آپ چھپکر

مین صدقے تیرے متوالا بنادے
تو اپنے رنگ مین پیارے رنگا دے
خیالِ ماسوا دل سے بھلا دے
شرابِ آگرہ ساقی پلادے
تیرے قدمون کے نیچے مجھکو جا دے
خدایا خاک مین مجھکو ملادے

نہین قابل غلامی کے عجب کیا

(٢٤٥) کہ نامِ صحو دفتر مین لکھا دے (٥)

کیا بہت تلاش گلی بہ گلی
مجھے تیری کہین بھی خبر نہ ملی

مین تو پہرتا ہون باغ جہان مین سدا
جیسے بھنورا پہرے ہر کلی بہ کلی

تمہین ناچ نچاتے ہو خاطر خواہ
مین تو کچھہ بھی نچا نون بُری کہ بھلی

کیا پردے سے جب وہ صدائے الست
میرے سر سے تو قالو بلیٰ نہ ٹلی

(٢٤٦) کہون صحو مین کس سے محو سوا
میرے دل کی تو ایک گرہ نہ کھلی (٥)

خرابی ہو کے در پے کی عبث ہی تمنا نے
نہ پوچھا حال کچھہ میرا عزیزو اوس مسیحا نے

خریدے جسکا جی چاہے سر بازار آئے ہم
نہ پایا چاہ یوسفؑ مین مزا ایسا زلیخا نے

جو کچھہ گزری مصیبت ہے فراق یار مین دل پر
ملایا خاک مین پیارے مجھے میری تمنا نے

کسی کا کچھہ نہین بگڑا لگائی آگ در پردہ
ہوا جل خاک کا تودہ سنبھالا مجھکو دریا نے

(٢٤٧) یہ کہدو صحو سے جا کر ادب لازم ہے دونو کا
کبھی عیسے کبھی موسی مجھے آتے ہین سمجھانے (٥)

باغ مین مالی ترے یہ جتنے مانا ہم نہ تھے
داغ دل لالہ سے کچھہ لیکن ہمارے کم نہ تھے

روبرو سرکار کے رکھا ہوا ہے آئینہ
ہر کسی صورت کے قابل دیکھہ لیجے ہم نہ تھے

کیا ہوئی عاشق زلیخا دیکھہ یوسفؑ کے تئین
یا محمدؐ تیرے عاشق دو نویہ عالم نہ تھے

سب کے پہلے رحمۃ للعالمین پیدا ہوئے
نورِ مطلق تھا منزہ حضرت آدم نہ تھے

(۲۴۸) جاے گریہ ہے عزیزو یہلی منزل مین لٹا
صحو کیون کیا ساتھ تیرے کوی بہی ہمدم نہ تھے (۵)

مجھے جان پہچان انجان ٹھیرے
تیرے چاہنے والے اے میر صاحب
مصاحب ہین اونکے ملایک عزیزو
نہین ہون مین قابل گدائی کے تیرے

طلبگار میرے قدردان ٹھیرے
برابر نہ ہندو مسلمان ٹھیرے
ظلوماً جہولاً تو انسان ٹھیرے
گدا تیرے در کے تو سلطان ٹھیرے

(۲۴۹) سناؤ مرا حال اب صحو کو تم
سرا تن مین مہمان کیون آن ٹھیرے (۵)

فرقت مین مرا جاتا ہون جانا کئی دن سے
کوئی بار محبت کو اُٹھائے تو مین جانون
جب چھوڑ کے وہ تخت سلیمان یہان آئے
کیا اس سے زیادہ ہو بھلا رتبہ کسی کا

دریائے محبت کو ہے طغیان کئی دن سے
سر پر لیے پہرتے ہین جو انسان کئی دن سے
مشہور ہوئے آپکے دربان کئی دن سے
ہے زیر قدم تخت سلیمان کئی دن سے

(۲۵۰) شہرگ سے قریب آیا ہے قرآن مین اے صحو
پہچانے نہین گبرو مسلمان کئی دن سے (۵)

مجھے بتکدہ مین چاہت کسی کی کہینچ لائی
اسی دل کا شیفتہ ہون مین اسیکا ہون فدائی
میرا سینہ پُر فضا ہے میرا دل خدا نما ہے

گیا میرا زہد و تقوے گئی میری پارسائی
یہی خانہ خدا ہے یہی عرش کبریائی
وہ ہے آگرہ کی بستی یہ ہے باغ بوالعلائی

میرے دل کے گھر مین تو ہی مرے چشم تر مین تو ہے	میری ہر نظر مین تو ہی ہے تجھی سے سب خدائی
مجھے عشق نے ستایا مجھے عشق نے جلایا	مجھے عشق نے رولایا مجھے عشق کی دہائی

راز پوشیدہ ہوا اغیار رہے ہمراہ مرے	خوف کی بات ہے کیا یار رہے ہمراہ مرے
ہان نہین سمجھے کوئی مجھکو اکیلا ہرگز	ساتھ ہر حال مین سرکار رہے ہمراہ مرے
کار دنیا کی ہوس دلکو نہ عقبےٰ کی طلب	مجھکو اب غم نہین غمخوار رہے ہمراہ مرے
صلح کل شیخ و برہمن سے مجھے حاصل ہے	ہاتھ مین سبحہ و زنار رہے ہمراہ مرے

(۲۵۲)	اوس مسیحا کو مرا حال سنادیجو صحو مدتون سے دل بیمار رہے ہمراہ مرے	(۴۹)

صدر ہر جا کہ نشیند بہ ہمانجا صدر است	خاک پر بیٹھا ہون دربار رہے ہمراہ مرے
چھوڑ کر اپنی حکومت مین یہان آیا ہون	مجھکو کیا غم ہے کہ غمخوار رہے ہمراہ مرے
مے کے پینے سے عبث منع تو کرتا ہے مجھے	کیا نہین جانتا میخوار رہے ہمراہ مرے

(۲۵۳)	صحو بازار مین آیا ہے زلیخا سے کہو تیرے یوسف کا خریدار رہے ہمراہ مرے	(۵۰)

یہ دل جانتا ہے جفائین تمہاری	قیامت کرین گی ادائین تمہاری
ادہر آؤ پیارے گلے سے لگالون	مین جی بھر کے لے لون بلائین تمہاری
بتاؤ سوا دل کے ہین کوئی ایسے	جو بار محبت اوٹھائین تمہاری

جو وہ گھر مین آئین تو مقصد ہو پورا
پڑون پاؤن منت بڑہائین تمہاری

(۲۵۴)
گئے بہول تم صحو اقرار اپنا
گذشتہ وہ باتین سنائین تمہاری
(۵)

پوچھتا کوئی نہین عاقل و نادان مجھے
جان انجان ہوئے گبر و مسلمان مجھے

برہمن وید تو قرآن پڑہین ہین مجھ من
کس طرح ہو لے ہوئے بیٹھے ہین انسان مجھے

کون سمجھتا ہے وجود آپ کو تھے آپ علام
کیا نہین جانتے تم بے سر و سامان مجھے

ہائے کچھ قدر نہین کرتے ہین افسوس ہی
اپنا وہ سمجھے ہین ہر طرح قدردان مجھے

(۲۵۵)
مین خفا ہوتا نہین صحو وہ چاہین سو کہین
دیکھیے کہتے ہین کیا گبر و مسلمان مجھے
(۵)

کئے وعدے پیمان شکن کیسے کیسے
ملے خاک مین گلبدن کیسے کیسے

جو پہنا ہوا آج گلگون قبا ہے
ادائین ہین جادو بہبن کیسے کیسے

کیا ایک حملہ مین تسخیر عالم
ہین پیارے تیرے یہ چلن کیسے کیسے

سنورتے ہین جب ہم بکھر جاتے ہین وہ
ہین اعجاز زلف رسن کیسے کیسے

(۲۵۶)
گئے بہول اصلی وطن کو یہان سب
ہوئے صحو یہ مادمن کیسے کیسے
(۴)

تیرا آباد میخانہ جو آگے تہا وہ اب بہی ہے
جہان مین دو بیگانہ جو آگے تہا وہ اب بہی ہے

نہین مانوس ہوتا ہے قیامت کردیا پڑتا
دل وحشی یہ بیگانہ جو آگے تہا وہ اب بہی ہے

گزارے عمر ہم ساری کہ جسکی جستجو مین تھا
ملامت مین دیوانہ جو آگے تھا وہ اب بھی ہے

(۲۵۶)
رسائی صحوؔ کیونکر ہو میری صورت گدائی کی
مزاج یار شاہانہ جو آگے تہا وہ اب بھی ہے
(۵)

بار الفت کا میرے سر پہ اوٹھاؤن تو سہی
منتین کر کے تجھے یار مناؤن تو سہی
پیش قاضی نہو دعوی میرا باطل قاتل
سرخروئی کے لئے بات بناؤن تو سہی
ہے سزا اوسکی یہی راز کو جو فاش کرے
بات کی بات مین سولی پہ چڑھاؤن تو سہی
بگڑی جاتی ہے طبیعت تیری زاہد کیونکر
جام پر جام ابھی تجھکو پلاؤن تو سہی

(۲۵۸)
شمع رخسار کا پروانہ بنا چاہتا ہون
صحوؔ محفل مین جو شب جان جلاؤن تو سہی
(۲)

پاس کے پاس میرے پاس نہ آئے گا ہے
خواب مین ہی کبھی صورت نہ دکھائے گا ہے
سنکے احوال کو کیا خوب ہنسی مین ٹالے
ایک دو آنکھ سے آنسو نہ بھائے گا ہے

عرصہ سے مجھکو طلب یار کے دیدار کی تھی
دوستو دلمین ہوس خانۂ خمار کی تھی
بعد مرنیکے ہوا مجھکو یقین ہے افسوس
ہے جو صورت میری صورت یہی دلدار کی تھی

من عرف پہچاننے کی بات ہے
سب نفی اثبات ہے سو ذات ہے
جب خودی اوٹھ جائیگی دل سے تیرے
تو رہے گا تو تیری ذات ہے

یار کے کہنے مین کیا تاخیر ہے
یان رہین یا وان رہین مختار ہین

دونون عالم کو کیا تسخیر ہے
دو جہان سرکار سے جاگیر ہے

خواہانِ محبت ہون شرارت نہین آتی
اے ہم نفسو مجھکو عداوت نہین آتی

جاؤنگا مین مدینہ کو یا مصطفےٰ نہین
کس منہ سے ہو بیان بھلا شوق آپ کا

یاور نہین ہے بخت میرا دست و پا نہین
پہر کیا کہون مین دلکو یہ دل مانتا نہین

بوسیلو نکا وسیلہ ہے عراقی ساقی
عرض کچھہ کر نہین سکتا ہون خرابی ساقی

تیرے میخانہ پر حاضر ہے شرابی ساقی
مجھہ بلانوش کو تلچھٹ ہی ہے کافی ساقی

بھر دے چلو مین جو شیشے مین ہے باقی ساقی

تیرے رندون پہ ملامت کوئی آئیگی نہین
بخدا تا بقیامت کوئی آئیگی نہین

محتسب کی بھی شکایت کوئی آئیگی نہین
تیرے میخانے پہ آفت کوئی آئیگی نہین

سب دعا گو ہین یہ جتنے ہین شرابی ساقی

ہے کیا عشق کی آتش نے مرا خانہ خراب
ایکدم کی نہین فرصت ہون کھڑا پا بر کاب

دل بھی جل بھن کے ہوا سینے مین واللہ کباب
تیرا جی چاہے تو بلوا دے کوئی جام شراب

ہاتھہ پھیلانے کا بندہ نہین عادی ساقی



قاضی الوقت کے فتوے سے جو نادم ہوگا ۔۔۔ بالیقین اہل جہنم کا وہ خادم ہوگا
جام پر جام پلاتا ہے مجھے قاسم ہوگا ۔۔۔ جو نہ پیوے گا شراب آج وہ مجرم ہوگا

کو بکو کل سے یہ کردی ہے منادی ساقی

جب سے ساقی نے پلائی ہے شرابِ عرفان ۔۔۔ بھول کر بیٹھا ہوں میں دل سے خیالِ دو جہان
نیک و بد سے تجھے کیا کام ہے صحوِ ناداں ۔۔۔ مست کیا جانے کدہر دیر ہے کعبہ ہے کہاں

عمر ساری تیری بھٹی پہ گذاری ساقی

ولہ قدس سرہ

ایک زمانہ تھا کہ ہجرِ یار میں سینہ فگار ۔۔۔ جستجو میں اوسکی پھرتا تھا بہ شہر و دیار
اب وہ دن آئے کہ پائے کیطرح لیل و نہار ۔۔۔ یار با ما ہمنشیں دلگیر و قرارش بیقرار

طالبِ دیدار گشتہ ہمچو موسی بار بار

ترس دوزخ ہے نہ ہے کچھ خواہش خلدِ بریں ۔۔۔ ہوں مبرّا کچھ نہیں کھٹکا مجھے از کفر و دین
مست ہوں پیکر بہ شرابِ شوق کو اے شیخ دین ۔۔۔ خارغم از ننگ و ناموس و زمیں آں ہمنشین

شہر یارم با کسے اصلا ندارم ہیچ کار

دیر و کعبہ میں بھٹکتے ہیں یہ شیخ و برہمن ۔۔۔ بعض پھرتے ہیں بیابانوں میں مثلِ کوہکن
ہو نہیں سب اشیا موجودہ میں یاں پرتو فگن ۔۔۔ نیست علمِ معرفت جن و بشر را ذات من

ہر دو عالم عکسِ رویم چون نباشد آشکار

جب تعلق کا اوٹھا پردہ تو پھر سب نیک و بد — ایک آتا ہے نظر کیا دوست کیا اہل حسد
ہوا عطا یہ آپ کی ناحق ہے مجھسے ردّ و کد — جان و ہم تا جان خواہد من ندانم غیر خود

گوش دارم از کلامِ کنتُ کنزاً یادگار

گر پڑا ہون بحرِ وحدت مین جو ہونا ہو سو ہو — اب تو ہر ذرے مین دیکھون ہون جمال یار کو
محو اپنی ذات مین یہ لطف ہے اے دوستو — بر ندایت حیرت اندر حیرت افزاید صحو

از در و دیوار گوید خویشتن را یاد دار

ٹھمریان

بناوا لے سیمیا پیارے
ایک تو نینا مدہ کے ماتے
آؤ پیارے دوارے ہمارے
تن من تجھ پہ ڈارون وارے
برہ کی برچھی مینے کھائی
چھوڑ دیو سنسار ✣
چاند سورج مین جوت ہے تیری
بچن پیا کا اپنے مانون
کوئی لاکھ کہے مین برا نہ مانون

مجھے لاگی نجریا تورے رے
دو جے نینا باندھے کٹاری رے
مجھے لاگی نجریا توری رے
سید کارن جوگ اوٹھائی
ماتا پیتا کا نام ڈبوئی
مجھے لاگی نجریا توری رے
مالا جپے سادھو ہر ہر بار
کھوٹے کھرے کو صحو بجانون
ہونی ہو سو ہوگی ... یار

مجھے لاگی نجریا توری رے

ایضاً

کیون تو کرتا ہوس اتنی ہے | یان دم کے دم کا گذارا ہے

نا تیرا ہے نا میرا ہے

اپنا اپنا کون ہے اپنا | جھوٹا سارا پسارا ہے

نا تیرا ہے نا میرا ہے

کہنا صحو کامان ہے پیارے | پھر نہین آنا دوبارا ہے

نا تیرا ہے نا میرا ہے

بالخیر تمت

مجموعہ قطعات تاریخ دیوان صحو رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ انطباع دیوان ہذا نتیجہ مطبع گوہر فشان - آشنائے بحر عرفان عالی فطرت معجز بیان عالیجناب حشمت مآب نواب صادق جنگ محمد جمال الدین خان بہادر دام شوکتہ

قطعہ تاریخ

مرشد برحق کا کلام لطیف ۔۔۔ چھپکے ہوا جلوہ نما مرحبا

رنگ مین ڈوبے ہوئے اشعار ہین ۔۔۔ قال مین آتا ہے مزا حال کا

کیسے ہین الفاظ فصیح و بلیغ ۔۔۔ جنمین نہان معنی سر خدا

تشنہ لبون کو سخن آبدار ۔۔۔ ہے بخدا چشمۂ آب بقا

دیکھکے کہتے ہین مریضان عشق ۔۔۔ پاگئے ہم درد جگر کی دوا

کیون نہو کسکا ہے یہ زیبا کلام ۔۔۔ قطب زمان ہادی راہ ہدا

حضرت آغا متخلص بہ صحو ۔۔۔ نغمۂ داؤدی ہی جنکی صدا

منظر انوار خداوند پاک ۔۔۔ مصدر صد معرفت و اتقا

جوہر آئینۂ علم و کمال ‏— گوہر گنجینۂ صدق و صفا
اُنکی زبان کاشفِ اسرارِ حق ‏— ان کا سخن ہے سخنِ بے بہا

حلم نے تاریخ کہی فی البدیہہ
شکرِ خدا صحو کا دیوان چھپا
۱۳۲۳ھ

مِن مداحِ قاسمِ کوثر و سلسبیل جلیل القدر جناب حافظ جلیل حسن صاحب جلیل سلمہ اللہ الوکیل

قطعہ تاریخ دیوان حضرت صحو رح

دیوان ہے یہ صحو کا یا مصدرِ عرفان ‏— ہے سامنے آنکھوں کے عجب منظرِ عرفان
تعریف ہے دیوان کی امکان سے باہر ‏— ہر شعر ہے سالک لئے رہبرِ عرفان
سرتاج سخن کیون نہو جبکا یہ سخن ہے ‏— کہتے ہین جسے بادشہ کشورِ عرفان
ہر مصرع تر موجۂ دریائے حقیقت ‏— ہر معنی نازک ہے کلیدِ درِ عرفان
مرکز ہین کہ ہین مرکزِ اسرار الٰہی ‏— نقطے ہین کہ ہین نام خدا گوہرِ عرفان
آنکھون مین ضیا آئی ہے لفظونکی چمک سے ‏— کوئی مہ عرفان ہے کوئی اخترِ عرفان
رکھی ہے عجب معنی و الفاظ مین خوبی ‏— وہ شاہدِ عرفان ہے تو یہ زیورِ عرفان
اُڑ چلنے کو طیار ہے ہر طائرِ مضمون ‏— کھولے ہوئے کس ناز سے ہے شہپرِ عرفان

مطلع سے نمایاں ہے کہ ہے مطلع انوار
چھپتے ہوئے اشعار سے بسمل ہوئے لاکھوں
سب دنگ ہیں ہیں دیکھکے اس رنگ سخن کو
یہ فیض اوسی عارف کامل کا ہے سارا

مقطع سے یہ ظاہر ہے کہ ہے مظہر عرفان
کچھ غنچۂ عرفان ہیں تو کچھ نشتر عرفان
ہر مست لئے ہاتھ میں ہے ساغر عرفان
شمشیر کے قبضہ میں جو ہے جوہر عرفان

کیا خوب جلیل آپنے تاریخ نکالی
یہ صحو کا دیوان ہے اک دفتر عرفان

۱۳۳۲ھ

از جناب محمد اسحاق خان صاحب آغائی متخلص اسحاق

چھپ گئے اشعار میرے پیر کے
کہدے اے اسحاق تاریخ شیوع

ہر دل یزدان طلب کیا شاد ہے
بوستان معرفت آباد ہے

۱۳ ھ ۳۲

قطعہ تاریخ ریختہ کلک گہر سلک جناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی متخلص

بہ اختر مدد گار رہو م سکر بڑی صنا سر کار عالی

حضرت صحو کا چھپا دیوان
یہ سخن مغز ہے شریعت کا
یہ سخن جان ہے تصوف کی

جس پہ صدقے بہار جنت ہے
یہ سخن رہبر طریقت ہے
یہ سخن کاشف حقیقت ہے

اسکی تاریخ لکھئے اے اختر | اپنے حق مین بڑی سعادت ہے

بے بہا مل گیا یہ مصرع سال
شاعری ہے کہ یہ کرامت ہے،

۱۳ھ ۳۲

از جناب صاحب العلم والولا مولوی محمد صدیق الزمان صاحب وفا شاگرد حضرت جلیل

حضرت صحو کا جو طبع کرایا دیوان
بارک اللہ عجب حسن بیان ہے اس کا
کتنے دلکش ہین یہ اشعار کہ جنکو پڑھکر
صوفیون کو یہ کوئی جاکے سناوے مژدہ
راز سربستہ ہے ہر لفظ مین پنہان اسکے
ایکبار اسکو اگر کوئی سمجھہ کر پڑھ لے

ہے یہ شمشیر کا ارباب سخن پر احسان
ہے نثار اسپہ فصاحت تو بلاغت قربان
سامنے آنکھون کے پھر جاتا ہے جنت کا سمان
آکے سیراب ہون وہ بحر تصوف ہے روان
جوہر ذات حقیقی بھی ہے شعرون سے عیان
ہے یقین اسکو ملے داخلہ باغ جنان

فکر تاریخ وفا کی تو کہا ہاتف نے
چشم بد دور فصاحت کی ہے جا یہ دیوان

۱۳ف ۲۳

ایضاً ہجری

مدتون سے جسکا ارمان جسکی شہرت ملک مین تھی | بارک اللہ آج وہ دیوان ہوا جلوہ نما

صوفیون کو سُنکے وجد آتا ہے ہر ہر شعر پر	کس قدر دلکش کلام صحو ہے صد مرحبا

اے وفا تاریخ کیا اچھی نکالی آپ نے
شکر ایزد ہنسکا عارفان دیوان چھپا
۱۳ ھ ۳۲

من تصنیف لطیف نثار الملک وقف قوم جناب شیخ محمد علی صاحب صفا میر احمدی اجمیری تلمیذ حضرت معینی مدظلہ

حضرتِ صحو کا یہ دیوان ہے
بے بہا ارمغان اسے کہئے
ہر غزل مین ہے بوئے باغ قدم
روضۂ جاودان اسے کہئے
موتیون کی لڑی ہے ہر اک سطر
رو کش کہکشان اسے کہئے
اسکے ہر شعر مین ہے جلوۂ ذات
بے نشان کا نشان اسے کہئے
آسمان جانئے بلاغت کو
نیّرِ آسمان اسے کہئے
ہان سمجھئے اسے مرقع حسن
عشق کی داستان اسے کہئے
ہین مضامین معرفت اسمین
ملک دل کی زبان اسے کہئے
کاروان رہ حقیقت مین
یوسف کاروان اسے کہئے
قول منصور کی ہے یہ تفسیر
سرّ حق ترجمان اسے کہئے
کیجئے فرض شاعری کو جہان
اور جان جہان اسے کہئے
ماحی وہم و رہنمائے یقین
بالیقین بگمان اسے کہئے

اسمین ہے مہر معرفت کا جلوس
اس سے ٹٹتے ہین داغہاے گنہ
دشت وحدت مین سالکون کے لئے
رنگ باغ سخن سمجھیے اسے
دیجیے نسبت ہما سے معنی کو

آسمان آستان اسے کہئے
یاور عاصیان اسے کہیے
خط حفظ دامان اسے کہیے
حسن روئے بتان اسے کہیے
اور ہما آشیان اسے کہیے

میر یہ ساز ہے تصوف کا
نغمۂ صوفیان اسے کہیے

۱۳۳۲ھ

ازجناب مولوی حکیم امتیاز حسین خانصاحب واقف شمسی ابوالعلائی

صحو محو حق کا دیوان چھپ گیا
عرض کی واقف نے تاریخ شیوع

نوا فروز دل ہر مستمند
شیخ کامل کا ہے دیوان حق پسند

۱۳۳۲ھ

ازجناب حکیم محمد قاسم حسن صاحب بشر آغائی ابوالعلائی

طبع شد دیوان صحو پیر ما
اے بشر ہاتف مرا آگاہ کرد

ہر غزل باشد نشان ترغیب
سال طبع او زبان ترغیب

۱۳۳۲ھ

ازجناب حکیم خواجہ شفیع حسن صاحب بشر آغائی ابوالعلائی

ابوالعلائی پیر کا دیوان چھپا
طبع کی تاریخ کہدے اے شرر

جسمین ہین اسرار رب ذوالجلال
برگزیدہ ہے ریاض وجد و حال

۱۳۳۲ھ

ازجناب محمد فیاض الدین صاحب فیضی آغائی ابوالعلائی

نیک دیوان صحو مرشد ما
گفتہ ام سال طبع او فیضی

ہست این جلوہ گاہ راز و نیاز
طبع دیوان شدہ خزانۂ راز

۱۳۳۲ھ

ازجناب غلام محمد خان صاحب عرف محمد جہانگیر خان صفی وآغائی ابوالعلائی

چھپ گیا دیوان صحو پیر پاک
واصف صحوی کہو تاریخ طبع

بن گیا گیا حرز جان کائنات
ہے کلام مرشد عالی صفات

۱۳۳۲ھ

نتیجہ طبع اقدس جناب سیادت انتساب حضرت میر امیر علی صاحب متولی درگاہ معلّٰی اجمیر شریف مدظلہ

جمع عبدالکریم خان نے کیا
تھی غرض یہ تمام کوشش سے

اپنے مخدوم باصفا کا کلام
اس سے ہون فیضیاب خاص او رعام

فکر تاریخ تھی کہ آئی صدا
نغمۂ دلربا ہے اس کا نام

۱۳۳۲ھ

از طبع گوہر فشان صاحب العلم والیقین حضرت سید زین العابدین صاحب
صاحبزادہ استانہ معلی اجمیر شریف

دیوان جناب صحو عالی درجات
ہے معجزہ مسیح یا آب حیات
عابد کو ہوئی جو سال و تاریخ کی فکر
برجستہ کہا دل نے "بیاض حسنات"
۱۳۳۲ھ

من نتائج طبع منیف و فکر لطیف بدیع البیان فصیح اللسان مولوی سید
محمد عبد المعبود صاحب معینی اجمیری صاحبزادہ درگاہ معلی

مصحف منظوم داود آنکہ بود
بالیقین صدر الصدور عاشقان
جمع شد از دست شمشیر آنکہ ہست
جان مشتاقان سرور عاشقان
نظم آن چون پرتو شمس الضحی
دمبدم افزود نور عاشقان
خاصہ در بزم سماع معرفت
ہر غزل یک نخل طور عاشقان
سال ترتیبش کہ پرخیز دبران
بانگ تحسین از حضور عاشقان
ہاتفم گفتا معینی حسب حال
شعر داودی زبور عاشقان
۱۳۳۲ھ

ولہٗ

سعیِ شمشیر سے ہم پہونچا
کون شمشیرِ گنجِ فقر و غنا

جانشین ابوالعلا کا کلام
صاحبِ کلک و صاحبِ صمصام

کیا لکھون شرحِ مصحفِ داؤد
ہر کشش مین ہے جذبۂ الفت

کہ سراسر ہے حکمت و الہام
ہے ہر اک دائرہ خلوص کا جام

ہوئی تاریخ کی جو فکر مجھے
بول اُٹھے طائرانِ سدرہ مقام

ساکنانِ حریمِ قدس مین ہے
نغمۂ روحِ پاک اس کا نام

۱۳۳۲ھ

از جامعِ اوراق خاکبوس آستانۂ پیرِ دستگیر بندہ شمشیر

چھپا دیوانِ صحو پیر برحق
رموزِ معرفت لاریب ہے یہ

کہی تاریخ یہ بیٹے اس کی شمشیر
"کلامِ حق کلامِ غیب ہے یہ"

۱۳۳۲ھ

ولہ

طبع شد نظمِ قبلۂ عالم
مقتدائے زمان و قطبِ زمین

شاہ داؤد آنکہ از لبِ او
ہر عبارت چکید چو دُرِ ثمین

مصرعش ہمچو تیغ قاطع وہم ❊ بیت او رہنمائے ملک یقین

بندہ شمشیر سال و تاریخش
گفت ”ارشاد پیر و مرشد دین“

۱۳۳۲ھ

ولہ

سخن پیر ما چو با مستان ❊ بادہ پیما بصد تلطف شد

سال آن حسب حال آن شمشیر ❊ ”ہمہ میخانہ تصوف“ شد

۱۳۳۲ھ

تمّت



